تمہید

موجودات میں کوئی ایسی چیز نہیں جو اللہ کی تحمید و تسبیح نہ کہتی ہو

اے پروردگار تو بڑا مبارک ہے۔ اے بزرگی اور بڑائی کے صاحب تو بڑا بلند ہے
اے اللہ تجھے ہی تعریف ہے۔ اس قدر جو تیرے نعمتوں کے مقابل کافی ہو۔ اور تیرے مزید
بخشش کے مساوی ہو۔ میں تجھے سب خوبیوں کے ساتھ سراہتا ہوں جو خوبیاں مجھے معلوم ہیں یا نہیں
معلوم اور سب تیری نعمتوں کے مقابل جو مجھے معلوم ہیں یا نہیں معلوم۔ اللہ وہ ذات پاک ہے
جس کے سوائے کوئی پوجنے کے لایق نہیں۔

اللہ جل شانہ وتعالیٰ فرماتا ہے وہ شخص جو کفر جہل اور گمراہی کے سبب مردہ تھا۔ اسے ہم نے
علم اسلام و ہدایت سے زندہ کیا۔ اور ہم نے اسے نور دیا
تاکہ وہ اس نور کے ذریعہ لوگوں میں چل پھر سکے۔ ایسے اللہ کی جتنی ثنا و صفت بیان
کی جائے وہ کم ہے۔

پیغمبروں کے نسبت قرآن مجید میں اللہ جل شانہ فرماتا ہے

یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی ہے۔پس تو بھی اون کی رہنمائی کی پیروی کر۔

رسول مقبول فرماتے ہیں آنے پیچھے کھینچنے والے یعنی نبی رئیس ہیں۔اور عالم پیچھے سے ہانکنے والے ہیں۔

بیحد و سار درود انبیاء علیہ السلام کی ارواح مطہرات پر جو جوانمردی کے عنصر اور نبوت کے منتظر تھے۔جو حقیقت کے رستوں پر چلنے والے اور شریعت کے مسئلوں کے مقتداء تھے۔خصوصاً انبیاء کے مسند کے سردار اور اولیاء اللہ کے سالار خاتم النبیئین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے آل۔ اصحاب ازدواج مطہرات اور خلفاء راشدین حضرت ابو بکر صدیق رضؓ۔حضرت عمر فاروق رضؓ۔حضرت عثمان ذو النورین اور حضرت علی کرم اللہ وجہٗ پر اور آنحضرتؐ کے تمام اصحاب امت پر بیحد سلام ہو۔

جب لوگوں کے دلوں سے مذہبی احساس کی حرمت زایل ہو جاتی ہے اور ہر ملت کے افراد میں نئے عقیدے پیدا ہونے لگ جاتے ہیں۔جس کو بدعت کہتے ہیں تو فرائض مذہبی کو عملاً و فعلاً بجا لانے کے عوض مباحثہ مذہبیہ اور مسائل کے نتائج فیہ کی تحقیق و تدقیق میں لوگ پڑ جاتے ہیں۔یہی امر مذہب کے لئے انحطاط اور زوال کا سبب بن جاتا ہے۔ احکام مذہب سے بے اعتنائی بڑھتی جاتی ہے۔اور مذہبی فرائض کے ادائی میں ایمان کا جوش و خروش نہیں رہتا۔افراد کے دل و دماغ سے نقوش مذہبی مٹنے شروع ہو جاتے ہیں۔اور صرف زبانی مدعیان مذہب جن کو اوامر و نواہی سے کوئی واسطہ نہیں رہتا پیدا ہو جاتے ہیں۔

اسلام جو تمام دنیا کے لئے رحمت بنکر آیا تھا۔جس کے احکام جس کی تعلیم جس کی تلقین انسانی فطرت کے بالکل مطابق تھی۔دور حاضرہ میں ان کی جیسی کچھ گت اوس کے نام نہاد پیروں کے ہاتھوں بن رہی وہ محتاج بیان نہیں۔اسلام کا نصب العین تو

تعارف وحدانیت ورسالت کے بعد قانون ابدی کو پیش کرنا تھا۔ جس پر عمل پیرا ہونے سے تقاضائے فطرت اور مطالبات دین وایمان دو جداگانہ چیز نہ رہے۔ اسلام کے ان اصول پر کاربند رہکر ہر انسان فخر وناز کرسکتا ہے اور دینی ودنیوی زندگی میں کامیاب رہ سکتا ہے

واضح رہے کہ اسلام صرف چند فرائض وسُنن اور عبادات کے مجموعہ کا نام نہیں ہے۔ بلکہ اسلام عبارت ہے۔ اوس مذہب سے جو حیات نفسی اور حیات اجتماعی کے تمام اصول وقوانین مرتب کرنے کے علاوہ روحانیت کی تعلیم بھی دیتا ہے۔ یہ مسلم ہے کہ تعلیم روحانیت جو اسلام نے دی ہے کسی مذہب میں کسی ملت میں نہیں پائی جاتی۔

اسلام کے تین شق ہیں

ایک شریعت دوسرا طریقت اور تیسرا حقیقت

شریعت کا موضوع قرآن مجید اور احادیث نبوی۔ اسوہ حسنہ۔ آثار واخبار ہیں۔ طریقت کا موضوع عرفان خداوندی اور وصول الی اللہ ہے۔ اور حقیقت کا موضوع ذات باری تعالیٰ ہے۔ علم شرعیہ کی جب تک تکمیل نہ ہولے باقی دو علوم کا حاصل ہونا دشوار امر ہے اسی لئے اسلام نے شریعت کے اصول پر بیحد زور دیا ہے۔ علم طریقت اور علم حقیقت بغیر رہبر کامل اور تزکیہ نفس حاصل نہیں ہوسکتے۔ چونکہ ابتدائی مدارج کا حاصل کرنا اسلام میں از بسکہ ضروری ہے۔ اس لئے ہم نے اس کتاب میں قرآن مجید اور احادیث واخبار اور آثار کا اردو میں ترجمہ داخل کردیا ہے کہ برادران اسلام اون کو پڑھکر اپنے سچے اور فطری مذہب کے اصول سے واقف ہوجائیں۔ جو مسلمان اصول شریعت سے واقفیت حاصل کریگا۔ اوس پر خود بخود باقی دو علوم یعنے طریقت اور حقیقت کی اہمیت واضح ہوجائیگی۔ اور وہ رہبر کامل کی جستجو کرکے اوس سے فیض حاصل کئے بغیر رہ نہیں سکیگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کیسے کچھ جید اولوالعزم پیغمبر تھے اس کے تشریح کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کو اللہ نے نبوت عطا فرمایا۔ اور کتاب شریعت

توریت عنایت فرمایا۔ پھر حضرت اونہیں اللہ کی جانب سے حکم ہوا کہ حضرت خضر علیہ السلام
سے ملکر علم لدنی حاصل کرو۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام سے ملکر فرماتے
ہیں کہ آپ اجازت دیں تو میں آپ کے ساتھ رہوں بشرطیکہ جو علم لدنی آپ کو سکھایا گیا ہے۔
اس میں سے کچھ آپ مجھکو بھی سکھا دیں۔ حضرت رسول مقبولؐ فرماتے ہیں کہ شیخ کا مرتبہ اپنی قوم
میں وہی ہے جو نبی کا اوس کی امت میں ہے۔

برادران اسلام سے یہ مخفی نہیں ہے کہ موجودہ دور میں عربی زبان سے عوام بہت کم
واقف ہیں۔ قرآن مجید اور احادیث نبوی کا عربی زبان میں پڑھنا مشکل ہوگیا ہے۔ اس نقص
کی وجہ مذہب اسلام کے اصل احکام سے واقفیت نہیں ہو رہی ہے۔ پس میں نے مناسب خیال
کیا کہ عوام کی خدمت میں آیات قرآنی اور احادیث نبوی کے ترجمے پیش کروں تاکہ میری نظر اگر
اون پر پڑ جائے تو برادران اسلام میں اپنے مذہب کے احکام سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق
پیدا ہو جائے۔ ملک ہندوستان میں ریاست ابد مدت حیدرآباد فرخندہ بنیاد بڑی
اسلامی ریاست ہے۔ مذہب اسلام کو اس ریاست اسلامی سے ہمیشہ تقویت ہوتی رہی ہے
خصوصاً موجودہ فرمانروائے سلطنت آصفیہ حضرت بندگانعالی نواب میر
عثمان علیخاں بہادر آصفجاہ سابع خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ الی یوم الدین و کن سے
دین اسلام کو جیسی تقویت پہونچ رہی ہے وہ عالم آشکارا ہے۔ اس مبارک عہد میں عام
طور پر امن و فراغت حاصل ہے۔ جو خیراتی اور نیک کام اس رعایا پرور دیندار و دین پرور بادشاہ
کے مبارک عہد میں ہو رہے ہیں۔ اون کی نظیر ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملیگی۔ مدارس دارالمطالعہ
خانقاہوں۔ پلوں۔ مسافر خانوں۔ رباطوں۔ شفاخانوں۔ سڑکوں۔ اور تالابوں وغیرہ خیراتی مذہبی
و علمی مقامات کا بنانا۔ علماء کی تربیت و عزت۔ زاہدوں۔ عابدوں۔ بیواؤں اور یتیموں کی مدد رعایا
پر شفقت اور رحم یہ ایسے علامات ہیں۔ جن سے اللہ تعالیٰ سے قسم قسم کے تقربات حاصل کیا جانا
کہا جاسکتا ہے۔ اس ضمن میں مثال کے طور پر ۱۳۴۲ھ کے حج بیت اللہ کے موقع کی وہ دعا جو [illegible]

کے حاجیوں نے درِ کعبہ پر اور ممبر نبوی پر اس دیندار و دین پرور بادشاہ کے لئے خلوص دل سے کیا تھا اوس کی کچھ تفصیل کھولنا بے موقع نہو گا۔ احقر مکہ معظمہ کے اکابر اور ملک عبدالعزیز ابن سعود کے درباریوں وغیرہ اور ہندوستان کے مشاہیر مثلاً مولنا اسمٰعیل غزنوی۔ مولنا عبدالقادر قصوری۔ اور مولنا ظفر علیخاں وغیرھم جو حج کے لئے آئے تھے۔ اون سے مشورہ کر کے بکوشش ممکنہ ابن سعود سے فرمان حاصل کیا تھا۔ اور بصرفہ کثیر حجاج مقیم مکہ مکرمہ کو بوقت واحد دعا کے لئے حرم مکہ میں جمع کرانے کا انتظام کیا تھا۔ جس صدق اور خلوص عقیدت سے دنیائے عالم کے حاجیوں نے ردبلا اور بلندی اقبال و کامیابی مقاصد کے لئے دعا کی تھی۔ اس جلسہ کی کامل روئداد کو بصرفہ کثیر احقر ہی نے لاسلکی پیام کے ذریعہ تمام دنیا میں مشتہر کرایا تھا۔

مناسک حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ پہونچکر روضۂ اقدس و مسجد نبوی میں بوقت واحد کل حاجیان مقیم مدینہ منورہ کو جمع کرا کے بعد ادائی دوگانہ ہمارے ظل اللہ کے ردبلا و فتحمندی مقاصد اور اقبال و جاہ کے لئے اس احقر نے دعا کرایا تھا۔ مسجد قبا۔ گنج شہیدانِ اُحد اور بدر پر بھی دعا کا انتظام رہا۔ اور مدینہ منورہ کے سادات سے بھی دعا کرائی گئی۔ و نیز شیخ الشیوخ قدسی نفس بزرگ سے بھی ظل اللہ کا زائچہ مرتب کرایا گیا تھا۔ جس سے ظاہر ہوا تھا کہ دور حاضرہ میں فی الوقت ہمارے ظل اللہ کا طالع ہمایونی لاثانی ہے۔ بحمد اللہ اس سے دوگونہ مسرت اور اطمینان حاصل ہوا۔

سنہ ۱۳۴۹ھ میں جب احقر دوسرے مرتبہ ادائی حج کے لئے حجاز گیا تھا۔ عمائدین مکہ مکرمہ اور مشاہیر ہندوستان نیز اوس حج کے موقع پر ابن سعود کے دربار میں مختلف اسلامی ممالک کے وفود مثلاً فلسطین مصر وغیرہ جو آئے ہوئے تھے۔ اون وفود کے ممبران کو فراہم کر کے اندرون خانۂ کعبہ تجدید دعا کا انتظام کیا۔ ہندوستان واپس ہو کر علاقہ سندھ اور مارواڑ پیران کلیر اور دکن کے بزرگان صوفیہ کرام کے زیارت سے مشرف ہوا۔ سنہ ۱۳۵۰ھ ہجری میں علاقہ مدراس اور بنگال کے مقدس ہستیوں کے مزارات پر حاضری دیا۔ اور سنہ ۱۳۵۲ھ ہجری میں زیارت مقامات مقدسہ کا

جو سفر رہا اس میں عراق ۔ فلسطین ۔ ملتان ۔ پنجاب ۔ سرہند شریف ۔ پانی پت ۔ کرنال ۔ پاک پٹن ۔ دلی ۔ اجمیر شریف وغیرہ مقامات کے اولیاء اللہ کے روضوں پر حاضری دیا ۔ غرض کہ ۱۳۴۷ھ سے اس وقت تک احقر کا مطمح نظر یہی رہا کہ ہمارے اسلامی دردمند فرمانروا کے ردبلا و درازی عمر و اقبال و حشم و جاہ و مقہوری اعداء کے لئے ان تمام مقدس ہستیوں کے توسل سے بارگاہ رب العزۃ میں شرف اجابت حاصل کروں تاکہ ہمارے ظل اللہ اسلامی دین و ملت کے محی رہیں چنانچہ دنیا والوں پر اس کے عمدہ نتائج کے آثار کا انکشاف ہوتا جا رہا ہے ۔ خدا ہمارے ظل سبحانی اعلیحضرت نواب میر عثمان علیخاں بہادر خلد اللہ ملکہ کے عقائد اسلام میں تقویت دے ۔ اور نام نامی تا قیامت دین و ملت اسلام کے محی کی حیثیت سے اسلامی دنیا میں آفتاب کی طرح درخشاں اور تاباں رہے ع :-

"این دعا از من و جملہ جہاں آمین باد"

۱۳۴۹ھ ہجری میں مسلمانوں کے افادہ کے لئے احقر نے ظل اللہ کے سالگرہ مبارک کی یادگار میں کتاب ظہور کعبہ اسلام مرتب کیا تھا ۔ جس کا پہلا حصہ فلسفہ اسلام سے متعلق ہے ۔ اس کا دوسرا حصہ موسومہ ظہور کعبہ عالم ہے ۔ یہ مناسک حج سے متعلق ہے ۔ اس حصہ کے مضامین نصوص قرآنی ۔ احادیث نبوی ۔ کتب تاریخ و سیر وغیرہ سے مستنبط کئے جاکر جدت پیدا کی گئی ہے ۔ یہ حصہ حاجیوں کے لئے اپنے طرز میں واحد راہبر ہے ۔ اوسی سلسلہ میں رسالہ ہذا موسوم بہ "اسلامی عملی زندگی" کی درسی کتاب یعنی "مریض اسلام کا قرآنی نسخہ" اس مبارک تقریب سلور جوبلی حضرت بندگانعالی ظل سبحانی نواب میر عثمان علیخاں بہادر آصفجاہ سابع سلطان العلوم سلطان دکن کے موقع پر شائع کیا گیا ہے ۔ اس رسالہ کا مقصد یہ ہے کہ عام طور پر مسلمانان دور حاضرہ کو ترغیب و تحریص دلائی جائے کہ اس مبارک موقع کی یادگار میں اشاعت تعلیمات اسلامی کا اعلیٰ پیمانہ پر مسلم رعایائے ملک سرکار عالی انتظام کریں تاکہ مسلمانوں کا بچہ بڑا ۔ بوڑھا اسلامی عقاید سے واقف ہو کر اسلامی اصول کو اپنے عملی زندگی میں داخل کرسکیں ۔

فرمان عطوفت نشان مورخہ ۱۶ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۶ھ جو قیام جامعہ عثمانیہ کے منظوری کے متعلق ہے۔ اس کے فقرہ (۲) کا یہ مضمون ہے۔

"جامعہ عثمانیہ کا مقصد یہ ہے کہ مذہبی۔ اخلاقی
ادبی۔ فلسفی۔ طبعی۔ تاریخی۔ طبی۔ قانونی۔ زراعتی۔
تجارتی۔ اعلیٰ تعلیم کا اور دیگر مفید علوم و فنون سود مند
پیشوں اور صنعت و حرفت وغیرہ سکھلانے اور ان سب
میں تحقیقات و ترقی کا انتظام کرے"

قائرین کرام ملاحظہ فرمائیں کہ اس فقرہ میں سب سے پہلے مذہبی اعلیٰ تعلیم کا ذکر ہے اغراض جامعہ عثمانیہ کے مذہبی مقاصد کو مستحکم کرنے کے لئے سلور جوبلی کے زرین موقع پر مسلمانان اسلامی تعلیمات کی یادگار قایم کریں گے تو یک طرف مسلمانان اسلامی زندگی پر قائم ہو جاوینگے دین دنیا میں فلاح پاوینگے۔ دوسرے طرف ہمارے عزیز بادشاہ کا نام اسلامی علم دوست فرمانروا کے حیثیت سے تا قیامت ربع مسکون پر آفتاب کی طرح تابان رکھنے کا باعث ہوگا۔

نظم

رہے معمور تیرا قصر عظمت شادکامی سے
کہ ہے اسلام کی زینت تیری ذات گرامی سے

سراپا سیرت ابن العزیز دولت اموی
نمایاں ہے تیرے اطوار کی شائستہ کامی سے

کہاں ہیں شوکت ہارون و مامون ڈھونڈنے والے
کہ لیں درس بصیرت اس تیری اعلیٰ مقامی سے

جو عالمگیر و اکبر کی حقیقت جاننا چاہیں
کریں کسب سعادت اب تیری در کی غلامی سے

زمانہ محو تیرا نقش عظمت کر نہیں سکتا
کہ ہے آزاد عارف حلقۂ تزویر عامی سے

دکن کیا زینت ہندوستان وابستہ ہے تجھ سے
کہ ہے برطانیہ کو فخر تیری ذات سامی سے

بہت ہندی مسائل حل کئے ہیں تیری بخشش نے
مہایں سرخوی ہیں انتساب نام نامی سے

دُعا

رہے فضل خدا و دو جہاں سایہ فگن تجھ پر || جہانِ آب و گل کو فخر ہو تیری غلامی سے
نشاط شادمانی کی نویدیں بار بار آئیں || گرہ کی سال آئیں اور اختر بیشمار آئیں

قطعۂ دُعائیہ

رہیں صحیح و سلامت بشوکت اقبال || حضور آصف سابع نظام عدل شعار
دراز عمر ہو سب اون کے شاہزادوں کی || یہ نخل گلشن آصف میں جلد لائیں بہار
ہمیشہ سر پہ رکھیں دامنِ شفقت کو || جناب پنجتن پاک و عترت اطہار
ترقیوں پہ رہے عمر و دولت و اقبال || یہی ہے دل سے دعا مری شاد لیل و نہار

یہ ہم سے شاد رہیں اور خدا ہو اون سے شاد
بحقِ احمد مختار و حیدر کرار

عمر دراز و فالِ ہمایون نصیب باد || ہر فرد را ز آل و بنونِ کرام شاہ

ترانۂ دکن

سارے جہاں سے اچھا پیارا وطن ہمارا || ملک دکن کے ہم ہیں ملک دکن ہمارا

عثمان آصفی ہے شاہ زمن ہمارا
شاہ دکن کے ہم ہیں شاہ دکن ہمارا

علم و ہنر کے دریا ہر سو ہوئے ہیں جاری
سیراب جن کے دم سے ہے یہ چمن ہمارا

صنعت کی ہے ترقی افزائش زراعت
مرکز ترقیوں کا پیارا وطن ہمارا

یکساں نظر ہے اوسکی اپنا ہو یا پرایا
یہ ہے عقیدہ اپنا یہ حسن ظن ہمارا

شاہان ہند جتنے گزرے ہیں اب تک
ہے اون میں سب سے اعلیٰ شاہ دکن ہمارا

اقبال و عمر سے ہیں ہوا سے ذکی ترقی
پھولے پھلے جہاں میں سرو چمن ہمارا

مہذب دنیا کا مذہب

آج کل انگلستان کا مشہور اہل قلم جارج برناڈ شاہ اپنے ناولوں اور تصانیف میں مذہب کا خوب مذاق اڑایا ہے حال میں اوس نے ایک کتاب میں مختلف مذاہب کے علماء کی ایک مجلس قائم کی ہے۔ اوس میں ایک مذہب والے نے دوسرے مذہب والے کی خوب تضحیک کی ہے۔ اور بحث و مباحثہ کے بعد یہہ نتیجہ نکالا ہے کہ سو برس کے اندر دنیا کو اور انگلستان کو کوئی ایسا مذہب اختیار کرنا پڑیگا جو یا تو اسلام ہوگا یا اسلام سے بہت کچھ ملتا جلتا ہوگا۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مختلف مذاہب کے خلاف اس وقت دنیا میں جو دھریت اور لامذہبی کی تحریک بڑھ رہی ہے وہ بالآخر انسان کو گھیر گھار کر حقیقی اسلام کی طرف لائیگی۔ فانصرنا علی القوم الکافرین

خاکسار عبد منیب

الحاج سید قاسم حسینی عفی عنہ
وظیفہ یاب انسپکٹر پولیس ضلع سرکار عالی

دکان الامین عقب پرائمری اسکول بازار عیسیٰ میاں حیدرآباد دکن آبان ۱۳۴۲ف
سلطان بازار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیٔ فی الارض ولا فی السماء

وھو السمیع العلیم

جس کام کی ابتداء اللہ کا نام لے کر کی جائے زمین اور آسمان میں کسی چیز سے بھی نقصان نہیں پہونچتا۔ اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

نحمد اللہ علی نوالہ۔ ونشکرہ علی افضالہ۔ اظہر نور حبیبہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) من انوار مشکوتہ۔ والمع لمعاتہ علی ملکوت السمٰوات وارضہ۔ ونصلی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ المتابدین یا ادابہ۔

"یار در بر و من گرد جہاں گردم"

مغربی تہذیب وتمدن دور حاضرہ میں دنیا کے تمام افراد انسانی پر اپنا قبضہ وتسلط جما لیا ہے۔ ہر شخص مغربی تہذیب وتمدن معاشرت اور ریاست کا والا و شیدا نظر آتا ہے۔ مسلمان بھی اوس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ بچہ۔ بڑا بوڑھا۔ ادنیٰ واعلیٰ تک مغربی تمدن اور معاشرت کی تقلید میں سرگرمی دکھلا رہے ہیں۔ ترقی وتنزل کا توازن اور امتیاز صرف ہجبنوں کے باہمی مقابلہ سے ہی ہو سکتا ہے۔ لہذا دور حاضرہ کے مسلمان اپنے

ہمسایہ قوموں کے زندگی کا توازن اور مقابلہ کرتے ہوئے صدا لگاتے ہیں کہ مسلمان باوجود (عباد الرحمٰن) خدا داد ہونے کے دنیاوی زندگی میں نسبتاً پست اور حقیر نظر آتے ہیں" اکثر و بیش تو حالت جمود میں پڑے نیند کے خراٹے لے رہے ہیں گویا کہ اون کو دنیا وما فیہا سے کوئی سروکار ہی نہیں۔ بعض جو بیدار ہوئے ہیں اون کو اپنی پست حالت کا سوز و گداز دل میں بیچتاب پیدا کر دیا ہے۔ اصلاح حالت کے لئے وہ مختلف عنوانوں میں تدابیر پیش کر رہے ہیں۔ اون میں بھی مختلف اور متضاد خیالات کے افراد پائے جاتے ہیں۔ یک زمانہ سے مسلمان اس بحر تفکر میں غوطہ لگا رہے ہیں مگر کنارہ نصیب نہیں ہوتا۔ اسلام اپنے زبان سے حسب ذیل اپنی داستان سنا کر اون کے متاثر دلوں کو رنج و محن میں ایسا مبتلا کر رہا ہے کہ اون کے خیالات پریشان ہو گئے ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ صدمہ کا اثر دل و دماغ پر پڑتا ہے۔ جب یہ دونوں اعضا ماؤف ہو گئے تو قوت ادراک میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے جب خیالات میں پریشانی پیدا ہوئی تو انسان یہہ کہنے لگتا ہے کہ "کیا کروں اور کیا نہ کروں"

داستان اسلام

مثل بسمل کے تپاں تھا شب کو قلب ناتواں
رات تھی تاریک ایسی، جیسے زلف مہوشاں

لیلیٔ شب نے کمر تک اپنے بکھرائے تھے بال
دل پہ طاری خوف تھا، خاموش تھا سارا جہاں

ابر تھا چھایا ہوا، تارے نظر آتے نہ تھے،
چھپ گئے تھے میری نظروں سے زمین و آسماں

تھی طبیعت سست۔ محزوں قلب تھا۔ میں سو گیا
خواب میں آیا نظر اک پیر مجکو ناتواں

سوکھ کر کانٹا ہوا تھا وہ وفور ضعف سے
جسم بھر میں پوست باقی تھا فقط یا استخواں

دل ہلا جاتا تھا وہ اتنا نحیف و زار تھا
تھی نفس کی آمد و شد بھی اسے بار گراں

سر کو نیوڑہائے ہوئے تھا وہ وفور ضعف سے
رو رہا تھا دونوں رخسار و پہ تھے آنسو رواں

اپنے خالق سے ہوئی واقف میرے باعث خلق
مورتیں پتھر کی تھیں ورنہ خداوندِ جہاں

شاہراہیں سب کو میری اس قدر محبوب تھیں
راستے پر میرے چلتا تھا ہر اک خرد و کلاں

میں نے دنیا کو دیا ہے درسِ اخلاق و کرم
میں نے کھولے علم اور حکمت کے اسرارِ نہاں

دن پھرے اُس ملک کے جس میں ہوا میرا گذر
ابلقِ ایام کی تھی میرے ہاتھوں میں عناں

بازوؤں میں زور تھا اور ہاتھ میں وہ تیغ تھی
جس کا لوہا مانتے تھے سب شہانِ جہاں

میری ہیبت اور جلالت سے لرزتی تھی زمین
اوج اور رفعت کے آگے سرنگوں تھا آسماں

یا زمانے میں مری عزت کی کوئی حد نہ تھی
یا ہوں اب جتنا ذلیل و خوار تجھ پر ہے عیاں

غیر حاصل کر رہے ہیں فیض میری ذات سے
اور یہ چاہتے ہیں یہ کہ مٹ جائے نشاں

دیکھئے جس کو وہ ہے الحاد کے دریا میں غرق
شرک ہے ہر سو بپا اور کفر ہے ہر سو عیاں

جوشِ مستی ضلالت نے کیا یہ عقل گم
نفع کی صورت میں آتا ہے نظر ان کو زیاں

پھر گئے اس طرح سے کچھ اہلِ ایماں کے قلوب
ہے برابر شورِ ناقوس اور آوازِ اذاں

مائلِ کفر و ضلالت ہر مسلماں کا ہے دل
اب کہاں وہ جوشِ قوم و دردِ ملت اب کہاں

ظلم جتنے ہو رہے ہیں مجھ پہ وہ روشن ہیں سب
کیا تعجب ہے جو میں کرتا ہوں پھر آہ و فغاں

آنکھ اٹھا کر دیکھتا ہوں میں جو ہر سو بار بار
کہہ گئے تھے یہ رسولِ خالقِ کون و مکاں

اک محمد اور آئے گا جہاں میں میرے بعد
تو ہے سے اسی کے عہد میں ہوگا جواں

منتظر ہوں میں اسی ایماں کے شاہنشاہ کا
کفر و بدعت کا مٹا دے جو زمانے سے نشاں

لطف ہے جس کے خزاں دیدہ چمن میں ہو بہار
قہر ہے دیکھے تو ہو فصلِ بہاری میں خزاں

دورِ حاضر میں مجی بھی اور مجدد ہو میرا
میر عثمان علی شاہِ دکن فخرِ زماں

(قاسم)

نمایاں کو چاہئے اپنی پریشان خیالی دور کرنا چاہئے تاکہ خیالات مجتمع ہوں اور مریضِ اسلام کے علاج کے صحیح طریقہ کی طرف رجوع ہوں۔ مریضِ اسلام کی تشخیص اسلامی حاذق حکیم سے کرائی گئی

جو اسلامی [illegible] مرتب کرائے جو اس مرض کیلئے
تریاق ثابت ہو [illegible] ذہن نشین کریں۔
اور یہ بھی [illegible] واقف ہو جائیں جن میں ذرہ
برابر بھی بے احتیاطی کرنے سے [illegible] بجائے صحت بخشنے کے مریض کے سخت نقصان
کا موجب ہوتے ہیں۔ اور استعمال نسخے کے موقع و محل سے ناواقف ہونے کی وجہ دوا کا اثر نہیں
ہوتا۔ مریض کے علاج میں تیمارداری کا عنصر بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔ جو ان فرائض سے
بالکلیہ واقف اور تجربہ رکھتا ہو مریض اسلام کے تیمارداری پر مقرر کیا جائے۔ اللہ والے
ہو کر جب قرآن سے بے اعتنائی کئے اور بے نیازی برتے تو الامان الامان کی
صدا لگانا پڑا۔ اگر اس نازک حالت میں بھی قرآن سے بے نیازی برتی جائیگی تو مریض
اسلام کی صحت کی تمنا نہ کریں بلکہ [illegible] دوا دیا جانے سے اسلام کے
شان اور حیثیت میں فرق آ رہا ہے۔ اور [illegible] مسلمانوں کے ہاتھوں دنیائے عالم میں
بدنام ہو رہا ہے اور بیگانوں کو مسلمانوں کے پریشان خیالی میں اضافہ کرنے کا معقول موقعہ
ہاتھ آ رہا ہے خدا بہتر جانتا ہے کہ اس پریشانی کے بڑھ جانے میں منافقین اسلام کا کتنا ہاتھ
ہے۔ شیطانی پھونک سے اسلام کا چراغ ہرگز گل نہیں ہو سکتا (رکوع ۴ سورہ روم) میں یہ
ارشاد ہے کہ اسی طرح ہم عاقلوں کے لئے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں لیکن ظالم
بے سمجھے ہوئے اپنے خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں تو جسے اللہ گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اسے
کون راہ راست دکھا سکتا ہے۔ کوئی بھی ایسے لوگوں کا مددگار نہیں ہو سکتا۔ اے محمد ایک
ہو کر دین حق کی طرف اپنا رخ کرلے۔ یہ اللہ کی بنائی ہوئی فطرت کے موافق ہے جس پر اللہ
نے آدمیوں کو پیدا کیا۔ اللہ کی خلقت میں تبدیل اور تغیر نہیں ہوتا۔ تم ڈرو اور مشرکوں میں شامل
نہ ہو جاؤ جنہوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور فرقہ فرقہ ہوگئے۔ ہر فرقہ تفاخر کرتا ہے اور دین
پر جو اوس کے پاس ہے جب لوگوں کو ہم رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔ اور

جب خود اون کے اعمال کے عوض میں ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ نا امید ہو جاتے ہیں۔ کیا لوگ نہیں سمجھتے کہ اللہ جسے چاہتا ہے اس کی روزی کشادہ کرتا ہے مومنوں کے لئے اس میں بھی قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں۔

مندرجۂ بالا مضمون قرآنی سے ظاہر ہوتا ہے کہ۔

(۱) دین اسلام عین الفطرت ہے۔

(۲) صحیح فطرت اسلام ہے۔

فطرت کی تعریف۔ وہ حقیقت۔ وہ کیفیت اور وہ حالت جس پر اپنے اپنے رنگ پر ہر شئے پیدا کی گئی ہے یا جو اون کی زندگیوں کے واسطے ایک صحیح مسلک ہے یعنی ایک ایسی حقیقت اور کیفیت جس پر ہر خلقت باقتضاء طبیعت خود رہنا پسند کرتی ہے یا مجبور رہتی ہے

اسلام وہی چاہتا ہے جو انسان کی صحیح فطرت چاہتی ہے اسی واسطے کہا جاتا ہے کہ دین اسلام کے اصول فطرتِ انسانی پر وضع ہوئے ہیں۔

انسانی فطرت کے دو اقتضاء ہیں۔

(الف) معادی اقتضاء۔ اس میں وجدانی یا روحانی کشش ہے۔ اس کا منبع خدا کا نور ہے۔

(ب) مادی اقتضاء۔ اس میں بہیمی یا جسمانی کشش ہے۔ اس کا منبع مادیات یا دنیا ہے۔

یہ دونوں جب تک اپنے فطری اعتدال پر رہتے ہیں۔ انسان کی زندگی سکون اور اطمینان سے گزرتی ہے۔

فطرت کے دو خاصے ہیں۔ فطرت جزئیہ۔ فطرت جامعہ۔ انسان میں دونوں فطرت موجود ہیں۔ مگر اون کی حدبندی ہو چکی ہے کوئی صحیح قانون کسی حصہ فطرت کا ازالہ نہیں چاہتا بلکہ ہر حصہ کا یہ حق ہے کہ وہ اپنے حدود میں کام دے۔ مثال کے طور پر ہم کان اور آنکھ کو لیتے ہیں۔ کان کی فطرت آنکھ کی فطرت سے بالکل جدا ہے مگر ہر ایک اپنے حدود پر رہ کر اپنا اپنا کام کرتے ہیں۔ ایک کی قوت دوسرے کے قوت کا ازالہ نہیں چاہتی۔ اس سے آیت قرآنی مندرجہ بالا

لاتبدیل لخلق اللہ (اللہ کی خلقت میں تبدل و تغیر نہیں) کا مفہوم سمجھ میں آگیا ہوگا۔ قرآن شریف نہ تو فطرت کا وہ حصہ جو بشریت اور فضول قرار دیتا ہے جو وجدانیات یا روحانیات سے وابستہ ہے اور نہ اوس حصہ کو جو مادیات سے مربوط ہے۔ ان دونوں سلسلوں کے قیام اور ثبات سے ہی (دین القیم) دین مستحکم رہ سکتا ہے۔

ایک زاہد کو بھی بقاء زندگی کے لئے فطرتاً غذا کی ضرورت ہوتی ہے وہ خواہشات نفسانی سے بے نیاز نہیں بنایا گیا۔ اگر وہ بلا غذا کے استعمال کے عبادت یا زہد کرنا چاہے تو اوس کا بقائے حیات ناممکن ہے اسی واسطے اسلام رہبانیت کی اجازت نہیں دیتا اگر اسی طریقہ پر کوئی شخص ہمیشہ خواہشات نفسانی میں مبتلا رہے اور روحانی اقتضاء کو فنا کردے تو دین کا استحکام ممکن نہیں ہوتا خواہشات نفسانی وجدانی یا روحانی اقتضاء جو فطری ہیں۔ اوس پر غالب آجا دیں گے انسان خودغرضی میں خواہشات نفسانی کے طرف مایل ہوجاتا ہے۔ روحانی قوت کمزور ہوجانے سے انسان کی اصلی فطرت بدل کر جبلت ثانی یا طبیعت ثانی اوس کا قایم مقام ہوجاتی ہے۔ خودغرض انسان اندھا ہوجاتا ہے عقل پر اندھیرا چھا جاتا ہے ایسی صورت میں انسان کی سمجھ بھی اوندھی ہوجاتی ہے قوت تمیزی میں فرق آجانے کی وجہ سے اچھائی اور برائی میں فرق کر نہیں سکتا۔ طبیعت کے لگاؤ کی وجہ وہ جو کچھ کرتا ہے اسی کو صحیح اور اچھا سمجھتا ہے۔ لاکھ دلائل اور براہین اوس کے پیش کرو اپنی طبیعت کے لگاؤ کو چھوڑیگا نہیں۔ اللہ انسان کا خالق ہے اوس کے فطرت سے واقف ہے۔ پس اسلامی اصول ایسے وضع کیا ہے جو فطرت انسانی کے موزوں ہیں۔ اون اصول پر انسان اپنی عملی زندگی بسر کرے تو اقتضاء مادی اور معادی اقتضاء اپنے اپنے فطرت کے اعتدال پر قائم رہتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جب تک انسان کے خاکی پتلے سے روح کا اتصال نہ ہو اوس میں حس و حرکت پیدا نہیں ہوتی۔ موت اسی کا نام ہے یعنی جسم انسانی سے جب روح پرواز کر جائے اس خاکی پتلے کو ہم انسان اس وقت کہیں گے جبکہ اوس میں روح موجود رہے۔ روح کے دو حصے ہیں۔ ایک حیوانی دوسرا نورانی۔ روح کے اتصال بدن کے ساتھ حیوانی روح کا حصہ جسمانی اقتضائے

پیدا کرتا ہے اور روحانی حصہ وجدانی اقتضاء پیدا کرتا ہے۔

مندرجہ بالا ابحاث سے اسلام کے فطرت اور حقیقت اور اسلام سے جو انسان کے تعلقات ہیں اس سے واقفیت ہو گئی ہو گی۔ مریض اسلام کی تشخیص کسی ایسے حاذق حکیم سے کرائی جانی چاہیئے جو طب انسان کے ہر شعبہ سے واقف اور تجربہ رکھتا ہو۔ وہی مریض اسلام کے لئے تریاق تجویز کر سکیگا۔ ازالۂ مرض میں تیمارداری کا عنصر بھی بہت اہم ہوتا ہے تیماردار ایسا ہونا چاہیئے جو اسباب بدپرہیزی اور استعمال دوا کے طریقہ اور محل اور موقع سے واقف اور تجربہ رکھتا ہو۔ علاّمہ اقبال کہتے ہیں۔

گر تو می خواہی مسلماں زیستن
نیست ممکن جز بقرآں زیستن

سورۂ بنی اسرائیل (رکوع ۹) (اے محمدؐ) فرما دیجئے کہ حق آیا اور باطل گیا گزرا ہوا۔ اور باطل چیز تو یونہی آتی جاتی رہتی ہے۔ اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے رہتے ہیں کہ وہ ایمان والوں کے حق میں شفاء اور رحمت ہے۔ اور نا انصافوں کا اس سے اور الٹا نقصان بڑھتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ مریض اسلام کا تریاق قرآن ہی میں ہے۔ مسلمانان مخالف سفاکوں کے چالبازیوں سے پریشان ہو گئے ہیں۔ اور پریشانی میں خیالات تو منتشر ہو ہی جاتے ہیں۔ پریشان خیالی صحیح نتیجہ پر مسلمانوں کو آنے نہیں دے رہی ہے۔ خیالات مجتمع کر کے قرآن سے مدد لو انشاء اللہ تعالیٰ بھولا ہوا سبق پھر یاد آجائیگا۔ جب انسان کی فطرت پر قرآنی اصول وضع ہوئے ہیں تو اون کو تلاش کر کے اپنی عملی زندگی کو اون اصول پر قائم کر لو۔

سورۂ جمعہ رکوع اوّل۔ وہی (اللہ) نے ان انپڑھوں میں سے ایک کو رسول بنا کر بھیجا ہے جو ان کے سامنے آئتیں پڑھتا ہے انہیں شرک کے نجاست سے پاک کرتا ہے۔ اور انہیں کتاب الٰہی اور حکمت سکھاتا ہے۔ ورنہ اس کے پہلے یہ کھلی ہوئی گمراہی میں تھے۔

اسی رکوع میں یہ بھی ارشاد ہے "رسالت اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔
اللہ بڑا فضل والا ہے"

سورہ توبہ جس کو سورہ برات بھی کہتے ہیں۔ اس کے آخر رکوع میں ارشاد باری تعالیٰ
ہوتا ہے کہ "لوگو تمھارے پاس ایک رسول آیا ہے۔ شاق ہے اوس پر تمھارا رنج اور تمھاری بہبود
کا حریص ہے۔ اور مومنوں کا شفیق اور مہربان ہے"

قرآن کا نزول ۲۳ سال تک حضرت سرور کائناتؐ پر ہوتا رہا۔ جب تک ہم حضورؐ
پر ایمان نہ لادیں قرآن پر ایمان لا نہیں سکتے۔ قرآن اور حضورؐ لاینفک ہیں۔ قرآن کے پڑھنے
سے یہ واضح ہو جائے گا کہ آنحضرتؐ خود پہلے قرآن پر عمل کرتے تھے۔ اور تجربے سے امت کی
تعلیم فرماتے تھے۔ بدورِ نبوت آنحضرتؐ کے پیش جو مختلف واقعات آتے رہے۔ تحت کلام الٰہی
آپؐ نے اون کی تشریح یا تنقید فرماتے رہے اوس کے نتائج کے مجموعہ کو احادیث نبویؐ کہتے ہیں
یہہ مجموعہ کچھ قولاً فعلاً اور عملاً رہتا ہے اسی کا نام اسوہ حسنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

پس سنت نبویؐ کی اتباع سے قرآن شریف کی تعلیم اور تربیت میں سہولت ہوتی
ہے۔ قرآن پاک اور احادیث نبویؐ کے ذخیرہ میں تلاش کرکے مریض اسلام کے لئے تریاق برآمد
کرو۔ اور اوس کو رسولؐ مقبول نے اپنے جس تجربہ سے صحابہ کرام اجمعین کو نسخہ استعمال کروایا ہے
اس طریقہ پر استعمال کرو۔

آنحضرت صلعم کے نبی مبعوث ہونے اور رسالت کے فرائض کی تفویض ہونے کا اعلان
سورہ اقراء یا سورہ علق کے پہلی پانچ آیتوں سے ہوتا ہے۔

اقرا باسم ربک الذی خلق ۚ خلق الانسان من علق ۚ اقرا وربک الاکرم ۙ الذی علم بالقلم ۙ علم الانسان ما لم یعلم ۚ

(اے نبی) آپ (پر جو) قرآن نازل ہوا کریگا) اپنے رب کا نام لیکر اوس کو پڑھا کیجئے۔ جس نے مخلوقات کو پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔

پڑھئے آپ کا رب بڑا کریم ہے جس نے (انسان کو) لکھنا سکھایا۔ جس نے انسان کو وہ سب کہا یا کہ جس کو وہ جانتا نہیں تھا۔"

ان آیات کا یہ مفہوم ہے کہ خدا کائنات عالم کا خالق اور پروردگار ہے۔ باوجود انسان کو حقیر چیز سے بنایا مگر اوس کو مخلوقات کے معلومات حاصل کرنے کی استعداد دیا۔ اور عقل انسانی بھی عطا کیا۔ ان دونوں قوتوں سے دوسری مخلوق محروم ہے پس انسان اشرف المخلوقات ہے، انسان اپنی ضرورتیں کائنات عالم سے پوری کرلے۔ دنیاوی عملی زندگی میں حق اللہ اور حقوق العباد کی نگہداشت کرتا ہے۔ یہ شرف محض ان ہی حقوق کی نگہداشت کرنے کے لئے بخشا گیا ہے۔ قرآن انسانی عملی زندگی کی درسی کتاب ہے۔ اور آنحضرت صلعم اوس کے تجربہ کار معلم ہیں۔ آنحضرت صلعم کے اسوہ حسنہ کو نمونہ بنا کر اصول اسلامی مندرجہ قرآن پر اپنی عملی زندگی قائم کر انشاء اللہ تعالیٰ فتح نصیب ہوگی اب ہم مضمون سورہ اقراء میں تدبر اور تفکر کرتے ہیں تاکہ مریض اسلام کے لئے ایسا نسخہ قرآن سے برآمد کریں جو تریاق ثابت ہو۔ اور مسلمانان دورہ حاضرہ کی پریشان خیالی دور ہوکر صراط مستقیم پر لگ جائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین ۙ الرحمن الرحیم ۙ مالک یوم الدین ؕ ایاک نعبد و ایاک نستعین ؕ اھدنا الصراط المستقیم ۙ صراط الذین انعمت علیھم ۙ غیر المغضوب علیھم و لا الضالین ۝ آمین

ترجمہ۔ ہر طرح کی ستایش اللہ کے لئے ہے جو کل جہانوں کا پرورش کرنے والا ہے جو نہایت رحم کرنے والا ہے اور جزا کے دن کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے (ہر کام میں) مدد مانگتے ہیں۔ ہم کو سیدھے راستہ پر چلا۔ اون کے راستہ پر (چلا) جن پر تو نے فضل کیا۔ نہ اون کے راستہ پر جن پر تیرا غضب نازل ہوا نہ گمراہوں کے راستہ پر چلا۔ آمین۔

سورہ اقرا کی پہلی آیت اور سورہ فاتحہ کی پہلی آیت کا ایک ہی مفہوم ہے۔

رحمٰن اور حلیم بھی اللہ کے صفات ہیں۔ حالانکہ صفت ربوبیت میں اللہ کی رحمت کا اظہار ہوتا ہے مگر خصوصیت سے صفت رحمت کا اس سورہ میں ذکر آیا ہے۔ لہذا یہاں یہ صفت غور طلب ہو جاتی ہے۔

سورہ انعام رکوع (۵) اے محمدؐ جب آپکے پاس لوگ آویں تو جو ایمان لاتے ہیں تو اون کو کہو کہ سلامتی ہے تم پر تمہارے پروردگار نے رحمت اپنے اوپر واجب کرلی ہے یعنی تم میں سے کسی نے جہالت سے گناہ بھی کرلیا۔ پھر بعد کو (انفعال) سے توبہ کرلیا۔ اور اصلاح حالت کرلیا تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

پس یہ رحمت مومنین سے مختص ہے اللہ اپنے کو صمد کہتا ہے دیکھو سورہ اخلاص صمد اللہ کی وہ صفت ہے جس سے اوکی بے نیازی کا اظہار ہوتا ہے یعنے اللہ کی صفت بے نیازی ایسی ہے کہ وہ کسی کا محتاج نہیں ہے اس صفت رحمت میں اللہ کی کوئی ذاتی غرض نہیں ہے۔ محسن کا احسان احسانمند پر بے غرضانہ ہے۔ ع لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش ۔ اللہ صرف وحدہٗ لاشریک ہی نہیں ہے بلکہ مومن پر بے غرضانہ رحمت بھی کرتا ہے۔ وحدہٗ لاشریک کے صفت کے ساتھ جب مومن صفت رحمت کو صدق اور خلوص سے دل میں جاگزین کریگا تو اذھان اور جوارح میں ہیجان پیدا ہو کر دل کی کیفیت کا اظہار اپنے جسم کے اعضاء سے کریگا۔ اللہ کی سچی محبت دل میں پیدا ہو جائیگی بڑھتے بڑھتے عشق حقیقی کے درجہ کو پہونچ جائیگی۔ جب اللہ بندہ کو اس درجہ نیازمند پائیگا تو رحمت کے انوار بے پایاں برسائیگا۔ مالک یوم الدین میں اللہ اپنی صفت قادر مطلق کا اظہار کرتا ہے۔ آیت الکرسی مندرجہ سورہ بقرہ رکوع (۳۴) میں اللہ اپنے قادر مطلقی کے صفات کو بہت شرح وبسط سے بیان کیا ہے قادر مطلق میں صفت رحمت کے ساتھ جباری اور قہاری کا ہونا بھی لازمی ہے۔ پس جو لوگ دنیا کے عملی زندگی میں اللہ کا حق اور مخلوق کے حقوق کی نگہداشت کریں گے۔ اون کو انعام کا صلہ عطا ہوگا۔ اسکی خلاف ورزی کرنے والوں کو صلۂ سزا۔ مگر جب تک دنیا کا سلسلہ جاری رہے گا۔ عطاء صلہ ملتوی رہے گا۔ ایک دن

قیامت کا مقرر ہو گا جب کہ سلسلۂ دنیا کا دور ختم ہو جائے گا۔ اس روز فیصلہ سنایا جائیگا جب انسان کو رحمت کے ساتھ جزا و سزا کا خیال آئیگا تو اس کی زندگی امید و بیم میں پڑ جائے گی۔ اور احتیاط سے زندگی بسر کرنے کی طرف مائل ہوگا۔ مومن تو قیامت پر ایمان لاتے ہیں اور آخرت کی زندگی ابدی کا صدق دل سے یقین رکھتے ہیں۔ کور باطن اور کور ازلی ان سے بے نیازی کا اظہار کرتے ہیں۔ منی سے شکم مادر میں بچہ بننے کا تو ادہنیں احساس ہوتا ہے جو انسان کا دور اول ہے۔ حالانکہ اس دور کی خلقت اور ترکیب ان کی آنکھوں سے مخفی رہتی ہے۔ صرف ولادت کے بعد سے موت تک کے (دوسرے دور کے) واقعات کا یہ مشاہدہ کرتے ہیں۔ صرف روح ہی تو ہے جو انسان کو انسان ہونے کا پتہ دیتی ہے جب روح پرواز ہو جاتی ہے تو انسان کو موتا کہا جاتا ہے اب انسان کی زندگی کا دوسرا دور ختم ہوا۔ پھر کیا اس پر غور کرنا ضروری نہیں ہے کہ دور اول میں جب روح کارفرما تھی۔ اور دور دوم میں بھی کارفرما تھی تو موت کے بعد اس روح کا آخر کچھ تو حشر ہوگا۔ یا ہونا چاہیئے موت تیسرے دور ابدی کا دروازہ ہے قیامت تک روح کو عالم برزخ میں رہنا پڑتا ہے۔ قیامت کے روز اعمال زندگی دنیا کے لحاظ سے بھی انسان اپنی عملی زندگی میں اللہ کے حق اور مخلوقات کے حق کی نگہداشت کیا یا نہیں۔ اس امر کے متعلق عدل ہوگا۔ جزا و سزا کا فیصلہ صادر ہوئے بعد دور سوم جو ابدی ہے شروع ہو جائیگا۔ یہ بات عقل سلیم کے پاس بھی قابل قبول ہے۔

مالک روز جزا کی صفت کس لطیف پیرایہ میں ظاہر فرمائی جا رہی ہے اس پر غور فرمائیے۔ اللہ نصیحت بھی کرتا ہے تو مشفقانہ حیثیت سے نرمی اور ملائمت کے ساتھ تنبیہ بھی کرتا ہے تو خاص انداز سے دھمکاتا اور خوف دلاتا ہے تو صداقت کی ترغیب دلاکر۔

خدا کے ان صفات کا انسان کے دل میں خلوص اور صداقت کے ساتھ جب گہرا اثر ہو جاتا ہے تو اوس کی فطرت اسباب کا تقاضہ کرتی ہے کہ دلی اذہان کو زبان اور جوارح سے

ظاہر کرے۔ چنانچہ زبان سے ایاک نعبد اور ایاک نستعین کہتا ہے اور اعضاء بدن سے
قیام رکوع، قاعدہ، اور سجدہ سے وحدہ لاشریک کے اقرار کا اظہار کرتا ہے۔ معبود کو
عبد کی یہ ادا پسند آجاتی ہے، اور حکم باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ صراط المستقیم کے رہبری
کی استدعا پیش کرو۔ یعنی وہ اصول زندگی جس پر عمل کرنے سے دارین کی فلاح نصیب
ہو دوسرے الفاظ میں اس کے معنی یہ ہوئے کہ انسان اپنی عملی زندگی کے معاملات میں بے احتیاطی
نہ برتے۔ حق اللہ اور حقوق عباد کی نگہداشت میں خطا واقع ہونے دے۔ جس سے بندہ ممکن
ہوتے ہوئے قیامت کے روز رسوا ہو اور خجالت نصیب نہ ہو اور سب سے بڑھکر یہ کہ کفران نعمت
کا مصداق نہو، اصول زندگی فطرت انسانی پر وضع ہوئے ہیں۔ لہذا فطرت انسانی کا تقاضہ
رہتا ہے کہ انہی اصول پر عملی زندگی بسر کرے۔ اگر فطری اقتضاء معادی اور مادی کو ان کے
اعتدال پر رکھا جائے تو زندگی استحکام سے گزر جاتی ہے۔ اسلامی اصول کی پابندی میں دونوں
اقتضاء فطری اعتدال پر قائم رہتے ہیں، اصول معاشرت و تمدن و سیاست اسلامی زندگی میں
یہ دونوں عنصر اپنی مناسبت سے قائم ہیں۔ یہ اصول انعمت علیہم کے زندگی میں
پائے جاتے ہیں۔ مغضوب اور ضالین کے اصول زندگی میں یہ اصول پائے نہیں
جائیں گے۔ ان اصول کی تلاش کے لئے سورۂ فاتحہ میں اھدنا اور انعمت علیہم
دو علامات شناخت مقرر فرمائے گئے ہیں سورۂ فاتحہ کے بعد سورہ بقر ہے۔ جس کے ابتدائی
آیات یہ ہیں۔

الم ۚ ذٰلک الکتاب لاریب فیہ ۚ ھدی للمتقین ۙ الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون ۙ والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک ۚ وبالاٰخرۃ ھم یوقنون ۗ اولٰئک علیٰ ھدی من ربھم ۖ واولٰئک ھم المفلحون ۝

یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں متقین (پرہیزگاروں) کے لئے ہدایت ہے،

اور وہ پرہیزگار ہیں جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور نماز قائم کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے دیا ہے وہ اس میں سے اللہ کی راہ میں دیا بھی کرتے ہیں۔ (یہ کتاب) ان کی راہ نما ہے جو ایمان لاتے ہیں اوس پر (کلام حق پر) جو آپ پر نازل کیا گیا۔ اور ان کتب آسمانی یعنی صحائف الہامی (توریت۔ زبور۔ انجیل وغیرہ) پر جو آپ کے قبل نازل ہوئے اور (وہ ایمان لاتے ہیں) قیامت کے دن پر۔

ذالک الکتاب۔ یہہ وہی کتاب ہے جس میں انسانی دنیاوی عملی زندگی کے درسی اسباق ہیں۔ پس اس میں ان اصول زندگی اور ان ستیوں کی تلاش کرنا چاہئے جن کے اتباع سے زندگی انسان سدھر جائے اس کتاب میں ایسے اصول زندگی بتلائے گئے ہیں کہ انسان کو اپنی نجات دارین میں کسی قسم کا شک و شبہ (لاریب فیہ) نہ باقی رہے کیونکہ یہ قرآنی اصول ہیں۔ اور اون کو خود خدا نے انسانی فطرت پر وضع کیا ہے پھر اس میں شک و شبہ کی گنجایش کہاں باقی رہ سکتی ہے۔ آگے ارشاد باری ہوتا ہے (ھدی للمتقین) ان اصول کی رہنمائی پر زندگی کا عمل رکھا جائے تو انسان متقی یا پرہیزگار (انعمت علیھم) بن جاتا ہے۔ یہی وہ پرہیزگار متقین ہیں جو سورہ فاتحہ میں انعمت علیھم سے موسوم کیا گیا ہے۔ یا یوں کہو کہ متقی یا انعمت علیھم کی یہہ اصول ھدیٰ یعنی رہبری کرتے ہیں۔ (الذین یومنون بالغیب) ذات صفات الٰہی پر بلا مشاہدہ (یعنی صرف مخلوق پر غور کرنے کے بعد اللہ کے وجود کا یہ یقین کرکے کہ اس کائنات کا وہی خالق اور رب ہے) ایمان لاتے ہیں۔ یقیمون الصلوٰۃ دل کی کیفیت عمل سے ظاہر ہوتی ہے، خدا کی رحمت اور بے غرضانہ احسان کا جب دل پر گہرا اثر ہوتا ہے تو وہ نیازمندانہ نماز ادا کرتے ہیں۔ یعنی جسمی عبادت مداومت کے ساتھ کرتے ہیں۔ اور صبر کی برداشت کے لئے جس سے خواہش نفسانی کو اعتدال میں رکھے روزہ بھی رکھتے ہیں۔ (ومما رزقناھم ینفقون) اور مخلوق کے حقوق کے ادائی کے لئے مالی عبادت یعنی زکواۃ۔ صدقہ، وخیرات ادا کرتے ہیں

بدنی) اور مالی عبادت کرتے رہنے سے بندے اور خدا میں رشتہ جڑ جاتا ہے ارتباط سے محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ بدنی اور مالی عبادت کا اشتراک حج کے مناسک میں پایا جاتا ہے۔

یہ واضح رہے کہ بدنی عبادت کرنا سہل تر ہے انسان کو مال بہت عزیز ہوتا ہے

گر زر طلبی سخن درین است کا معاملہ آجاتا ہے

مالی عبادت انسان کے صدق دل کے آزمایش کی بڑی کسوٹی ہے معاملات میں خود غرضی کی وجہ عقل سلیم رکھنے والوں اور مرتاضوں اور زاہدوں سے بھی لغزش کا احتمال لگا رہتا ہے۔ اگر اصول قرآنی پر جو انسانی عملی زندگی کے لئے فطرت پر وضع ہوئے ہیں عمل کیا جائے تو لغزش کا موقع ہی نہیں آتا۔ یہی باعث تھا کہ ہمارے سلف صالحین ایسی زندگی بسر کر گئے کہ مرنے کے بعد بھی اون کا ذکر دنیا میں آفتاب کی طرح روشن ہے۔ والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک۔ متقی یا انعمت علیھم قرآن مجید پر اور سابقہ کتب اور صحائف الہامی شلاً انجیل۔ زبور۔ توریت پر ایمان لاتے ہیں۔ ان کل کتب میں اصول زندگی جو فطرت انسانی پر وضع ہوئے تھے مندرج تھے۔ مگر استداد زمانہ اور اون کے پیروی کرنے والوں کی مداخلت اور خود رائی سے اون میں تحریف ہو گئی ہے مگر ان کے اصلی مضامین کے لحاظ سے ان کا احترام مسلمانوں کو بھی کرنا فرض گردانا گیا ہے۔ کوئی کتاب الہی بغیر کسی پیغمبر کے دنیا میں نازل نہیں ہوئی۔ پس کتب الہی کے ایمان کے ساتھ ان کے حاملین پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔ وبالآخرت ھم یوقنون۔ متقی اور انعمت علیھم آخرت پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ اولٰئک علیٰ ھدیً من ربھم۔ متقی کی راہبری اللہ کی جانب سے ہوتی ہے۔ راہبری سے مراد وہی اصول زندگی دنیا ہے۔ اولٰئک ھم المفلحون۔ وہ متقی ان اصول مندرجہ بالا پر دنیوی زندگی میں عمل پیرا ہونے سے دارین میں فلاح بھی پائیں گے۔

پس آیات مذکورہ بالا سورہ بقر میں وہ اصول زندگی بھی مل گئے۔ جن کو سورہ فاتحہ میں

(اهدنا الصراط المستقیم) کہا گیا تھا۔ اور ان مقدس ہستیوں کا بھی پتہ چل گیا۔ جن کو سورہ فاتحہ میں انعمت علیھم سے تعبیر کیا گیا تھا۔ جن کو سورۂ بقر میں "متقین" سے موسوم کیا گیا ہے۔

مندرجہ بالا آیات میں پانچ احکام ہیں :-

(۱) غیب پر ایمان لانا (۲) قرآن اور کتب الہامی سابقہ پر ایمان لانا (۳) روز آخرت پر ایمان لانا (۴) عبادت بدنی نماز روزہ ادا کرنا (۵) عبادت مالی۔ زکواۃ صدقہ اور خیرات کرنا۔

ان میں سے پہلے تین احکام اعتقاد یا ایمان سے متعلق ہیں۔ اور باقی دو احکام عمل سے متعلق ہیں۔ اسی سورہ بقر کی آخری رکوع میں ان تینوں اعتقادات کو ایک جگہ تفصیل سے بتلایا گیا ہے۔ وھو ھذا :-

آمن الرسول بما انزل الیه من ربه والمومنون ط کل آمن باللہ وملائکته وکتبه ورسله لانفرق بین احد من رسله وقالو سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر۔

رسول اللہ اوس چیز کا اعتقاد رکھتے ہیں جو اون کے پاس اون کے رب کے طرف سے (بذریعہ وحی) (قرآن) نازل کی گئی۔ اور مومنین بھی (قرآن پر ایمان لاتے ہیں) سب کے سب عقیدہ رکھتے ہیں اللہ کے ساتھ۔ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ اور اس کی کتابوں (کتب الہامی سابقہ مثلاً توریت۔ زبور۔ انجیل وغیرہ) پر۔ اور کل رسولوں پر (جو رسول اللہ صلعم کے قبل انسانوں کے ہدایات کے لئے مبعوث ہوئے تھے) ان رسولوں میں کوئی تفریق نہیں کرتے۔ اور سب نے کہا کہ اپنے اب کا حکم بطیب خاطر) سنا اور مانا۔ (اے اللہ ہم اپنے لئے) تیری بخشش چاہتے ہیں۔ اے پروردگار بعد مرنے کے ہم سب کو تیری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ (یعنے ہم قیامت اور آخرت کے زندگی ابدی کو برحق جانتے ہیں)

لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا۔ اللہ تعالیٰ کسی کو مکلف نہیں بناتا مگر اوسی کا

دمکلف کرتا ہے) جو اوس کی طاقت اور اختیار میں ہے۔ یعنی اللہ انسان کا خالق ہے اوس کی فطرت سے واقف ہے بدنی اور مالی عبادتیں اور حقوق اللہ اور حقوق عباد کی ادائی کی ذمہ داری جو انسان پر عاید کی گئی۔ اللہ کو اس کا علم ہے کہ انسان اپنی فطرت کے لحاظ سے اوس کو برداشت کرسکتا ہے۔ اللہ نے انسان کے فطرت میں ان کے برداشت کرنے کی قوت ودیعت کر دی ہے۔ فطرت انسانی ادنکے ادا کرنے کے طرف تقاضہ کرتی رہتی ہے۔ لھا ما کسبت اوس کو ثواب بھی اوسی کا ملیگا جو ثواب کے ارادہ سے وہ عمل کریں۔ وعلیھا ما اکتسبت اوس پر عذاب بھی اوسی کا ہوگا۔ جو اس ارادہ سے کرے۔ ربنا لا تو اخذنا ان نسینا او اخطانا۔ اے ہمارے رب ہم پر دارو گیر نہ فرما۔ اگر ہم بھول جائیں۔ جہل اور نسیاں کے لئے توبہ اور استغفار کی ہدایت قرآن میں موجود ہے۔ توبہ اپنے اصلیت پر پلٹنے کو کہتے ہیں۔ بدی کے طرف سے جب انسان نیکی کے طرف پلٹتا ہے تو اوس کو توبہ کہا جاتا ہے۔ بدی پر جب انسان کو انفعال ہوتا ہے تو نیکی کے طرف پلٹ جاتا ہے۔ جب نیکی کرنے لگتا ہے تو اللہ نیکیوں کے بدلے میں اوس کے سابقہ بدیوں کو میٹ دیتا ہے۔ یہ اوس کی رحمت ہے اس لئے قرآن میں ہدایت ہے کہ انسان نیکی کرتا رہے تاکہ وہ بدیوں کا کفارہ ہوتا رہے۔ حضور اقدس صلعم نے بھی اس کی بارہا تاکید فرمائی ہے، حضرت آدم علیہ السلام کے قصہ میں انسانوں کے ہدایت کے لئے توبہ کی کامل طور پر توضیح کی گئی ہے۔

اب ہم سورہ بقر کے ابتدائی آیات کے مندرجہ پانچ احکام پر غور کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ اصول زندگی سے ان کا کیا تعلق ہوسکتا ہے۔

آیات مندرجہ بالا کی تشریح و تصریح و توضیح بتلاتی ہے کہ اسلام کے پانچ ارکان کی بنیاد انہیں پر قایم ہوتی ہے۔

(۱) غیب پر ایمان لانا۔ (۲) کتاب قرآن اور کتب الہامی پر ایمان لانا	ایمان کا رکن **ایمان مجمل (الف)** آمنت باللہ کما ھو باسمائہ و صفاتہ

(۳) روزِ آخرت پر ایمان لانا۔

(۴) عبادت بدنی

(۵) عبادت مالی۔

وقبلت جمیع احکامہٖ۔

میں خدا پر اس کے ناموں اور صفتوں پر ایمان لایا اور میں اللہ کے تمام حکموں کو قبول کیا۔

ایمانِ مفصل (ب)

اٰمنت باللّٰہ وملٰئکتہٖ وکتبہٖ ورسلہٖ والیوم الاٰخر والقدر خیرہٖ وشرہٖ من اللّٰہ تعالیٰ والبعث بعد الموت۔

میں ایمان لایا خدا پر۔ اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر۔ اس کے رسولوں پر۔ اور آخرت پر اور اس بات پر کہ نیکی اور بدی کا جو ارادہ ہوتا ہے وہ خدا ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔ اور ایمان لایا اس بات پر کہ مخلوق مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائی جائیگی

(۲) رکن نماز (۳) رکن روزہ (۴) رکن زکوٰۃ (۵) رکن حج۔ یہ پانچوں ارکان اسلام ہیں جو عبادات میں داخل ہیں۔ معاملات میں جب کبھی انسان سے بے اعتدالی ہو جاتی ہے تو یہ اون کی اصلاح کرتے ہیں۔ معاملات کے ساتھ جب ان پر عمل کیا جاتا ہے تو انسان متقی بن جاتا ہے۔ پھر اگر اس پر غور کیا جائے کہ دو شاخیں نفسانیت اور ثقافت کی ہیں

ان ارکان اسلام کے چاشنی کی ضرورت ہے یا نہیں
ان سے خود غرضی خود مطلبی و حرص دفع ہو جاتی
ہے۔ اور قناعت کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے اور
اون کل حقوق کی حفاظت ہو جاتی ہے۔ جن کی
ذمہ داری انسان پر عاید ہوتی ہے اس سے
دنیا کے فتنہ و فساد کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔
خود کی زندگی بھی راحت سے گزرتی ہے۔ اور
دوسروں کی زندگی بھی آرام سے گزرتی ہے۔

یہ اصول زندگی (ھُدًی) یعنے رہبری کرتے ہیں۔ انسان کو متقی یا انعمت علیھم بننے میں

عملی زندگی میں معاملات سے تعلق رہتا ہے۔ مسلمان کو معاملات میں حق اللہ اور مخلوق کے حقوق کی نگہداشت کرنی لازمی ہے۔ لہذا قرآن میں ان احکام کے اجمال کی تفصیل ڈھونڈھنا چاہیے جس میں ارکان اسلام کے چاشنی کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ایک نظر میں سب پر عبور ہو جائے۔ اور عملی زندگی میں عبادات اور معاملات کے احکام کے استعمال کرنے میں کوئی دقت محسوس نہو۔

سورہ انعام رکوع (۱۸)۔ قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم الا تشرکوا به شيأ و بالوالدين احسانا ج ولا تقتلوا اولادکم من املاق نحن نرزقکم و ایاھم ج ولا تقربوا الفواحش ما ظھر منھا و ما بطن ج ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ذلکم وصکم به لعلکم تعقلون ۰ ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی احسن حتی یبلغ اشدہ ج واوفوا الکیل والمیزان بالقسط ج لا نکلف نفسا الا وسعھا ج واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربی ج وبعھد اللہ

نہیں دیں گے۔ تم دنیا میں پریشان ہو جاؤ گے تمہاری زندگی اطمینان بخش نہیں رہے گی۔ ان اصول پر عمل کرنے کے لئے میں (اللہ) تاکید کرتا ہوں۔ اور تاکید اس واسطے کی جاتی ہے کہ تم پرہیزگاری کی زندگی بسر کرتے ہوئے راحت حاصل کرو۔

سورہ فاتحہ کے (اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین) ۔ اور سورہ بقر کے (ذٰلک الکتاب لاریب فیه هدًی للمتقین اولٰئک هم المفلحون) اور سورہ انعام کا (قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم وبعهد الله اوفوا ذٰلکم وصٰکم به لعلکم تذکرون وان هٰذا صراطی مستقیمًا فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیله ذٰلکم وصٰکم به لعلکم تتقون) کو ملاکر پڑھا جائے تو معلوم ہو جائیگا کہ اصول زندگی اسلامی کے راہبری کی استدعا جو سورہ فاتحہ میں کی گئی تھی اس کی تفصیل سورہ بقر میں عبادات کے متعلق اور معاملات کی تفصیل سورہ انعام میں کی گئی ہے اور خوشگوار زندگی بسر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ ان کو فطرت انسانی پر پیش کرکے اپنی رحمت کا ملہ سے اپنے بندوں پر احاطہ کرنے کا موقع دیتے کے لئے تاکیدی حکم دیتا ہے۔ چونکہ ان کو تمہاری فطرت قبول کرتی ہے پس میرے حکم کی تعمیل میں ان پر ضرور بالضرور عمل کرو۔ خلاف ورزی کی صورت میں بندے اپنے کرتوت کے آپ ذمہ دار رہیں گے۔ پھر مجھ سے کسی قسم کی شکایت نہ کی جائے۔ ناحق کا گلا شکوہ نہ کیا جائے۔ وہ پذیرائی نہ ہوگا۔

ہر جمعہ کو جو مسلمانوں کی عید المومنین کا روز ہے۔ مسلمانان نماز جمعہ کے لئے مسجد میں جمع ہو کر خطبہ ثانی میں خاموشی کے ساتھ ادب سے (ان الله یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربٰی وینهٰی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون) سنتے ہیں ترجمہ۔ اللہ ضرور انصاف کرنے کا، سلوک کرنے کا اور قرابتداروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بےحیائی اور بری بات اور ظلم سے منع کرتا ہے تاکہ تم سمجھو۔ (سورہ نحل رکوع ۱۲)

سکتے ہیں۔ جو اصول ان آیت کریمہ کے مضمون سے ناواقف ہی ہوتے ہوں گے۔ ذی علم اشخاص کے نسبت یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ اس قرآنی حکم سے بے اعتنائی تو ضرور کرتے ہیں کیونکہ عملی زندگی کے معاملات میں ان اصول کی پابندی کرتے ہوئے نظر نہیں آتے پھر مسلمانوں کو اس قعرِ مذلت سے کیسے نکلنے چاہیے وہ خود تحقیق کی کوشش نہیں کرتے یہ اصول خلاصہ ہے ان اصول کا جن کی تفصیل سورۂ انعام کے رکوع (۱۸) مندرجہ بالا میں دی گئی ہے۔

نوٹ:۔ ہر کالم کو شروع سے آخر تک سلسلہ وار پڑھا جائے۔

(الف)

سورہ بقر رکوع (۱)

(۱) ایمان مجمل و ایمان مفصل یعنی ایمان کا رکن۔
(۲) نماز کا رکن
(۳) روزہ کا رکن
(۴) زکوٰۃ کا رکن
(۵) حج کا رکن۔

ان پانچ ارکان اسلام سے انسان متقی بنتا ہے۔ اللہ ان کی ہدایت کرتا ہے۔ ان پر عمل کرنے سے اللہ کے اور مخلوق کے حقوق

(ب)

سورہ انعام رکوع ۱۸

(۱) اقرار وحدانیت
(۲) احسان بالوالدین
(۳) ممانعت قتل اولاد۔
(۴) فحش کاموں کی ممانعت
(۵) قتل انسان کی ممانعت
(۶) یتیم کا مال کھانے کی ممانعت۔
(۷) احکام ماپ و تول۔
(۸) انصاف سے بات کہو۔
(۹) اللہ کے عہد کو پورا کرو۔

یہ احکام ایسے اخلاق پر وضع ہوئے

(ج)

سورۂ فاتحہ

ایاک نعبد و ایاک نستعین اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم و الضالین۔

وحدہ لاشریک لہ کا اقرار کر کے رہنمائی چاہی جاتی ہے تو صراط المستقیم کی۔ اور صراط مستقیم کی توضیح انعمت علیہم

کی نگہداشت ہوتی ہے۔ لہذا
زندگی راحت سے گزرتی ہے۔
خواہشات نفسانی کے غلبہ کا
احتمال رہتا ہی ہے۔ انسان
کے انقضاد معادی کو یہ عبادات
قوت پہونچاتے ہیں۔ لہذا یہ
پانچ ارکان مسلمانوں کے لیئے
فرض کیئے گئے تاکہ خواہش
نفسانی کو اعتدال پر رکھے۔
ورنہ انسان میں خودغرضی کی
بدخصلت پیدا ہوکر اصلی جبلت
مفقود ہوکر طبیعت ثانی اس کا
قایم مقام نہ ہوجائے۔ اگر
خواہش نفسانی کو اعتدال
پر نہ لایا جائیگا تو قناعت کا
مادہ فنا ہوجائیگا۔ اللہ کا حق
اور مخلوق کے حقوق غصب ہونے
لگیں گے۔ دنیا میں فتنہ و فساد
پیدا ہوگا۔ خود کی زندگی اور دوسروں
کی زندگی بدمزہ ہوجائیگی۔

ہیں جن سے انسان کی
سیرت بنتی ہے۔ انسان
پرہیزگار رہتا ہے۔ یہ اصول
اللہ کے وضع کئے ہوئے ہیں
ان پر عمل کرنے کے لئے اللہ
نے تاکید کی ہے۔ اللہ چاہتا
ہے کہ انسان اپنی عملی زندگی
پرہیزگاری سے بسر کرے۔
انسان کی فطرت اللہ کی
بنائی ہوئی ہے اور فطرت
انسانی کے موزوں خود اللہ
نے یہ اصول وضع لیا ہے۔
اسلام دین القیوم (مستحکم)
دین ہے۔ پس فطرت انسانی
ان اعمال پر زندگی بسر کرنے
کے لئے تقاضہ کرتی ہے۔
حدیث نبوی سے بھی اسکی
تاکید ہوچکی ہے۔ آنحضرت صلعم
کا ان احکام پر بیعت لینا
اہمیت پیدا کرتا ہے عقل
سلیم کا بھی یہی فتوی ہے۔

مغضوب اور ضال میں کی گئی ہے
سورہ بقر میں متقین اور
ان کے اعمال کی صراحت ہوچکی
ہے۔ اور سورۂ الفاتحہ میں صراط
مستقیم کو اللہ اپنا راستہ
بتلاتا ہے۔ اور یہ راستہ پرہیزگاروں
کے لئے مقرر کرتا ہے۔ اپنے راستوں
کے سوائے جو راستے ہوں وہ ٹیڑھے
اور بھٹکانے والے بتلاتا ہے اور
پرہیزگار بننے کے لئے صراط مستقیم
کی صراحت اعمال سے درج ہے
رکوع ۹ (۱۰۹) قرار دیکر پرہیزگاروں کو
تاکیدی حکم دیا جاتا ہے کہ یہ انسانی
فطرت پر وضع ہوئے ہیں انسانی
فطرت ان پر چلنے کے لئے مجبور
ہے۔ اب عقل سلیم سے فتوی لیا جائے
کہ خدا جو انسانی فطرت کا خالق
ہے۔ جن چیزوں کو وہ حرام قرار
دیتا ہے۔ آیا وہ انسان کیلئے
کسی حالت میں بھی فائدہ مند
ہوسکتے ہیں۔ بفقط حرام بتلاتا ہے کہ

کہ اللہ کا حق اور مخلوق کے حقوق کا تحفظ اگر ہو سکتا ہے تو ان اصول پر عملی زندگی بسر کرنے سے ان کے خلاف ورزی میں دنیا میں ضرور فتنہ و فساد پیدا ہوگا ۔ موجودہ دنیا کے واقعات اس پر صاد کرتے ہیں ۔ تاریخ اسلام اٹھا کر دیکھ لیا جائے ۔ جو مسلمان اپنے اپنے زمانوں میں ان اصول پر اپنے زندگیوں میں عمل کیا ہے وہ خود بھی ترقی کئے اور ساری دنیا کو امن میں رکھا ۔ اون ہستیوں کے حالات زندگی پر نظر ڈالی جائے خصوصاً جو مسلمان قرن اولی میں گزرے ہیں ۔ اون کے حالات صاف طور پر بتلاتے ہیں کہ ان اصول پر وہ بہت سختی کے ساتھ پابند تھے ۔ لہذا وہ اتنی قلیل مدت میں تمام دنیا پر چھا گئے سب کو اسلامی اخلاق کا خوگر بنائے ۔ اوس زمانہ میں جہاں جہاں اسلام قدم رکھا وہاں دیکھ لیا جائے کہ اوس دور کے مسلمانان میں ان اصول اسلامی کی پابندی کہاں تک تھی ۔ اصول اسلامی کی پابندی کا درجہ ہی معیار ترقی ثابت ہوگا ۔ پس مسلمانان دور حاضرہ بھی شریعت اسلامی پر چلنے کے اسباب پیدا کریں ۔ قرآن احادیث اور دینی تعلیم کے اشاعت کا عام طور پر جلد سے جلد انتظام کریں ۔ کیا ادنیٰ کیا اعلیٰ ہر طبقہ کا فرد اصول اسلامی کو سختی کے ساتھ اپنے عملی زندگی میں داخل کرلے اور غیرت ملی کو ہاتھ سے جانے نہ دیا جائے ۔ ملی اعتصام کا استحکام کیا جائے ۔ پھر دیکھئے کہ مریض اسلام کے لئے یہ نسخہ قرآنی تریاق کا کام دیتا یا نہیں ۔

اللہ اون چیزون کو اون کی فطرت کے لحاظ سے نہایت سفر بخش پاتا ہے ۔ اگر کوئی فطرت کے خلاف کسی کام کو کریگا تو ضرور نقصان اٹھائیگا ۔

سورہ بقر کے اصول سورہ انعام کے اصول میں مدغم اور مستتر ہیں جو خدا کو خالق اور پروردگار عالم صدق دل سے جانیگا وہ اوس کا حق اور حق العباد کے ادائی میں ہرگز بے اعتدالی کی جرأت نہیں کریگا ۔ دنیاوی زندگی میں معاملات ہی معاملات ہوتے ہیں ۔ جو شخص خدا کی عبادت حقیقت کے ساتھ کریگا ۔ اوس کا دل ہرگز اس بات کو گوارہ نہیں کریگا کہ خودغرضی کو قائم رکھتے ہوئے دوسروں کے حقوق پائمال کرے ۔ اگر فرائض اور حقوق کی نگہداشت نہ کرتے ہوئے اپنے کو اللہ والا کہلا نیکی

اور یہ اصول اسلامی جو قرآن میں درج ہیں۔ مسلمانوں کے ترقی کے لئے راستہ کھولدیتے ہیں یا نہیں قرآن پر ایمان لانا اس وقت صحیح ثابت ہوگا۔ جبکہ قرآن کے مندرجہ احکام کی پابندی کی جائے۔ خدا ارشاد فرماتا ہے کہ مسلمانوں وہ بات تم اپنے زبان سے کیوں نکالتے ہو جن پر تم عمل نہیں کرتے۔ ایک جگہ یہ ارشاد ہوتا ہے۔

"کیا کتاب الہیٰ کی بعض آیتیں مانتے ہو اور بعض نہیں مانتے۔ جو لوگ تم میں سے ایسا کریں اس کے سوا ان کا اور کیا بدلہ ہوسکتا ہے کہ دنیا کی زندگی میں ان کی ذلت اور رسوائی ہو اور آخر کار قیامت کے دن ایک بڑے سخت عذاب کے طرف لوٹا دے جائیں۔"

کوشش کریگا۔ اور دنیا میں مسلمانوں کے نام پر بکنے کے لئے مردم شماری کے رجسٹر میں اپنا نام شریک کرائیگا تو اپنے ضمیر کو دھوکا دیگا اور اللہ کو دھوکا دینے کی ناحق ہوس پکائیگا۔ سورہ فرقان کے آخری رکوع میں عباد الرحمٰن (اللہ کے خاص بندوں) کے اعمال اور صفات بتلائے گئے ہیں۔ تمام نمود کے مسلمان اپنے اعمال کا جائزہ لیں۔ اُسے نئی روشنی ویرانی روشنی والو عباد الرحمٰن کے صفات کو قرآن میں پڑھکر متنبہ ہو جاؤ۔ اور طبیعت میں انفعال پیدا کرو۔ یا تو اصول اسلام کی پابندی کے ذرایع اور سامان جلد سے جلد پیدا کرو یا اپنا نام مسلمانوں کی فہرست سے کٹوا دو۔ تاکہ سر سے قصہ ہی پاک ہو جائے۔ دور حاضرہ پر یہ مثل صادق آتی ہے "مسلماناں در گور و مسلمانی در کتاب"۔ مخالفین اسلام نے دنیا کے تعلیم سے نہایت سفاکی سے [illegible] کو صحیح وہم کر دیا ہے کیا اس کا مواد اسلامی دل رکھنے والے ذمہ دار مسلمانوں کے پاس [illegible] ہے۔ اسی مواد پر تو ہمدردان اسلام مخالفین اسلام کے سفاکیوں اور شرارت آمیز چالبازیوں پر کڑھنے لگے ہیں۔ مگر پریشان خیالی حواس کو منتشر کر رہی ہے۔ اگر مخالفین اسلام کی سفاکی سے آشنا ہونا چاہتے ہوں تو ہماری رائے میں [illegible] مولانا حکیم [illegible] کا وہ مضمون جو بعنوان "دعوت تفکر" رسالہ مولوی

موقوف وصلی یا جزیادہ ذلیتہ کی شکل میں پیش ہوا ہے۔ اوس پر ایک سرسری نظر ڈالنا ہی کافی
ہے۔ آنکھوں سے غفلت کا پردہ اٹھ جائیگا۔ اور اپنی اصلی شکل نظر آجائیگی۔ تب رو دو گے۔
اور سر پیٹو گے۔ اپنی غفلت اور مستدلوں کی چالبازیوں سے اور ذمہ دار مسلمانوں کے خودغرضی
اور عام مسلمانوں کے سادہ لوحی سے واقف ہو جاؤ گے۔ اوس کے پڑھنے سے اسلامی غیرت
تقاضا کرنے لگیگی کہ دینیات کے اسباق کو جو غفلت سے بھول بیٹھے ہیں یا جو ان سے بے اعتنائی
کر رہے ہیں۔ اوس کا جلد سے جلد ازالہ ہو جائے۔ بچہ بچہ کو اوس سے آگاہ کیا جائے۔ تاکہ جہالت کے
چنگل سے آزادی حاصل کرنے کے لئے ہر کہ ومہ حتی الامکان کوشش کرنے لگے۔ ہم جو دینیات کے اسباق
بھول بیٹھے ہیں یا اون سے بے اعتنائی کر رہے ہیں۔ اوس کا بعجلت ممکنہ انتظام کر سکیں۔ اوس
راز سے واقف ہونے کے لئے ایسے اسباب پیدا کئے جائیں کہ اسلام کا بچہ بچہ سمجھ جائے کہ دینی
تعلیم سے وہ جو اس وقت تک نابلد رہے ہیں۔ وہ غیروں کے سقائیوں اور اپنوں کے
خودغرضیوں اور عام مسلمانوں کے سادہ لوحی کا سبب تھا۔ اس خیال سے متاثر ہو کر جہالت
کی چنگل سے آزادی حاصل کرنے میں کوشاں ہو جائے۔

سورہ بقرا اور آل عمران میں قرآن مجید کے نزول و پیروی کی ضرورت تہذیب
اخلاق تدبیر منزل۔ معاملات تمدنی و معاشرتی۔ سیاست مدن۔ جہانگیری اور جہانداری
اور خلافت کبریٰ مضامین سے شرح و بسط کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔ صرف دینیات سے
نابلد رہنے کی وجہ ہم ان قرآنی مضامین سے نابلد ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ خدا دور حاضرہ کے
مسلمانوں پر بھی ضرور فضل کریگا جبکہ وہ اصول اسلامی کی پابندی کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے
بچہ بھی اگر اس رنگ سے واقف ہو جائے جو باعث تکلیف ہوتی ہے۔ اوس کو نشتر
لگانا پسند کرے گا۔

احکام مندرجہ سورہ انعام رکوع ۱۹ کی توضیح اور تشریح سورہ بنی اسرائیل میں
بھی کی گئی ہے۔ ہر کلمہ گو مسلمانوں کے زمانہ موجودہ کے کمزوری پر رونا آتا ہے۔ اگر مسلمانان

دور حاضرہ کی کمزوری کا سبب دریافت کرنا چاہیں تو اون کے لئے کوئی مشکل بات نہیں ہے۔
قرآن مجید اون کے پاس موجود ہے۔ سورہ بنی اسرائیل کے رکوع اول کے مضمون کو پڑھ لیں۔
تو معلوم ہو جائے گا کہ یہ آفات آسمانی اور غیر قوموں کے ظلم و ستم اون پر آئے دن کیون ڈھلے
جا رہے ہیں۔ رکوع مذکور کا مضمون یہ ہے کہ جب یہودی توریت کے احکام کی پابندی نہیں
کرنے لگے ایک خودغرضی میں مبتلا ہو کر دوسروں کے حقوق غصب کرنے لگے۔ اون پر خواہشات
نفسانی چھا جانے سے وہ سرکش ہو گئے تو اون کے مقابلہ کے لئے ایک اور قوم اٹھ کھڑی ہوئی
اور بیت المقدس میں گھس کر جس چیز پر قابو پایا اس کا ستیاناس کر دیا۔ اور رکوع
(۲) میں ارشاد باری ہوتا ہے کہ جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو وہاں کے دولتمندوں
کو حکم دیتے ہیں۔ پھر تو وہ وہاں بدکاری کرنے لگتے ہیں۔ جب اون پر حجت تمام ہو جاتی ہے
تو ہم اوس (بستی) کو غارت کر ڈالتے ہیں"۔ اس چندروزہ دنیا کا عیش لوٹنے والوں کی کیفیت
اور جو آخرت کے خواہاں ہیں۔ اون دونوں کی کیفیت اللہ تفصیل سے اسی رکوع میں یوں ظاہر
کرتا ہے کہ جو کوئی دنیا چاہتا ہے تو ہم اوس کو سردست دنیا میں سے ہی جس قدر چاہتا ہے
دے دیتے ہیں۔ پھر تو اس کے لئے ہم نے جہنم تیار کر رکھی ہے۔ جس میں وہ ذلیل و خوار ہو کر
گرے گا۔ اور جو آخرت چاہتا ہے اوس کے کوششوں کے مناسبت سے اگر وہ مومن ہو تو
اوس کو آخرت میں راحت کی زندگی نصیب کرتے ہیں۔ ہم ہر ایک کو اپنی عنایت سے
دئے جاتے ہیں۔ اِن کو بھی اور اون کو بھی۔ اللہ کی بخشش کسی پر بند نہیں ہے۔ دیکھو اللہ
نے دنیا میں ایک دوسرے پر کیسی فضیلت دے رکھی ہے آخرت میں تو بڑے درجے ہیں۔
اور بڑی فضیلت ہے اور انسان کو تاکید فرمائی جارہی ہے کہ اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود
نہ بنانا ورنہ انسان پشیمان اور خوار ہو کر بیٹھے گا +

روح
روح حیوانی یا نسمہ یا نفس ناطقہ اس کا منبع مادیات یا خالص دنیا
اس کا اقتضاء
خواہشات نفسانی پیدا کرنا ہے جو بقاء حیات کیلئے ضروری ہے
جسکو قوت مدرکہ کہتے ہیں جس سے مادیات سے نفع حاصل کرنیکی قوت پیدا
ہوتی ہے
روح نورانی یا قوت روحانی یا قوت ملکوتیہ۔
اس کا منبع نور خدا ہے
اقتضاء
خواہشات نفسانی کو
اعتدال میں رکھنے کی قوت
قوت تمیزی
نیک و بد
جسم خاکی انسانی
معاملات یعنی انسانی زندگی میں جو واقعات روزمرہ پیش آتے ہیں۔
بے اعتدالی
قوت حیوانی کا زور یا گھٹاؤ
خود غرضی اور اتلاف حقوق
مخرب اخلاق
قوت روحانی میں ضعف پیدا کرنا
قوت نیک و بد کا فنا ہوجانا
حرص مع خصائل پیدا ہوتا ہے۔ حرص دنیا نے کیا ہے پشیمان ہمکو
باوجود موجودگی اشیاء آرام و آسائش کے طبیعت کی سیری نہیں ہوتی ہے
فطری جبلت فنا ہوکر طبیعت ثانی اس کی قائم مقام ہوتی ہے۔
بے اطمینان زندگی دنیا
فتنہ فساد دنیا
جنگ و جدل
تکلیف دہ زندگی
یعنے
دوزخ
عبادات
قوت روحانی کی ترویج
خواہشات نفسانی کو
اعتدال میں رکھنا
قوت تمیزی نیک بد
پیدا کرنا
قناعت
حفاظت حقوق
اچھے اخلاق و اعمال صالحہ
تسکین بخش و خوشگوار زندگی
دنیا
راحت بخش
زندگی
عقبیٰ

پارہ سبحٰن الذی [15] ۔ سورہ بنی اسرائیل [17] ۔ رکوع (۲ و ۳)

رکوع ۲ ۔ وقضی ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا ۔ اما یبلغن
عندک الکبر احدھما او کلٰھما فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما ۔ واخفض
لھما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب ارحمھما کما ربیٰنی صغیرا ۔ ربکم اعلم بما فی نفوسکم
ان تکونوا صٰلحین فانہ کان للاوابین غفورا ۔ وآت ذا القربیٰ حقہ والمسکین وابن
السبیل ولا تبذر تبذیرا ۔ ان المبذرین کانوا اخوان الشیٰطین وکان الشیطان لربہ کفورا ۔ واما تعرضن عنھم
ابتغاء رحمۃ من ربک ترجوھا فقل لھم قولا میسورا ۔ ولا تجعل یدک مغلولۃ الیٰ
عنقک ولا تبسطھا کل البسط فتقعد ملوما محسورا ۔ ان ربک یبسط الرزق لمن
یشاء ویقدر ط انہ کان بعبادہ خبیرا بصیرا ۔ ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق
نحن نرزقھم وایاکم ط ان قتلھم کان خطأ کبیرا ۔ ولا تقربوا الزنیٰ انہ کان فاحشۃ ط
وساء سبیلا ۔ ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ط ومن قتل مظلوما فقد جعلنا
لولیہ سلطانا فلا یسرف فی القتل ط انہ کان منصورا ۔ ولا تقربوا مال الیتیم الا
بالتی ھی احسن حتیٰ یبلغ اشدہ ص واوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولا ۔ واوفوا
الکیل اذا کلتم وزنوا بالقسطاس المستقیم ذالک خیر واحسن تاویلا ۔ ولا
تقف مالیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولٰئک کان عنہ مسئولا
ولا تمش فی الارض مرحا انک لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا ۔ کل
ذالک کان سیئہ عند ربک مکروھا ۔ ذالک مما اوحیٰ الیک ربک من الحکمۃ
ولا تجعل مع اللہ الٰھا آخر فتلقیٰ فی جھنم ملوما مدحورا ۔

ان المبذرین کانوا اخوان الشیطین

(رکوع)

رکوع ۲ ۔ ترجمہ ۔ (اے نبیؐ) آپ کے ربنے قطعی حکم دیدیا ہے کہ
اوس کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرنا ۔ اور ماں باپ سے نیک سلوک کرنا ۔ اگر تیرے سامنے
ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہونچیں تو نہ ان کو "ھوک" کہنا (اف تک نہ کرنا) اور

نہ اون کو جھڑکنا اور ان سے ادب سے بات کرنا۔ اور محبت سے خاکساری کا پہلو اون کے سامنے
جھکائے ہوئے رہنا۔ اور اللہ سے یہ کہنا کہ اے رب میرے! جیسے انھوں نے بچپن میں (رحم
کے ساتھ) پالا ہے اوسی طرح تو بھی اون پر رحم کر۔

(لوگو!) تمھارا رب تمھارے دلوں کے حال سے بخوبی واقف ہے اگر تم سعادتمند
ہو۔ اور (جہل سے تم نے) کوئی فروگزاشت کی تو توبہ کرنے والوں کے گناہ وہ بخش دیتا ہے
(اے مخاطب) قرابت داروں مسکینوں اور مسافروں کے حقوق ادا کرتا رہ۔ اور بیجا (فضول)
خرچ نہ کرنا۔ بے شک فضول خرچ کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے رب کا
بڑا ہی ناشکرگزار ہے۔ اگر تجھے انتظار پروردگار میں جس کا تو متوقع ہے اون (غربا) سے روگردانی
کرنا پڑے تو بسہولت (انہیں سمجھا دے۔ نہ تو اپنا ہاتھ (کھینچ) کر گردن میں باندھ لے اور نہ بالکل
پھیلا دے کہ تجھے ملامت زدہ اور تہی دست ہو کر بیٹھنا پڑے (اے محمدؐ) تیرا رب جسکی روزی
چاہتا کشادہ کرتا ہے اور (جس کی روزی چاہتا ہے) تنگ کرتا ہے۔ وہ اپنے بندوں سے
باخبر ہے۔ اور (اون کا) نگران (حال) ہے۔

رکوع ۳:۔ (لوگو) افلاس کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو ہم ہی اون کو اور تم کو
روزی پہونچاتے ہیں۔ اولاد کا قتل کرنا بڑا بھاری گناہ ہے۔ زنا کے پاس بھی نہ جاؤ کہ یہ
بے شک بے حیائی ہے اور بری راہ ہے۔ کسی جان کو جس کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے
ناحق قتل نہ کرو۔ کوئی شخص ظلم سے مارا جائے تو اوس کے ولی (وارث) کو (قصاص)
لینے کا ہم نے اختیار دیا ہے (اور وارث کو چاہئے کہ) خون کا (بدلہ لینے میں) زیادتی نہ کرے
کیونکہ اوس کی جیت تو (واجبی بدلہ لینے ہی میں ہے) جب تک یتیم جوانی کو نہ پہونچے اوس
کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر اوس طریقے سے (اوس کے مال میں تصرف کرو) کہ (یتیم کے
حق میں) بہتر ہو۔ وعدہ پورا کرو کہ قیامت میں وعدہ کی بازپرس ہوگی۔ جب ناپو اور تولو
تو پورا ناپ اور ڈنڈی (ترازو) کی سیدھی رکھکر تولو۔ یہی بہتر عمل اور اس کا انجام بھی اچھا ہے)

(اے مخاطب) اوس امر کی پیروی نہ کر جس کا تجھے علم نہیں ہے۔ (کیونکہ) کان۔ آنکھ اور دل
ان سب سے (قیامت) میں بازپرس ہوگی۔ زمین پر اکڑتا ہوا نہ چل۔ نہ تو زمین کو پھاڑ سکیگا۔
نہ طول میں پہاڑوں کے اونچائی تک پہونچیگا۔ (پھر اکڑنا کس بات کا ہے)۔ (اے نبی)[40]
یہ سب بری باتیں آپ کے رب کو ناپسند ہیں۔ جن کو آپ کے رب نے (اپنی) حکمت سے
آپ کی طرف بذریعہ وحی نازل کیا ہے۔ اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود آپ قرار نہ دیجئے۔ ورنہ
(دوسرے کو معبود قرار دینے والا) ملزم اور مردود بنا کر دوزخ میں ڈالا جائیگا۔

ان آیات کا یہ مضمون کہ (آپ کے رب نے قطعی حکم دے دیا ہے) بڑی اہمیت
رکھتا ہے۔ اس عبارت کے بعد جو احکام اس رکوع میں بیان کئے گئے ہیں۔ جن کا سلسلہ
مابعد کے رکوع میں جاکر ختم ہوتا ہے۔ اون میں اس بات کی اہمیت ہے کہ وہ احکام الہی
قطعی ہیں۔ اون میں رد و بدل ہو نہیں سکتا۔ اون کی تعمیل سے کوئی گریز کرنے کی جرأت نہ کرے
کوئی عذر ان احکام کے خلاف ورزی کرنے کے بعد قابل سماعت ہی نہیں ٹھیرتا۔ اون احکام
کو تفصیل وار بیان کرنے کے بعد جو ارشاد ہوتا ہے کہ (ان احکام میں سے ہر ایک بات جو حرام
قرار دی گئی ہے وہ اللہ کے نزدیک ناپسند ہے۔ اور یہ احکام حکمت الہی میں سے ہیں۔
ان کو اللہ نے وحی کے ذریعہ نازل کیا اور اللہ کے ساتھ کسی کو معبود نہ ٹھہرانا۔ ورنہ ملزم راندہ
درگاہ بناکر جہنم میں ڈالدیا جائیگا) اوس میں لفظ حکمت قابل غور و تامل ہے۔ یعنے خالق فطرت
انسانی نے اون احکام میں انسان کی بہبودی کے بڑے بڑے حکمتیں رکھی ہیں وہ حکیم
اون احکام کو پسند کرتا ہے۔ جب اللہ ان کو پسند کرتا ہے تو ہمارے کے لئے ضرور ہی مفید
ہونگے۔ اب ہم ان احکام کا تجزیہ کرتے ہیں۔

(جو)

صفحہ (۴۲) پر درج ہیں۔

سورہ بنی اسرائیل کے احکام

(۱) اللہ کے سوائے کسی کو معبود نہ ٹھیرانا

(۲) احسان والدین

(۳) قرابت داروں کے ساتھ سلوک و نیز مساکین یتامیٰ اور ابن السبیل کے ساتھ سلوک۔

(۴) صدقہ کار خیر میں صدقہ کرنا چاہیئے

(۵) اخراجات میں میانہ روی

(۶) ممانعت قتل اولاد

(۷) زنا کی حرمت

(۸) ممانعت قتل انسان

(۹) حفاظت مال یتیم

(۱۰) عہد پورا کرنا۔

(۱۱) ناپ و تول کے احکام

(۱۲) جس بات کا علم نہ ہو اون کو بیان کرنا

(۱۳) تکبر و نخوت سے ممانعت

سورہ انعام کے احکام

(۱) اقرار وحدانیت۔

(۲) احسان والدین

(۳) ممانعت قتل اولاد

(۴) ممانعت فحش

(۵) ممانعت قتل انسان

(۶) حفاظت مال یتیم

(۷) ناپ تول کے احکام

(۸) انصاف سے بات کہنا۔

(۹) اللہ کے عہد کو پورا کرنا

نوٹ:۔ یہ سورہ انعام کے احکام کی توضیح ہے۔

(بقیہ احکام صفحہ (۴۳) پر ملاحظہ فرمائیے۔

سورہ بقرکے احکام

(۱) ایمان مجمل و مفصل
(۲) نماز
(۳) روزہ
(۴) زکوٰۃ
(۵) حج

عبادات
یا
النہیات

جو مادیات یا خواہش نفسانی کو اعتدال پر رکھنے کی قوت رکھتے ہیں۔ ان سے خدا کی توحید کا مادہ انسان کے دل میں پیدا ہوتا ہے جس سے حق اللہ اور مخلوقات کے حقوق کی نگہداشت کے طرف انسان کا دل مایل ہوتا ہے جس کا ثمرہ قناعت ہے اور قناعت سے اخلاق حمیدہ پیدا ہوتے ہیں۔

سورہ فاتحہ

(الف) رہبری کی دعا۔
(ب) صراط مستقیم۔

صراط مستقیم :-
یعنی اصول قرآنی جو اسلامی عملی زندگی کے لئے وضع ہوئے ہیں۔

صراط مستقیم کی توضیح

(۱) انعمت علیھم یعنے وہ لوگ جو اصول قرآنی پر عملی زندگی بسر کرتے ہیں۔
(۲) مغضوب
(۳) ضالین
جو اسلامی اصول زندگی پر عمل پیرا نہیں ہیں۔

سورہ بنی اسرائیل کے تیرہ ۱۳ احکام سے سورہ انعام کے (۹) احکام کی تفصیل و توضیح ہوئی ہے

سورہ انعام کے ذکر کے موقع پر جو اشارات سابق میں بھی صفحہ (۳۲) میں بیان کئے گئے ہیں۔
اون پر ایک دفعہ اور نظر ڈالی جائے تو احکام مندرجہ سورہ بنی اسرائیل کے سمجھنے میں آسانی
پیدا ہوگی۔ اور اس کا بھی علم ہو جائیگا کہ یہہ اصول قرآنی اسلامی زندگی کے تمدن ومعاشرت
اور سیاست کے لئے کس مواد اور کس ماخذ سے وضع ہوئے ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہو جائیگا
کہ فطرت انسانی ان فطری اصول پر عمل پیرا ہونے کے لئے مجبور ہے یا نہیں۔ معاملات کے
ساتھ الٰہیات کا عمل دخل رہیگا تو انسانی فطرت اپنے اصلیت پر قایم رہیگی۔ طبیعت
ثانی پیدا ہو نہیں سکے گی۔ یہ تاکیدی اور قطعی احکام ہیں۔ دنیوی زندگی میں ہوتا کیا ہے
بس یہی آپس کے معاملات۔ اور معاملات مجموعہ ہے انسانی افعال کا۔ ہر مجلس وسوسائٹی
کی بنیاد کسی نہ کسی اصول اور ضابطہ پر قایم رہتی ہے۔ قوم کے لئے تمدنی۔ معاشرتی۔ اور سیاسی
اصول وضع ہوتے رہتے ہیں۔ اور ان اصول کی بنیاد اخلاق پر قایم کی جاتی ہے۔ اخلاق ہی
کا اثر سیرت یا کیارکٹر پر پڑتا ہے۔ حقوق مخلوقات اور حقوق نفسیات اور معاملات دنیا میں
خود کو متقی پرہیزگار اور صاحب سیرت ثابت کرنا بڑی فضیلت خلق ہے۔ اور تمام اخلاق
سے اشرف واعلیٰ ہے۔ سیرت پر ہزارہا کتابیں لکھی گئی ہیں۔ مگر ہم کو مشاہدہ سے اس
کا تجربہ ہو رہا ہے کہ دور حاضرہ میں سیرت کا بیان صرف کتابوں کی حد تک ہے۔ عملی زندگی
میں شاذ و نادر ہی اون کو کام میں لاتا ہوا پایا جاتا ہے۔ سورہ آل عمران رکوع (۱۰) میں قرآن
نے ایک جملہ "اتقوا اللہ حق تقاتہ" (اللہ سے ڈرو جیسا کہ اوس سے ڈرنے کا حق ہے)
میں اخلاق کے فلسفہ کو کامل طور پر بیان کر دیا ہے۔ اسلام میں بزرگی اور رتبہ کا مدار
تقوی پر رکھا گیا ہے۔ پرہیزگاری کے لئے سورہ بنی اسرائیل کے مندرجہ اعمال قطعی اور
تاکیدی قرار دئے گئے ہیں۔ وہ زمانہ جس میں اسلامیوں کا شعار یہہ اسلامی اصول رہے ہیں
دنیا بہ طیب خاطر اون مسلمانوں کو مکرم مانتی ہے۔ اون کا بڑا احترام کیا جاتا رہا۔ جس کی شاہد
تاریخ اسلام اور دنیا کی تاریخ ہے اور اون کے صنادید ہیں جو روئے زمین پر بکھرے پڑے ہیں۔

جب کہ ان اصول اسلامی سے بے نیازی برتی جانے لگی مسلمان بھی دنیا میں حقیر اور خوار بن گئے۔ مادہ پرست قوموں کو دیکھو ان اصولوں میں سے جن جن کا مادیات سے تعلق ہے۔ اون پر عمل پیرا ہونے کی وجہ دنیا کی مادی چیزوں میں کیسی ترقی کر رہے ہیں مرغو چیزوں کا طمطراق بڑھاتے ہیں وہ اپنی قوت اور قابلیت صرف کر رہے ہیں۔ مگر وہ عنصر الٰہیات مندرجۂ اصول اسلامی کو محض خود غرضی کو مقدم رکھکر ترک کر دئے ہیں۔ غور سے ان کے حالات اور معاملات کا معائنہ کیا جائے تو صاف طور پر عیاں ہو جائیگا کہ اون کی قوت قناعت فنا ہو چکی ہے مادیات میں جتنی ترقی کرتے ہیں۔ اور عیش و آرام کے جتنے سامان ایجاد کرتے ہیں۔ قناعت کا مادہ فنا ہو جانے کی وجہ اون چیزوں سے اون کا دل نہیں بھرتا۔ طمع و حرص بڑھتی جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اون کی زندگی میں وہ اطمینان نہیں پاتے حرص جو بوجہ خود غرضی اون میں پیدا ہو گئی ہے اون کو مجبور کرتی ہے کہ دوسروں کے حقوق پر چھاپا ماریں چنانچہ غیروں کی حرص و آز نے مسلمانانِ دور حاضرہ کے چالاکی سے اسلامی اصول کو ناپید کر دینے کے ذرائع پیدا کر کے نصاب تعلیم سے دینیات کو بتدریج ایسے گھٹاتے گئے کہ مسلمان آج ان اصول سے بغاوت کر رہے ہیں۔ چونکہ اخلاق ہی سیرت کو بناتے اور بگاڑتے ہیں، پس ہم اخلاق کی حقیقت سے واقف ہونے کی کوشش کرتے ہیں، غور کرنے سے اخلاق کی حسب ذیل تقسیم ہو سکتی ہے۔ (۱) اخلاق عمومیہ (۲) اخلاق خصوصیہ (۳) اخلاق تمدنیہ (۴) اخلاق حقوقیہ (۵) اخلاق ادبیہ (۶) اشتراک الاخلاق۔ فلسفہ قرآن سب سے اول سیرت کی اصلاح کرتا ہے، اس کے بعد ثمرات سیرت سے عالم و عالمیان کی زندگیاں خوشگوار بناتا ہے۔

قرآن میں فلسفہ اخلاق، فلسفہ تہذیب فلسفہ تمدن اور فلسفہ سیاست پر کثرت سے آیتیں موجود ہیں۔ مذکورہ بالا مندرجہ سورہ بنی اسرائیل کے مضمون پر غور کیا جائے

تو معلوم ہو جائیگا کہ اون کی بنیاد اخلاق کے مندرجہ بالا اقسام پر قایم ہے
مسئلہ توحید کے تحت وہ تمام صفات علیا بھی آجاتے ہیں جن پر ان کی معادی اور
معاشرتی عظمت کا مدار ہے۔ اے اللہ والو! قرآن کو پڑہکر دیکھ لو کہ جس کے
ذریعہ تم تک یہہ قرآن پہونچا ہے اوس کے شان میں اسی فلسفہ اخلاق کے تحت
اَنَّکَ لَعَلٰے خُلُقٍ عَظِیْمٍ فرمایا گیا ہے اور اسی اخلاق کا نتیجہ محبت ہے، رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں قرآن یہہ فرماتا ہے۔ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ
یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ (جس کا مضمون یہہ ہے کہ اے نبی تم لوگوں سے کہدو) کہ
اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو (محمدؐ) کی اطاعت کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا۔
اور تمھارے گناہ بھی معاف کر دے گا۔ سورۂ آل عمران رکوع: ۳۔

پس اصول اسلامی جو اخلاق پر قایم ہوے ہیں اون کی پیروی میں کوتاہی نہیں
کرنا چاہئیے۔ ان اصول پر عملی زندگی قایم کرو اور دنیا کا اکرام حاصل کرو۔ معاملات
اور عبادات میں ان اصول اسلامی کی پابندی سختی سے کیجانی چاہئیے۔ تاکہ خواہشات
نفسانی کی بے اعتدالی نہ ہونے پائے۔

اسوقت تک مسلمانوں کے انفرادی حیثیت سے بحث رہی ہے اب بحیثیت قوم
اور ملت قرآن میں کیا احکام ہیں اون پر بھی نظر ڈالنی چاہئیے۔ اس خصوص میں
مولانا اخلاق احمد صاحب مصنف کی کتاب علوم القرآن سے کچھ اقتباس درج ذیل
کیا جاتا ہے اور یقین ہے کہ مسلمانان دور حاضرہ اس کے پڑہنے سے متاثر ہوے
ہوے بغیر نہیں رہ سکیں گے۔

(۱) وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (۱) اپنے بازو ایمان والوں کے واسطے
نیچے کر۔

(۲) اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ (۲) بمقابلہ دوسروں کے اپنے ہم مشربوں

اور ہم طبقیوں کے ساتھ اور بھی خلوص و مروت اور ایثار سے پیش آو۔

(۳) انما المومنین اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم (۳) سوائے اس کے نہیں کہ مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔

(۴) رب اغفرلی ولاخی وادخلنا فی رحمتک (۴) اے میرے پروردگار مجھے اور میرے بھائی کو بخش اور داخل کر ہم کو بیچ اپنی رحمت کے۔

(۵) واصلحوا بین الناس۔ (۵) اور اصلاح کرو لوگوں میں۔

(۶) واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا (۶) سب ملکر اللہ کی رسی مضبوط پکڑے رہو اور ایک دوسرے سے الگ نہ ہونا۔ ترجمہ۔ اپنوں کے ساتھ [illegible] نہ ہناؤ

مندرجہ بالا آیتوں میں سے چھٹی اور ساتویں آیات میں دو ایسی ضروری باتیں بتائی گئی ہیں جن کے بغیر کوئی قوم اور کوئی ملت باعتبار ضروریات تنازع للبقاء باقی اور زندہ رہ ہی نہیں سکتی وہ دو باتیں کونسی ہیں؟

(الف) اعتصام

(ب) اور حفظ اسرار ملی

جس قوم میں اعتصامی قوت اور اعتصامی جذبہ نہیں جو ملت اس سے خالی ہے وہ دنیا میں باقی اور زندہ ہی نہیں رہ سکتی۔ شخصی تفرقے تو ہر قوم میں ہوتے ہیں اور انکی وجہ سے کوئی قوم فنا نہیں ہوسکتی ملی تفرقہ ہی ایسا ہے جو قوموں کے ادبار اور تنزل وذلت کا باعث ہوتا ہے۔ ہر قوم ملی رنگ میں باعتبار ملی ضروریات ملی عصبیت اور ملی خودداری کے کچھ نہ کچھ ایسے اسرار اور ایسے اغراض رکھتی ہے جن کا تحفظ اور جن کی رازداری لازمی ہوتی ہے اور جن کے انکشاف سے قومی یا ملی اغراض اور ملی منصوبوں پر زد پڑتی ہے سب سے زیادہ تر وہ نمائشی بھروسا ہے جو ہر ایک قوم دوسری قوم پر پایۂ خودداری سے گرکر کرلیتی ہے، جو ملی وقار اور عظمت کے خلاف ہوتا ہے

اور جس سے تنازع للبقا میں کمزوری آتی ہے جو قوم اور ملت ملی اعتصام نہیں رکھتی یا جسے ملی رازداری نصیب نہیں وہ اس قابل نہیں کہ دنیا میں رہ سکے اگرچہ وہ باعتبار افرادی زندہ ہوتی ہے۔ مگر ملی رنگ میں وہ کوئی زندگی نہیں رکھتی۔

یہ دونوں آیتیں قرآن مجید کی ہیں۔ مگر ان پر مسلمانوں کا دور حاضرہ میں جسقدر عمل ہے وہ سب پر روشن ہے، انپر عمل نہ کرنے کی وجہ سے مسلمانوں کی عظمت خودداری اور عصبیت قریبًا فنا ہو چکی ہے، اگر ہماری بدقسمتی کی یہی رفتار رہی تو آگے آنے والی نسلیں اس کا نام ہی بھول جاوینگی۔ کاش مسلمان اس طرف متوجہ ہوں۔ قرآن مجید کی ملی رنگ میں بھی تلاوت کریں، ملی رنگ میں بھی قرآن مجید کی تفسیریں لکھی جاویں ملی رنگ میں بھی قرآن مجید کی تبلیغ ہو۔ مدتوں ہم بنظر ثواب تلاوت کر چکے، مدتوں جنت و دوزخ اور کفر و ارتداد کی بحثیں ہو چکیں، مدتوں افتراقی فساد سے ملیچے اور مدتوں ملی تخریب ہو چکی۔ دریائے تفرقہ اور بحر اختلاف کی موجیں اب تو سر سے بھی گذر چکیں۔ سرمایۂ اعتصام غرق ہو چکا بضاعت خودداری اور دولت عصبیت امواج نحوست میں بہ گئی اندرونی فرقوں سے عزت و وقر کا نام بھی نہ رہا۔ ہم اور کسی کو الزام نہیں دیتے ہم اور کسی کو نہیں کوستے از ماست کہ بر ماست۔ مجنوں کہ شریک غم ما بود کجا رفت محنت زدہ ہمدم ما بود کجا رفت؟ فلسفہ اخلاق خصوصیہ کا ہم نام ہی بھول گئے۔ بے وجہ کشادہ دلیوں نے ہمارا ستیاناس کر دیا اخلاقی جرأت اور ملی عصبیت کی کمی اور خودداری کی کساد بازاری نے ہمیں کوڑی کا نہ چھوڑا، ہماری نحوست اور ہماری ذلت تمام نحوستوں اور تمام ذلتوں سے بڑھ گئی ہم خود اپنی نحوست اور ذلت کی نگاہوں میں بھی ذلیل ہیں۔

تاثیر غم چناں فنا کرد + کز من گویا اثر نبود است۔

کون کہتا ہے ہم ترقی کر رہے ہیں۔ ہم بحیثیت مجموعی اپنے تئیں، ناخنوں اور اپنے

ہی کرتوتوں سے دن بدن گھٹ رہے ہیں۔ اب صرف خدا ہی [illegible] تو بچ سکتے ہیں۔ ورنہ اور
کوئی سبیل نہیں۔۔۔ آخر [illegible] چولہے [illegible] تماشا بجا رسید

ہماری بہتری کے ترقی اسباب

منجملہ ان اسباب کے جنہیں ہم اپنی بہتری اور بہبود [illegible] کے واسطے ضروری اسباب
خیال کرتے ہیں قرآن مجید سب سے ضروری اور اہم سبب یا ہستی ذریعہ ہے۔ جب تک ہم قرآن مجید
سے تمسک نہ کریں، جب تک ہم قرآنی [illegible] کوشش نہ کریں تب تک ہم کامیاب اور سرخرو
نہیں ہو سکتے۔ ہماری ذلت اور [illegible] اسی واسطے ہو رہی ہے کہ ہم نے دامن قرآن مجید
چھوڑ دیا معاملات کا پہلو درست نہ رہا۔ علوم و فنون سے بالکل بیگانہ ہو گئے۔ وہ قوتیں
اور وہ جذبات جو ہمیں قدرت نے بخشے تھے تنقیدی عملی رنگ میں ان سے کام نہ لیا۔
دائرہ قرآن مجید صرف عبادات اور جنت و دوزخ تک [illegible] کر دیا۔ حالانکہ اس
میں دنیا بھر کی حکمتیں بیان کی گئی ہیں۔ بعض آیات ہمارے مد نظر رہیں اور بعض ترک کر دی گئیں
بمصداق "افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض" ساری دنیا کے اسباب ترقی ایک طرف
اور مسلمانوں کے واسطے قرآن مجید ایک طرف، بار بار پڑھو اور دیکھو کہ قرآن کیا کچھ وسعت رکھتا
ہے اور اس کا منشا کیا ہے۔ افسوس ہم اوس زمانہ میں ہستی پذیر ہوے جب فلسفہ قرآن مجید
کے سمجھنے والے خال خال رہ گئے۔

اے چشم بخت گریہ بجا لم کنی کہ من
وقتے گزشتم کہ نشان کرم نماند

خواہشات نفسانی اخلاق کو بگاڑ دیتے ہیں۔ عبادت کیطرف رجوع نہ ہونے سے معاملات
میں نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ حقوق تلف ہونے لگتے ہیں جبلت بدل جاتی ہے۔ خدا کی مار یہہ
پڑتی ہے کہ سمجھ اوندھی ہو جاتی ہے مثلاً

نسوانی قدرتی حقوق پر مغرب گردی کی ڈاکہ زنی

سورۂ نساء کے ابتداء ہی میں یہہ بتلا دیا گیا ہے کہ آدم علیہ السلام کے حصۂ جسم سے ماما حوا کی تخلیق ہوئی۔ اور ماما حوا سے دنیا میں مرد اور عورت پھیلے۔ پس مردوں کی سعادت مندی اور شرافت کا یہہ اقتضا رہنا چاہیئے کہ رحم مادری کا پاس اور خیال رکھا جاکر عورت کے حرمت اور تقدس میں ذرا برابر بھی فرق نہ آنے دیں۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ سعد بن الربیعؓ انصاری نے اپنے زوجہ کے گال پر ایسی تھپڑ مارا کہ نشان ابھر آیا تھا۔ بیوی نے حضرت سرورکائناتؐ کے پاس استغاثہ پیش کیا کہ مرد سے معاوضہ دلایا جائے۔ حضور دو عالم اس مسئلہ میں وحی کا انتظار فرمائے چنانچہ اس بارہ میں جو وحی نازل ہوئی وہ سورۂ نساء کے رکوع ۵ کے ابتداء میں درج ہے جسکا مفہوم یہہ ہے کہ مرد کے محض مردانہ ساخت میں عورت پر مرد کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔ عورت کی نسوانی ساخت جو شان محبوبیت دلبربائی اور مرغوبیت لئے ہوئے ہے وہ مرد کے اذہان کو عورت کے ناز اور طلب کی طرف برانگیختہ کرتی ہے جس کے باعث مرد اپنی ساری کمائی اور توجہات عورت پر بے دریغ صرف کرتا رہتا ہے۔ اس کے معاوضہ میں عورت پر یہہ فرائض عائد کئے گئے ہیں کہ بحالت حضوری عورت مرد کی تابعداری کیا کرے۔ اور غائبانہ مرد کے ہر چیز کی حفاظت کیا کرے۔

سورہ بقر رکوع (۲۸) میں یہہ ارشاد خداوندی ہے کہ "گو مردوں کو عورتوں پر فوقیت حاصل ہے۔ مگر حقوق کے اعتبار سے دونوں برابر ہیں"۔

اور یہہ بھی ارشاد باری تعالٰے ہے کہ "تمہاری بیویاں تمہارے لئے بمنزلہ لباس کے ہیں۔ اور تم (مرد) ان کے لئے بمنزلہ لباس کے ہیں"۔

واضح رہے کہ نصوص قرآنی زندگی کے لئے اسباق درس کا کام دیتے ہیں۔ اور اسوۂ حسنہ

رسالت مآبؐ جو قولاً فعلاً اور عملاً ہیں جس کو احادیث نبوی بھی کہا جاتا ہے وہ قرآنی اسباق کی تشریح۔ توضیح اور تفصیل کرتے ہیں۔ قرآنی تعلیم اور تربیت کیلئے اسوۂ حسنہ کو جب تک نمونہ بنا کر عملی زندگی میں قرآنی تعلیمات اور اصول اسلامی پر عمل پیرا نہوں گے مسلمان نہ دنیا میں اطمینان بخش زندگی بسر کرسکیں گے اور نہ ہی عقبیٰ میں نجات پاسکیں گے۔

احادیث

"عورتوں کے حقوق مقدس ہیں۔ اون کے حقوق کی حفاظت کی جایا کرے"

"ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زوجہ کے حقوق جو زوج پر ہوتے ہیں اون کے متعلق دریافت کیا تو حضور دو عالمؐ نے یہ تفہیم کی کہ جب تم کھانا کھاؤ تو عورت کو بھی کھلاؤ۔ جب تم لباس پہنو تو عورت کو بھی پہناؤ۔ عورت کے گال پر تھپڑ مارنے اور گالی گلوچ کرنے سے پرہیز کرو۔ عورت سے اس وقت تک علحدہ نہ رہا کرو جب تک تم باہر نہ جاؤ"

"نیک خو ہی پکا مسلمان ہوا کرتا ہے۔ تم میں سے وہی پکا مسلمان ہوسکتا ہے جو اپنے بیوی سے خوش خوئی سے پیش آیا کرتا ہے"

"دنیا اور کائینات دنیا قیمتی ہیں۔ مگر دنیا میں سب سے زیادہ قیمتی شئے با عصمت عورت ہے" "اللہ عورت کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنیکا حکم دیتا ہے۔ کیونکہ وہ تمہاری بیویاں۔ مائیں دختریں اور خالائیں ہیں" "اپنے بیوی کے ساتھ برتاؤ کرنے کے موقع پر خدا سے ڈرا کرو کیونکہ وہ تمہاری مددگار ہے۔"

"بہشت ماں کے قدم کے نیچے ہے"

"تم میں سے وہ عورت زیادہ بہتر ہے جو انتظام خانہ داری میں حسن کمال رکھتی ہے۔"

"عورتیں مردوں کے ہم زندگی ہیں۔"

"وہ عورت جو روز پنجگانہ ادا کرتی ہے۔ اور ماہ رمضان کے پورے روزے بھی رکھتی ہے اور باعصمت بھی ہے اور اپنے شوہر کی نافرمانی نہیں کرتی اوس عورت کو خوشخبری سنادی جائے کہ جس دروازہ سے چاہے بہشت میں داخل ہو جاے"

"وہ شوہر جو اپنی عورتوں کو زدوضرب کرتے ہیں وہ اسلام میں اچھے برتاؤ والے نہیں سمجھے جاتے۔ وہ میرے راستہ پر نہیں ہے جو بیوی کو گمراہ کن راستہ پر لگاتا ہے"

"وہی پکا مسلمان ہے جو اپنے متعلقین کے ساتھ خوش خلقی کا برتاؤ کرتا ہے" "وہ امر جو مذہب میں تو جائز ہے مگر جس کو خدا پسند نہیں کرتا وہ طلاق ہے" "باعصمت عورت اپنے شوہر کے لئے قیمتی خزانہ ہے"

"عورتوں کو نماز کے ادائی کے لئے مسجد میں آنے سے منع نہ کیا کرو۔ مگر اون کا اپنے گھروں ہی میں نماز ادا کرنا زیادہ تر مرجح ہے"

متقلدین اصول مغرب ہر فرقہ اور مذہب کے اصول کی جانچ پڑتال کر کے دیکھ لیں تو اونہیں اطمینان ہو جائے گا کہ باستثناء مذہب اسلام دنیا بھر کے کل مذاہب عورت کو حقارت کی نظر سے دیکھتے چلے آرہے ہیں۔ حضرت احمد مجتبےٰ محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعثت کے ساتھ ہی عورت کے حقوق مرد کے حقوق کے مساوی قرار دیئے گئے مگر یہ واضح رہے کہ اسلام عورت کو مرکز نسائیت سے ذرا برابر بھی تجاوز کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

عورت کی مظلومیت کا انسداد اشاعت اسلام سے جو ہوا ہے اوس کو زاہد القادری صاحب دہلوی نے حسب ذیل بیان کیا ہے "عورت کی قدیم تاریخ دنیا کی ایسی دردناک داستان ہے جس کو پڑھ کر سنگدل سے سنگدل آدمی بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ تاریخ کی کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ اسلام کا آفتاب چمکنے سے پہلے طبقۂ نسوان کی مظلومیت حد سے گذر چکی تھی اُن میں اور جانوروں میں کوئی فرق نہ کیا جاتا تھا اُن کی کچھ حیثیت نہ تھی اور اُن کے کچھ حقوق نہ تھے۔ عورت مظلوم تھی اور ایسی مظلوم کہ اُس کا کوئی حامی نہ تھا عورت بیکس تھی اور ایسی بیکس کہ کوئی

پرسان حال نہ تھا۔ دنیا کی کوئی ایسی ذلت نہ تھی جو اس کو برداشت نہ کرنی پڑی ہو اور
کوئی وحشیانہ سلوک نہ تھا جو اس کے ساتھ روا نہ رکھا گیا ہو آج یوروپ والے یہ کہتے
ہیں کہ ہم عورتوں کے حقوق کے حامی ہیں لیکن ۱۸۰۰ء میں اسی حصے میں عورت پر سب سے زیادہ
ظلم کیا گیا اہل یورپ کا خیال تھا کہ عورت سے زیادہ کوئی فتنہ انگیز چیز نہیں۔ وہ امن و
سلامتی کی دشمن اور راحت و مسرت کی قاتل ہے پادری صاحبان یہہ کہتے تھے کہ عورت
اس بچھو کے مانند ہے جو ہر وقت نیش زنی کے لئے تیار رہتا ہے وہ کسی عزت کی مستحق نہیں
اس کی حیثیت بس اتنی ہے کہ وہ بچے پیدا کرنے کی مشین ہے" یہ تو یورپ کا حال تھا۔ اب ذرا
عرب کی سنگدلی ملاحظہ کیجئے۔ عرب میں عورت کی حیثیت نہایت ہی ذلیل تھی۔ لڑکیوں کا پیدا
ہونا باعث شرم تھا اگر کوئی خاص وجہ مانع نہ ہوتی تھی تو لڑکی کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن
کر دیا جاتا تھا یہ وحشیانہ رسم عرب کے ہر گوشے میں پایا جاتا تھا" ہندوستان کی حالت
یہ تھی کہ اس ملک نے بھی عورت کی بے قدری میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا تھا۔ عورت کو
مذہبی تعلیم سے قطعاً محروم رکھا جاتا تھا۔ اس کی زندگی کا مقصد صرف اس قدر تھا کہ وہ شوہر
کی پرستش کرے۔ مرد کے سامنے عورت کو بیٹھنا ممنوع اور اس کے کسی کام پر اعتراض کرنا موجب
قتل تھا تاریخ شاہد ہے کہ بڑے بڑے راجے مہاراجے تک اپنی بیویوں کو جوے میں ہار جاتے
اور بعض صوبوں میں کئی بھائیوں کی ایک بیوی ہوا کرتی تھی غرض ہندوستان میں بھی عورت کی حیثیت
نہایت ذلیل تھی اس ہولناک تاریکی میں اسلام کا آفتاب چمکا اور اس نے دنیا کے ہر گوشہ
میں انصاف کی روشنی پھیلائی حضرت پیغمبر علیہ اسلام نے سب سے پہلے عرب کے ظلم و ستم کو ختم کیا
لڑکیوں کے وحشیانہ قتل کو روکا۔ عورتوں کے حقوق مقرر کئے اور ان کو سوسائٹی کا معزز ممبر بنا دیا
آپ بار بار یہ فرمایا کرتے تھے کہ جب زن و مرد دونوں آدمی ہیں دونوں عقل و فہم رکھتے
ہیں اور دونوں کے پہلو میں یکساں طور پر ایسا دل ہے جو اچھے طرز عمل سے خوش ہوتا ہے
اور برے طرز عمل سے ناخوش ہوتا ہے تو پھر یہ کہاں کا انصاف ہے کہ صرف مرد کے حقوق کا

احترام کیا جائے اور عورت کے جذباتں کو پامال کر دیا جائے ۔

کیا خدائے قدوس نے صاف صاف لفظوں میں یہ نہیں فرمایا کہ :۔

"عورتوں کے لئے بھی حسب دستور مردوں پر ویسا ہی حق ہے جیسا کہ مردوں کا اُن پر" :۔ بے شک یہ خدا کا فرمان ہے اور بالکل صحیح ہے :۔

اس ایک آواز سے گنبدِ عالم کا گوشہ گوشہ گونج اُٹھا اور مردوں کے ظلم کا طلسم پاش پاش ہوگیا عورت بیتابی کے ساتھ اُٹھی اور غلامی کی سطح سے بلند ہو کر عزت کے رفیع ترین درجے پر پہونچگئی پروردگار رحمت نازل فرمائے سرورِ عالم کی روحِ مقدس پر جن کی مہربانی سے عورت کی ذلت ختم ہوتی ہے ۔

اس روشنی کے زمانہ میں بھی جو اشخاص عورت کو حقیر نظروں سے دیکھتے ہیں وہ نہایت بے وقوف ہیں ان کو غور کرنا چاہیئے کہ عورت کی عظمت وحیثیت کیا ہے ؟ درحقیقت وہ ایک شگفتہ پھول کی مانند ہے جس کی خوشبو سے دماغ معطر ہوجاتا ہے اور ایک ایسا ماہتاب ہے جس کی کرنیں مسرت اور شادمانی کا پیام لاتی ہیں پھر ایسی ہستی کو ذلیل سمجھنا اگر ظلم نہیں تو اور کیا ہے ؟"

دورِ حاضرہ میں ہمارے ملک کے فریب کار نئی روشنی کے دلدادہ نوجوانان مغربی تمدن اور معاشرت کے طمطراق سے متاثر ہوکر مرعوب اندھا دھند تقلید سے کام لے رہے ہیں ۔ ان کو یہ خیال ہو رہا ہے کہ عورت پستی کی حالت میں ہے زعمِ باطل میں یہ دعوی کر رہے ہیں کہ عورتوں کو پستی کی حالت سے وہ عروجِ کمال پر لا کر آرام لیں گے ۔ اون کو سب سے پہلے قانونِ قدرت جس کی تشریح کلام الٰہی مندرجہ بالا میں کی گئی ہے (اوس) پر ٹھنڈے دل سے غور۔ توجہ اور تامل کرنا چاہیئے ۔ وہ اس بات پر غور نہیں کرتے کہ مغرب خود غرضی میں مبتلا ہوگیا ہے ۔ خواہشات نفسانی کا قوتِ ملکوتیہ پر اتنا غلبہ ہوگیا ہے کہ اوسکی عقل اوندھی ہوگئی ہے ۔ اصلی جبلت بدل گئی ہے اور فطرت ثانی اوس کا قائم مقام بنگئی ہے جس کے باعث خواہشات نفسانی کو مادیات کے مرغوبیت سے اتنا لگاؤ ہوگیا ہے کے خود غرضی کی وجہ ہر بری بات

کو اچھی بات سمجھنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اس کا ثبوت ہم آسانی سے دیکھ ہمارے نوجوانان کو مغرب گردی سے بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ خدا اون کو نیک توفیق دے اور قعر مذلت سے ابھار کر صراط مستقیم پر لگا دے۔

جنس انسان میں مرد بھی ہیں اور صنف نازک بھی۔ دونوں کے جدا جدا امتیازی علامات قدرت نے جسم انسانی میں جو پیدا کیا ہے اون سے عورت مرد کی نوعیت ظاہر ہو جاتی ہے۔ نسائیت بڑی مرغوب چیز ہے اسکا فلسفہ سعدیؒ نے مردوں کا ذکر کرتے ہوئے اشارتاً یوں بیان کیا ہے کہ "چوں بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند" نسوانی مرغوبیت ہی تو ہے جو سلیم الطبع مردوں سے بھی کیا سے کیا کرا بیٹھتی ہے۔

مس کا فریب

کل مجھکو ایک مس سوئے گلشن نظر پڑی ۔ وہ خوبرو نہ بہار کلیسا کہیں جسے
وہ زلف جس سے سنبل پیچاں کو شرم آئے ۔ وہ ضوئے رخ کہ برق تجلی کہیں جسے
وہ آنکھ جسمیں مغربی تہذیب منفرج ۔ آزاد ایسی خاک کہ سرمہ کہیں جسے
وہ رہزنی نگاہ میں چلتے کو لوٹ لے ۔ ایسا خرام فتنۂ دنیا کہیں جسے
ایسا لباس جس سے کہ سینہ کھلا رہے ۔ ایجاد مغربی کا کرشمہ کہیں جسے

یہ شان یہ ادائے جوانی میں دیکھ کر ۔ وہ ہو گیا کہ چاہنے والا کہیں جسے
نظروں کا اشتیاق جو دل کیطرف بڑھا ۔ آنکھوں میں آگئی وہ۔ تمنا کہیں جسے
آخر قریب جا کے کہا میں نے اے حسین ۔ تو وہ ہے لوگ چاند کا ٹکڑا کہیں جسے
تیری یہ شان حسن و تجمل کو دیکھ کر ۔ کیا کر سکوں میں عشق کا دعوی کہیں جسے
بولی وہ مسکرا کے کوئی بے وقوف ہے ۔ تیری وہ شکل ہے کہ تماشا کہیں جسے

عمامہ سر پہ اور یہ ڈاڑھی بڑھی ہوئی | ہم لوگ [illegible] کا تقاضا کہیں جسے
ہیں وہ کہ مجھ پہ ختم ترقی کا سب سبب | [illegible] آمنی دنیا کہیں جسے
ہاں مجھ کو چاہتا ہے تو سن لے یہ غور سے | وہ بھول جا جہاں میں خفگی کہیں جسے
یہ ابتدائی شرط محبت ہے لازمی | چارا بروؤں کا لوگ صفایا کہیں جسے
کر اپنے زیب جسم تو پتلون کوٹ کو | ہیں پھر بتوں کی چاہنے والا کہیں جسے
یہ حسن کے اسکی بات مرے دل میں آگیا | ایسا بنوں کہ زینت دنیا کہیں جسے
میں چاہتا تھا اسپہ کروں دین کو نثار | سجدے کروں وہاں کہ کلیسا کہیں جسے

آواز آئی ہوش میں آ ہے کدھر خیال
سنت بھولیو وہ چیز کہ [illegible] کہیں جسے

[illegible]

مادہ پرستوں نے قدرت سے مقابلہ کرنے کے لئے غازہ، پوڈر، اقسام اقسام کے رنگ روغن اور دیگر سامان حسن عورت کو دوبالا کرنے کے لئے ایجاد اور اختراع تو کیا مگر ان کے خواہشات نفسانی کا اندھاپن خود ان کو انکی خودغرضی کا شکار بننے سے باز نہیں رکھا۔ مردوں کی خودغرضی کو دیکھئے کہ عورتوں کے چہرے کی نسائی دلربائی جب مردوں کے دل کو مرغوب کر گئی تو مردوں نے اپنی وہ علامت جو قدرت نے مرد اور عورت کے امتیاز کے لئے خصوصیت سے مرد کے چہرے پر سائن بورڈ Sign Board کی طرح پیدا کیا تھا اور جس سے صنف نازک کے جذبہ کو اس مردانہ علامت پر نظر پڑتے ہی ابھارنے والی مخصوص چیز تھی یعنی "ڈاڑھی مونچھ" کا بے دردی کے ساتھ صفایا کر ڈالا۔ صنف نازک مردوں کے ان مردانہ علامات (ڈاڑھی مونچھ) کو دیکھ کر اپنے نسوانی جذبہ کو ابھارنے کا جو فطری حق رکھتے تھے مردوں نے اون کے اس جائز حق کو فنا کر دیا اور خودغرضی سے اوس پر چھاپا بھی مارا۔ مردوں کے اس فارغ بالی کی وجہ جب صنف نازک کی طرف سے اپنے جائز حق کے تلف ہو جانے کا [illegible] پیش ہوتا ہے تو مرد

بجائے اس کے کہ اوس کو ٹھنڈے دل سے تسلیم کرتے اور اپنے فارغ بالی کے عوض
داڑھی مونچھ رکھکر عورتوں کے حق کی تلافی کرتے جو عورتوں کے تشفی کا باعث ہونا اوندھی سمجھ کے
باعث یہ الٹا جواب دیتے ہیں کہ کیا کریں سوسائٹی کا دستور ہی اب فارغ بالی ہو گیا ہے
جس کی تقلید سے ہماری طبیعت (فطرت ثانی) کو بھی لگاو پیدا ہو گیا ہے پس سوسائیٹی
کے دستور کے پابندی میں صنف نازک کے فطری جذبہ کے متعلق ہمارا دل ہی قبول نہیں کرتا
کہ وہ فنا بھی ہو سکتا ہے ۔

دور حاضرہ کے مغربی مقلدین کا یہ بڑا دعوی ہے کہ عورت کو پستی سے عروج کمال
پر لایا جا رہا ہے ۔ مگر جب کہ نسوانی فطرت پر یہ مقلدین مغرب اس طریقہ سے چھاپا
مار چکے ہیں تو ان کے اس ملایم جنگی طرز روش سے کیا توقع ہوسکتی ہے کہ صنف نازک کے
حقوق کی وہ حفاظت کرسکیں گے پہلے وہ خود غرضی کو ترک کریں اجبلی فطرت پر اپنی طبیعت
کو عود کرنے کا موقع دیں ۔ پھر انشا اللہ تعالے اگر وہ کچھ نقائص پائیں گے تو اونکو اسلامی
اصول فطری کے تحت رفع کرنے کی کوشش کرلیں گے ۔ اللہ والو باللہ عقل سلیم سے فتوی لو
کہ اس کو سمجھ کا پھیر نہ کہا جائے تو اور کیا کہا جا سکتا ہے ۔ جو کوئی بھی فطرت کے خلاف اقدام
کرے گا اوس پر خدا کے جانب سے ایسی ہی مار پڑے گی، اے خواہش نفسانی تیری حد ہوچکی
مسلمانوں کو دینیات کے طرف رجوع ہونیکا موقع دے تا کہ وہ اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کرسکیں
اور ان کے اسلاف کے کارنامے پھر زندہ ہوں اور دنیا سے فتنہ اور فساد مفقود ہو جائے ۔

شرعی مسئلہ نکالنے کا طریقہ

قرآن کو پڑھنے کے لئے علوم قرآنی کے واقفیت کی ضرورت ہوتی ہے دینیات کا
شعبہ اگر مسلمان اپنے نصاب تعلیم میں قائم کرلیں تو تمدن معاشرت اور ریاست کے کسی بھی
مسئلہ کو اسوۂ حسنہ نبوی کو نمونہ بنا کر بہ آسانی قرآن سے برآمد کرلے سکتے ہیں اور وہ شرعی
مسئلہ فطری اصول کے تحت ہونے کی وجہ مسلمانوں کو فائدہ پہونچاتا رہے گا ۔ مثلاً تمدن اور معاشرت

بیں عورتوں کا بھی حصہ ہے ۔ اگر عورتوں کے پردہ کے نسبت شرعی مسئلہ دریافت کرنا ہو تو قرآن
میں اوس کے نسبت حسب ذیل اشارات ملیں گے اون پر غور کرنے سے مسلمانوں کی تشفی ہو جائیگی
سب سے پہلے ہم کو جس مسئلے میں قرآن سے مشورہ لینا ہوا وس کے نسبت یہہ دیکھ لینا چاہیئے کہ
حضور صلعم کا طرز اوس مسئلہ میں کیا تھا چنانچہ عورتوں کے پردے کی نسبت بھی ہم کو حضور کے طرز
کے طرف رجوع ہونا چاہیئے (صحیح بخاری) جب تمہاری عورتیں تم سے رات کے وقت مساجد
میں جانے کی اجازت طلب کریں تو اون کو منع مت کرو اس سے یہہ اخذ ہوتا ہے کہ عورتوں
کا مساجد میں نماز کے لئے جانا بھی مرد کے اذن و اجازت پر موقوف ہے ۔ اور حدیث میں جو
لفظ رات آیا ہے وہ بھی ذہن نشین رکھا جائے ۔ ایک حدیث سے یہہ ثابت ہے کہ رات میں
عورت باہر جاتے وقت خوشبو کا استعمال نہ کرے ۔ ایک حدیث سے یہہ پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلعم
نے جو عورتیں خوشبو لگاتے تھے ان کو نماز عشا میں جماعت کی شرکت سے منع فرما دیا تھا ۔ ایک
حدیث کا خلاصہ یہہ ہے کہ عورت جب مسجد میں جائے میلی کچیلی ہو کر ایسی ہیت سے باہر نکلے جس سے
غیر کو اوس کے طرف ملتفت ہونے کی تحریک و ترغیب نہو ۔ ایک حدیث میں یہہ ظاہر کیا گیا ہے
کہ اپنی عورت کو زینت کا لباس پہنکر مسجد میں ناز و انداز سے جانے سے منع کرو ۔ نص قرآن سے یہہ
ثابت ہے کہ عورت اپنا سنگار ظاہر نہ کرے ۔ اور نگاہ نیچی رکھے چال ڈھال ایسی نہ ہو کہ چھپی زینت
پر دوسروں کو مطلع کرے یعنے لباس سے سینہ وغیرہ کا ابھار ظاہر نہ ہو ۔ چادر اس طرح لٹکی ہو جو بدن
کی ہیت کے لئے ساتر ہو عورت کو کسی سے بات کرنے کی نوبت آئے تو ایسی نرمی و نزاکت سے بات
نکرے جس سے بدنیتوں کو کچھ طمع پیدا ہو ۔ ایک حدیث میں یہہ بتلایا گیا ہے کہ آنکھہ کا زنا نظر بد ہے
اور زبان کا زنا بات کرنا ہے ۔ جب ان تمام قوانین کے پابندی کے ساتھہ عورت مسجد میں پہونچ
گئی تو ارشاد سرور دو عالم یہہ ہوتا ہے کہ عورتوں کو پیچھے رکھو جیسا کہ اللہ نے اون کو پیچھے رکھا
ہے عورت جماعت میں امام سے اور مردوں کے صفوف سے جس قدر فاصلہ پر ہو گی ۔ اوسی قدر
بہتر ہے یہہ بھی ارشاد عالی تھا کہ جب تک مرد سجدے سے اوٹھکر بیٹھ نہ جائیں عورت سر نہ

اٹھائے، جماعت میں مردوں کو امام کے سہو پر سبحان اللہ کہنے کا حکم ہے عورت کو مجمع میں استقلال بولنے کی بھی اجازت نہیں۔ نماز فجر کے بعد نبی کریمؐ وصحابہؓ اسوقت تک اپنی جگہ سے نہیں اٹھتے تھے جب تک مستورات مسجد سے باہر نہ چلی جاتی تھیں۔ معجم طبرانی اور مسند امام احمد میں باسناد حسن وارد ہے کہ امام حمید ساعدتیہ نے حضور مقبول سے عرض کیا کہ مجھے یہہ محبوب ہے کہ میں حضور کے ساتھہ نماز پڑہوں، سرکار دو عالم نے جواب دیا کہ میں سمجھ گیا تو اپنے مکان کے کمرہ کے کسی اندرونی حصہ میں نماز پڑھا کر یہہ اس سے بہتر ہے کہ تو کمرے میں پڑھے کمرے میں پڑہنا اس سے بہتر ہے کہ صحن میں پڑہے اور مکان کے صحن میں پڑہنا اس سے بہتر ہے کہ تو اپنی محلہ کے مسجد میں جاکر نماز ادا کرے اور محلہ کی مسجد میں نماز پڑہنا جامع مسجد میں نماز پڑہنے سے بہتر ہے یہہ زمانہ حضور اقدس کے حیات کا تھا اوس وقت اسلامی سوسائٹی میں کیسے کیسے مقدس ہستیاں ہونگیں عبادت کے لئے اوس وقت جب ایسے قیود عورتوں پر عاید تھے تو دور حاضرہ کے حالات کے لحاظ سے مسلمانان اپنے دل پر ہاتھہ رکھ کر عورتوں کے پردے کے رواج کے نسبت ضابطہ مقرر کریں، عام بازاروں میں باغوں میں میلوں میں ناٹک یا سینما گھروں میں اگر عورت کو جانا ہی ضرور سمجھا جاتا ہے تو شرعی پردے کا سختی کے ساتھہ رواج دیا جائے اور شرعی پردے کے کل شرطوں اور مصلحتوں کو ملحوظ رکھا جائے معاملات میں بے احتیاطیاں جو ہوتے رہتے ہیں وہ محض خواہش نفسانی کے ہی بے اعتدالی ہے۔ اسلام نے اوس کے روک تھام کے لئے عبادت کا کوڑا مقرر کیا ہے۔ یہ عبادت ہی کا کرشمہ ہے کہ مناسک حج کے ادا کرتے وقت مطاف کے محدود دائرہ میں عورت و مرد دوش بدوش خانہ کعبہ کا چکر لگاتے ہیں ایسا دل اور ایسا تقدس مسلمان خود میں اور مسلمان عورتوں میں پہلے پیدا کرلیں پھر عورتوں کو جہاں مسلمانوں کا مجمع ہو شرعی پردے کو ملحوظ رکھتے ہوے۔ جانے کی اجازت دیں مگر اوس مجمع میں جس میں مسلمانوں کے علاوہ دوسرے اقوام بھی موجود ہوں وہاں عورتوں کو جانے دیتے ہوے مسلمانوں کو تامل کرنا چاہئیے۔ آپ پہلے اصول اسلامی پر اپنی زندگی کو بسر کرنے کی کوشش کیجئے کیونکہ اسلامی

اصول فطرت انسانی پر منطبق ہو [illegible] کہ دور اول اور اس کے بعد کے زمانہ میں بھی اسلام
کے پرتو سے ہمسایہ قومیں بھی [illegible] ہو گئی تھیں آپ کے ہمسایہ قومیں بھی آپ کی تقلیدات سے متقی
اور خدا ترس ہو جاویں گی پھر [illegible] روک ٹوک کی ضرورت نہ ہو گی جتنی کہ عقل سلیم دور حاضرہ
کے لحاظ سے روک ٹوک کرنے [illegible] ہے عقل سلیم کا فتوی شارع علیہ السلام کے مندرجہ
بالا اشارات اور نص قرآنی [illegible] کرتا ہے ارشادات نبوی ﷺ پر غور کرنے سے یہہ واضح ہو جاتا
ہے کہ یہہ ارشادات معاشی [illegible] مصالح پر مشتمل اور مبنی ہیں قرآن میں حکم ہے کہ دوسرے
کے مکان میں بغیر اجازت اور اطلاع [illegible] ایک شخص کسی سوراخ سے آنحضرت ﷺ کے مکان
میں جھانک رہا تھا آپ ﷺ نے اوس [illegible] فرمایا اور [illegible] تھا کہ [illegible] اسلئے قرآن میں
دیا گیا ہے کہ کوئی شخص بلا اطلاع مکان میں داخل ہو جاوے تو نہ معلوم صاحب خانہ پر کس حالت
میں اوس کی نظر پڑے پھر [illegible] ہو سکتا ہے اس حدیث سے یہہ اجتہاد کیا جانے
لگا کہ جیسی حکم شرعی کی علت [illegible] تو حکم شرعی صرف مخصوص الفاظ اور امور
و نص پر منحصر نہیں رہتا بلکہ [illegible] علت کا تحقق [illegible] بشرطیکہ [illegible] سوانع وہیں حکم ثابت
ہو جائیگا اس سے بھی [illegible] واقعہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو ایک مرتبہ حکم دیا
کہ کوئی تم سے نماز عصر بنی قریظہ پہونچنے سے پہلے نہ پڑھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم روانہ ہوئے مگر
راستہ میں اندیشہ ہوا کہ وہاں پہونچتے پہونچتے عصر کا وقت فوت ہو جائیگا۔ ایک جماعت نے ظاہر
حدیث پر عمل کیا اور بنی قریظہ پہونچکر نماز قضا کی لیکن فقہا صحابہ رض نے فرمایا کہ آخر حضور صلعم
کے ارشاد کی علت کیا ہے آپ کا مقصد یہہ نہیں تھا کہ نماز قضا کریں منشاء مبارک یہہ تھا کہ اتنی
تیزی سے چلیں کہ وہاں پہونچکر نماز پڑھنے کی نوبت آئے۔ مندرجہ بالا نظائر کے سن لینے کے بعد
اون نصوص شرعیہ کی موجودگی میں جو ہم مستورات کے باہر نکلنے کے متعلق پہلے پیش کر چکے ہیں کیا
کوئی عقلمند یہہ کہنے کی جرات کر سکتا ہے کہ جو علماء و فقہا مختلف اقوام کے احوال پر نظر کر کے
مسئلہ حجاب میں بظاہر کچھہ تشدد برت رہے ہیں وہ منشاء نبوی وَبُيُوتُهُنَّ خَيْرٌ لَهُنَّ

کو پورا نہیں کر رہے ہیں بیشک حضورؐ نے صاف لفظوں میں یہہ نہیں فرمایا کہ عورتوں کو
کسی حالت میں بھی گھر سے مت نکلنے دو لیکن اس نکلنے پر جو قیود اور شروط عائد کئے ہیں
اور اون سب کے بعد بھی بار بار آپنے جس طرح اپنی مرضی مبارک کا اظہار فرمایا ہے اون کا
سرسری مطالعہ ہی ہمارے دل میں یہہ یقین پیدا کر سکتا ہے کہ حضور صلعم اوس جماعت
کے جو عورتوں کو باہر نکلنے کی ترغیب دے رہی ہے ہرگز حامی نہیں ہو سکتے۔ حضورؐ کے ایک
ایک لفظ اور ہر ہر فقرہ سے یہی مترشح ہوتا ہے کہ اگر آپ مستورات کو بہت سی قیود کی رعایت
کے باوجود گو زبان مبارک سے تصریحاً روکنا نہیں چاہتے تھے مگر آنحضرت صلعم کا منشا یہہ پایا جاتا
ہے کہ خود مستورات آپؐ کے مرضی مبارک پر مطلع ہو کر باہر نکلنے سے رک جائیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ
حضرت صلعم کے منشا کو پا چکے تھے۔ اپنے محترم بیوی عائکہ بنت زید جو مسجد میں جا کر نماز پڑھنے پر مصر
تھیں اور حضرت عمرؓ کو یہہ ناگوار تھا آپ اون کو گاہ بگاہ اس کی کراہت پر مطلع کیا کرتے تھے
حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ جو نسوانی مسئلوں کے نکات کو اسرار شریعت کے رو سے زیادہ سمجھتی
تھیں حضور انورؐ کے وفات کے بعد اس کا اعلان فرما دیا کہ اگر آج حضور انورؐ عورتوں کی حالت
کو ملاحظہ فرماتے تو بنی اسرائیل کی عورتوں کی طرح مسلمانوں کی عورتوں کو بھی باہر نکلنے سے صاف
طور پر منع فرما دیتے، ان نصوص شرعیہ پر غور کر کے موجودہ دور کے مسلمانان بتلا دیں کہ
اگر حضور صلعم اس دور میں جلوہ افروز ہوتے تو عورتوں کے پردے کے متعلق اور کیا کیا قیود عاید
نہ فرماتے، ہمارے مسلمان بھائیوں کو مغربی خیالات اور طریقے اس لئے مرغوب ہونے لگے ہیں
کہ قوت روحانی جو عبادات سے انسان میں پیدا ہوتی ہے اور جو خواہشات نفسانی کو اعتدال
پر رکھنے کے لئے بڑی ضروری ہے اور دینی تعلیم سے مبرا رہنے کی وجہ سے قوت روحانی اون
میں مفقود ہے، اگر غور سے مشاہدہ کر کے تجربہ کا نوٹ کرلیں تو انہیں تسلیم کرنا پڑے گا۔
کہ پردہ داری کو مسلمان بڑی بڑی مصلحتوں پر مبنی رکھتا ہے۔ مسلمان کی غیرت اسبات کو کبھی
گوارہ نہیں کرے گی کہ ہمارے مستورات عوام میں بے حجابی سے چلیں پھریں خدا نے صنف نازک

ہیں قدرتاً حیا کا حصہ زیادہ ودیعت کیا ہے وہ اپنے لوگوں میں کبھی بے حجابی کو روا نہیں رکھتیں اگر خود غرضی سے مرد عورتوں کو بے پردہ کرنا چاہیں تو ہمارے سامنے مغرب کے کل ممالک اور امریکہ کے نسائی دنیا کے حالات موجود ہیں اون سے سبق حاصل کریں، اگر جبلت بدل گئی ہو تو ہمارے مشورہ پر کاربند ہو کر عبادات کے طرف رجوع ہو جائے اپھر ہم تبلادیں گے کہ آپ مستورات کو بے حیابانہ گھر سے باہر نکلنے کی اجازت دیں گے یا نہیں جس مسئلہ پر مسلمانوں کو غور و تامل کرنا ہو قرآن اور احادیث سے تمسک کر کے اپنا اطمینان کرلیا کریں۔

ظل سبحانی کی نظم پردہ پر

جہاں شرم و حیا، کا کال ہے بیکار ہے پردہ
کھٹکتا اُن کی آنکھوں میں مثال خار ہے پردہ

نگاہ بد کی چل سکتی نہیں کچھ سامنے اس کے
اگر شر ہو بہت کچھ جب بھی ذمہ دار ہے پردہ

حقیقت میں اٹھا سکتی نہیں طاقت کوئی اسکو
بقائے عفت و عصمت کا پُر اسرار ہے پردہ

جو نادانی سے کہتے ہیں کہ پردا ہو نہیں سکتا
حیا کہتی ہے یہہ اُن سے کہ کیا دشوار ہے پردہ

جو خوگر بے حیائی کے ہیں کچھ حاجت نہیں ان کو
ہر ایک پردہ نشیں کے واسطے درکار ہے پردہ

بسر کرتے ہیں اپنی زندگی جو رہ کے گوشہ میں
جو سچ پوچھو تو ان کا مونس و غمخوار ہے پردہ

نہوں یاجوج و ماجوج اسکے درپے کہدو اے عثمان
نہ چاٹا جائے گا وہ آہنی دیوار ہے پردہ

فعتبروا یا اولی الابصار

زندہ باد شاہ عثمان الحصفی۔ آمین

علماء اور مشائخین کو اسلام نے دعوت اور تبلیغ کے متعلق جو ہدایات دیئے ہیں وہ قارئین کرام کے خدمت میں پیش کیئے جاتے ہیں عام طور پر مسلمان ان دونوں فرقوں سے اپنا جائز حق حاصل کرنے میں ہرگز کوتاہی نہ فرمادیں۔

تبلیغ و دعوت۔ سورہ بقر کی آئیتیں رکوع ۱۸ (

(۱۵۹) ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینٰت والھدیٰ من بعد ما بینٰہ للناس فی الکتاب اولٰئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللٰعنون ۝ (۱۶۰) الا الذین تابوا واصلحوا وبینوا فاولٰئک اتوب علیھم وانا التواب الرحیم ۝ (۱۶۱) ان الذین کفروا وماتوا وھم کفار اولٰئک علیھم لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین ۝ (۱۶۲) خٰلدین فیھا لا یخفف عنھم العذاب ولا ھم ینظرون ۝

وہ لوگ جو ان صاف حکموں اور ہدایت کی باتوں کو چھپاتے ہیں بعد اس کے ہم نے انہیں نازل کیا اور کتاب میں لوگوں کو صاف صاف سمجھا دیا ان پر خدا لعنت کرتا ہے اور سب لعنت کرنیوالے بھی ان پر لعنت بھیجتے ہیں مگر جن لوگوں نے توبہ کی اور اپنی حالت درست کر لی اور صاف صاف بیان کر دیا تو ان کی توبہ ہم قبول کرتے ہیں اور ہم بڑے توبہ قبول کرنیوالے مہربان ہیں۔ البتہ جن لوگوں نے انکار کیا اور انکار ہی کی حالت میں مر گئے تو ان پر خدا کی لعنت اور فرشتوں اور آدمیوں کی سب کی۔ وہ ہمیشہ اسی لعنت ہی میں رہیں گے۔ نہ تو ان سے عذاب ہی ہلکا کیا جائیگا اور نہ ان کو مہلت دیجائے گی۔

یہہ وہ اخلاق ہیں جن کو ہر مذہب وملت میں تسلیم کیا جاتا ہے کتاب الٰہی میں ان کے بیان کرنے کا مقصد یہی ہے کہ ان کی نشر واشاعت ہو، اور لوگ ان سے فائدہ حاصل کریں، مگر جو ان کی تبلیغ و دعوت سے گریز کرتے ہیں۔ ان کی مثال اس شخص کی ہے جو جنگل میں پانی کے ایک شیریں چشمہ پر قابض ہے مگر نہ تو انسان کی تشنہ لبی کو دور کرتا ہے، اور نہ کسی جانور کو اپنی پیاس بجھانے دیتا ہے، ایسے شخص پر زمین وآسمان کی ہر چیز لعنت کرے گی۔ یہی حال ان ارباب علم کا ہوگا جو اپنے علم کو چھپاتے ہیں۔ حالانکہ ان سے وعدہ لیا گیا تھا کہ وہ اس کی نشر واشاعت میں مصروف ہو جائیں گے اہل کتاب کی سب سے بڑی خرابی یہی تھی کہ وہ دعوت وارشاد کے فرض کو ترک کر چکے تھے۔ واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتٰب

لتبیننہ للناس ولا تکتمونہ فنبذوہ وراء ظھورھم واشتروا بہ ثمنا قلیلا فبئس مایشترون (۳: ۱۸۷) شارع علیہ السلام کو یہی حکم دیا گیا۔ وانذر عشیرتک الاقربین اور قم فانذر و ربک فکبر قرآن کا نزول اسی لئے ہوا کہ اس کی نشرو اشاعت ہو۔ واوحی الی ھذا القرآن لانذرکم بہ ومن بلغ مجھ پر یہ قرآن اتارا گیا ہے کہ اسکے ذریعہ سے میں تمہیں اور جسے اس کی خبر پہونچے اوسے ڈراؤں۔ (۶: ۱۹) رسول کو لسان الٰہی نے ان الفاظ میں خطاب کیا۔ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ (۵: ۶۷) اے رسول! تیرے رب نے جو حکم تجھ پر اتارا ہے وہ لوگوں تک پہونچا دے۔ تو نے ایسا نہیں کیا تو اوس کا پیغام تو نے نہ پہونچایا۔ ان تمام آیات سے معلوم ہوا کہ تبلیغ و دعوت رسول اور اس کے جانشینوں کا فرض ہے۔ مگر جو اس مقصد حیات کو ترک کر دیں گے۔ وہ اللہ کی رحمت سے دور ہو جائیں گے۔ ملائکۃ الرحمٰن سے دوری نصیب ہوگی۔ اور اس طرح خیر و صلاح سے ایک قلم الگ ہو جائیں گے کیونکہ نیکی کا الہام فرشتوں ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔ اور عام لوگوں کے دلوں میں ان کے لئے بغض و عداوت کے جذبات پیدا ہونگے۔

امت مسلمہ کے علماء و مشائخ ان آیات میں درس و تفکر سے کام لیں کہ تبلیغ و دعوت پر کتنا زور دیا گیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ وما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینھم الا نزلت علیھم السکینۃ وغشیتھم الرحمۃ وحفتھم الملائکۃ وذکرھم اللہ فی من عندہ اور جب ایک قوم مسجد میں اس لئے آتی ہے کہ قرآن حکیم کی تلاوت کرے اور اس کے درس و افتاء کو اختیار کرے تو اس پر اللہ کی سکینت و رحمت نازل ہوتی ہے۔ ملائکہ اپنی خیر و برکت میں انہیں لے لیتے ہیں اور ملاء اعلیٰ میں ان کا ذکر ہوتا ہے ترمذی ابن مسعود سے اور دارمی نے ابو درداء سے روایت کی کہ نضر اللہ امرء ا سمع منا شیئا فبلغہ کما سمعہ

نُضِرَ مبلّغ اوعی لہ من سامع، خدا اس شخص کو خوش رکھے جس نے ہم سے کچھ سنا، اور اس کی پوری پوری اشاعت کی۔ اس لئے کہ بہت سے سننے والے داعی سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں۔ اور وہ زیادہ نفع حاصل کرتے ہیں، دارمی نے حسن سے مرسلاً روایت کیا ہے کہ: من جاءہ الموت وھو یطلب العلم لیحیی بہ الاسلام فبینہ وبین النبیین درجۃ واحدۃ فی الجنۃ، جو شخص اس حال میں مر گیا کہ احیاء و تجدید ملت کے لئے علم دین حاصل کر رہا تھا تو اس میں اور نبیوں میں درجات کے اعتبار سے جنت میں صرف ایک ہی درجہ کا فرق ہوگا، ایک روایت میں ہے کہ آپ کے سامنے بنی اسرائیل کے دو شخصوں کا ذکر کیا گیا ایک وہ تھا جو صرف فرائض نماز ہی ادا کرتا اور باقی تمام وقت تبلیغ و دعوت میں صرف کرتا اور دوسرا صائم الدہر اور قائم اللیل تھا۔ لوگوں نے آپ سے دریافت کیا کہ ان دونوں میں سے افضل کون ہے۔ آپ نے فرمایا، فضل ھذا العالم الذی یصلی المکتوبۃ ثم یجلس فیعلم الناس الخیر علی العابد الذی یصوم النھار ویقوم اللیل کفضلی علی ادناکم، وہ عالم جو فرض نماز پڑھنے کے بعد لوگوں کی تعلیم میں مصروف ہوتا ہے اس عابد کے مقابلے میں جو صائم الدہر اور قائم اللیل ہے۔ ایسا ہی بزرگی اور شرافت میں اعلیٰ ہے۔ جیسے میری فضیلت و برتری تم میں سے ادنیٰ ترین پر ہے۔ عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مسجد میں گئے تو دیکھا دو گروہ ہیں۔ فرمایا دونوں نیکی میں مصروف ہیں۔ مگر ایک دوسرے سے افضل ہے۔ جو لوگ اللہ کے ذکر میں مصروف ہیں۔ اور اس کی طرف توبہ و انابت کر رہے ہیں۔ خدا کی مرضی پر موقوف ہے۔ انہیں کچھ نوازش کرے یا کچھ بھی نہ دے۔ واما ھؤلاء فیتعلمون الفقہ او العلم ویعلمون الجاھل فھم افضل مگر یہ لوگ دوسروں کو فقہ یا علم کی باتیں سکھاتے ہیں۔ اور جاہلوں کو تعلیم دیتے ہیں۔ یہ ان سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ پھر فرمایا انما بعثت معلما ثم جلس فیھم کہ میں تو معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں، اور انہی کے درمیان بیٹھ گئے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ابوبکر بن حزم، مدینہ کے قاضی کو لکھا:

انظروا ما کان من حدیث رسول اللہ | دیکھو جو آپ کی حدیثیں تمہیں ملیں ان کو لکھ لو کیونکہ

صلی اللہ علیہ وسلم فاکتبہ فانی خفت
دروس العلم وذھاب العلماء ولا تقبل
الا الحدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ولیفشوا العلم ولیجلسوا حتی یعلم من
لا یعلم فان العلم لا یھلک حتی یکون سرا۔

مجھے علم دین کے مٹنے اور علما کے چل بسنے کا خوف
ہے۔ اور صرف حدیث ہی قبول کرنا کسی اور کا قول
نہ ہو۔ علماء کا فرض ہے کہ وہ اشاعت علم میں
مصروف ہوں، تعلیم دینے میں لگ جائیں تاکہ
جاہل علم حاصل کرلیں۔ اس لئے کہ جہاں علم پوشیدہ ہوا اور وہ ضائع ہوگیا

علماء کا فرض تو یہی تھا کہ وہ اپنی تمام عمر اسی فرض جلیل میں صرف کرتے۔ مگر ان بدبختان ملت نے
کتاب وسنت کی ان تصریحات کی پروانہ کی اور علم کو چھپانا شروع کردیا۔ اور اب تو دعوت وارشاد میں ایک
عالم بھی مصروف نہیں۔ فیا للاسف ویا للعار کیا ان علماء سوء کو یاد نہ رہا کہ من سئل عن علم فکتمہ الجمہ
اللہ یوم القیمۃ بلجام من نار جس عالم سے کوئی بات دریافت کی گئی اور باوجود جاننے کے اس نے بتانے سے
گریز کیا تو قیامت کے روز اللہ تعالی اس کے منہ میں آگ کی لگام ڈالیگا۔ بیشک اس صادق ومصدق
نے سچ فرمایا تھا کہ الا ان شر الشر شرار العلماء کہ بدترین خلائق اور شر البریہ یہی عالم ہیں۔ جو
اپنے علم کی نشر واشاعت سے غافل ہیں۔ بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت علی علیہ السلام سے روایت
کی کہ علماء ھم شر من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود اس آسمان
کی چھت کے نیچے جو کچھ ہے، اس میں بدترین یہی علماء ہیں کہ یہی فتنہ وفساد کے بانی ہونگے، اور پھر انہی
پر ہر قسم کی مصیبت نازل ہوگئی۔

علامہ ابن تیمیہ اپنی کتاب مدارج السالکین میں اسی تبلیغ ودعوۃ کی حقیقت پر ان الفاظ
میں روشنی ڈالتے ہیں۔

المرتبۃ السادسۃ مرتبۃ البیان
العام وھو تبیین الحق وتمییزہ من الباطل
بادلتہ وشواھدہ واعلامہ بحیث
یصیر مشھودا للقلب کشھود العین للمرئیات

چھٹے درجے میں بیان عام کا شمار ہوگا جس کا منشاء یہ ہے
کہ دلائل وبراہین اور شواہد واعلام کے ذریعہ حق وباطل
میں ایسی تمیز کردیجائے کہ قلب ان میں ایسے ہی فرق و
امتیاز کرسکے جیسے آنکھ، اسی تبلیغ وارشاد کے بعد اللہ کی

وھذہ المرتبة هي حجة الله على خلقه التي لا يعذب احدا ولا يقصد الا بعد وصوله اليه وهذا البيان هو الذي بعثت به الرسل وجعل اليهم والى العلماء بعدهم وبعد ذالك يضل الله من يشاء۔

حجت قایم ہوتی ہے، اور اسی سے انکار وحجود وعذاب کا باعث ہوتا ہے۔ اسی کی خاطر انبیاء کی بعثت ہوئی اور یہی فرض کیے بعد دیگرے علمائے امت کے ذمہ عاید ہوتا رہا۔

حضرت شاہ ولی اللہ اپنی عدیم النظیر کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

اما المجازات بالوجه الرابع فلا تكون الا بعد بعثة الانبياء وكشف الشبهة وصحة التبليغ ليهلك من هلك عن بينة ويحيي من حي عن بينة

مجازات کی چوتھی صورت یہ ہے کہ انبیاء مبعوث ہوں، مخالفین کے شبہات دور کئے جائیں صحیح معنی میں تبلیغ ہو تاکہ جو ہلاک ہو تو حجت قائم ہونے کے بعد اور جو زندہ رہے وہ دلائل و براہین سے اطمینان حاصل کر کے۔

اس وقت ہمارے عالموں کی جو حالت ہے وہ صاف بتا رہی ہے کہ ان میں یہودیوں کی مغضوبیت اور نصاریٰ کی ضلالت آچکی ہے۔ کتاب اللہ ان کے وراء ظهورهم ہے۔ فويل لهم ثم ويل لهم۔

قل اي شيء اكبر شهادة قل الله شهيد بيني وبينكم واوحي الي هذا القرآن لانذركم به ومن بلغ ط ائنكم لتشهدون ان مع الله آلهة اخرى قل لا اشهد ج قل انما هو اله واحد وانني بريء مما تشركون ٥

سورہ انعام رکوع (۲) ترجمہ (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) آپ پوچھئے کس کی گواہی بڑی معتبر ہے۔ کہدو مجھ میں اور تم میں اللہ گواہ ہے اور میری طرف یہ قرآن وحی کے ذریعہ اس لئے نازل ہوا ہے کہ اس سے تم کو اور جس کو یہ پہونچے اس کو بھی ڈراؤں کیا۔ تم اس بات کی گواہی دے سکتے ہو کیا اللہ کے ساتھ اور بھی معبود ہیں کہدو کہ میں تو اس بات کی گواہی دے نہیں سکتا۔ کہدو کہ وہ تو صرف ایک معبود ہے اور میں تمھارے شرک کرنے سے بے زار ہوں۔

مفسرین نے اس آیت کی یہ تشریح کی ہے کہ ملک عرب کے سوائے اور ملک والے جو حضور مقبول صلعم تک نہیں پہونچے اور وہ لوگ جو آئندہ پیدا ہونے والے تھے اون پر بھی اس آیت کا اطلاق ہوتا ہے۔ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ ابن ابی حاتم نے ومن بلغ کی تفسیر میں محمد بن کعب سے نقل کی ہے کہ جس شخص کے پاس قرآن پہونچا گو یا اس نے نبی کو دیکھا۔ اور حضور صلعم سے باتیں کیں اور عبدالرزاق نے قتادہ سے نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا پیغام پہونچاؤ جس کو ایک آیت بھی کتاب اللہ کی پہونچی۔ اوس کو اللہ کا حکم پہونچ گیا۔

ربیع بن انس کا قول ہے کہ جو شخص رسول اللہ کا امتی ہو اوس پر حق ہے کہ اس طرح حق کی دعوت کرے جس طرح رسول صلعم کرتے تھے۔ اور اوس سے ڈراوے جس سے رسول صلعم ڈراتے تھے۔ سورہ یوسف رکوع (۱) اور سورہ رعد رکوع (۵) کے رو سے ہر ذی علم مسلمان پر فرض کفایہ ہے کہ وہ قرآن پاک کی اپنے قوم کو تعلیم دے۔

حضرت غوث پاک رح نے تصوف کی حسب ذیل تعریف فرمائی ہے۔

"قالب کی تمام کدورتوں سے قلب کو صاف کرنے کا نام تصوف ہے۔"

حضرت غوث پاک رح مسلمانوں کو یہ نصیحت فرما گئے کہ گناہوں سے بچتے رہو۔ خدا اور رسول کی وفاداری کیا کرو۔ کتاب اللہ اور سنت پر عمل کرو۔ اور ہر وقت توبہ کرتے رہو۔ حضرت سلطان الہند غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ۔ اور خواجگان چشت مثلاً حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رح اور حضرت زرزری بخش برہان الدین اولیاء رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بزرگان نقش بندیہ اور سہروردیہ کے حالات کے مطالعہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ بزرگ اور مقدس ہستیاں علم شریعت و طریقت دونوں علوم کی تربیت و تعلیم مدتوں فرماتے رہے۔ اور جب کبھی اسلام میں ضعف آیا۔ انہیں میں کا ایک مجدد اٹھ کھڑا ہوا اور مسلمانوں کو دینی و روحانی تعلیم سے اس قابل کر دیا کہ وہ صراط مستقیم پر چلنے کے قابل ہوگئے۔ جو بزرگ ہستیاں خاک دو یار حیدرآباد میں آسودہ ہیں۔ اون کے حالات و تذکروں سے بھی اسبات کا پتہ چلتا ہے کہ علوم شریعت و طریقت کی اشاعت

میں وہ اپنی عمریں صرف کردئے۔ یہ انہیں بزرگوں کے فیوض کا طفیل ہے کہ اسلام جس حالت میں بھی اس وقت ہو مگر زندہ تو ہے موجودہ دور میں اگرچہ مسلمان کلمہ تو پڑھتے ہیں۔ اور مسلمان بھی کہلاتے ہیں۔ مگر زیادہ سے زیادہ اس وقت ہمارے اسلام کی نشانی۔ اسلامی نسل۔ اسلامی نام دو عیدیں۔ محرم۔ شب برات یا کبھی کبھی مسجدوں میں چلے جانا ہے یہ چیزیں تو شعار اسلام ہیں مگر مذہب کا جزُ اعظم مذہبی غیرت اور ملّی حمیّت اور خودداری تھی۔ اوس کا نام تک نہیں رہا۔ اس کی وجہ اس کے سوائے اور کیا ہوسکتی ہے کہ علماء اور مشائخین اپنے فرائض سے غفلت برتنے لگے۔ مغرب گردی نے نصاب تعلیم سے دینیات کو نکال باہر کیا۔ جس کے باعث علوم اسلامی کے عالم بننا غیر ممکن سا ہو گیا ہے اور موجودہ دور میں اون کی کساد بازاری جیسی کچھ ہے وہ ظاہر ہے۔

دنیاوی علوم کے فارغ التحصیل ہزارہا گراجویٹ جن کے نام کے ساتھ بی۔اے۔ ایم۔اے + بی ایس سی + ایم۔ ایس۔ سی + پی ایچ۔ ڈی + ایل۔ ایل۔ ڈی وغیرہ وغیرہ فضیلتوں کے ڈگریاں ہوتے ہیں اور جن کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ یہ علوم مادیات کے فاضل تو ہوتے ہیں مگر رزق کی تنگی سے تنگ آگئے ہیں۔ اون کے نصاب تعلیم سے شعبہ دینیات نکال لیا جانیکی وجہ مذہبی معاملات سے ایسے بے خبر اور لاپروا ہیں کہ نماز کے سے اہم فرض کو جس کے نسبت شارع علیہ السلام نے کفر اور اسلام کی حد فرمایا ہے اور قرآن میں جس کے نسبت تقریباً چھ سو سے زیادہ مقامات پر نماز پڑھنے کی تاکید آئی ہے چنانچہ سورہ احزاب رکوع (۹) میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ کہ نماز کو انسان کے پاس بطور امانت رکھا ہوں۔ پس انسان کو چاہئے کہ نماز میں خیانت نہ کرے۔ مگر دنیاوی علوم کے عالم اس اہم فریضہ کو جسمانی ورزش پر محمول کر کے اس کا معاوضہ جہاں قدمی ٹینس۔ کرکٹ فٹبال اور ہاکی، کھیل کود کو قایم کرلیا۔ واضح باد کہ یہ حضرات نماز سے کتنا ہی گریز کریں مگر موت ان کو جنازہ میں چار پیادوں کے حراست میں مقید کر کے نماز جنازہ کے لئے نمازیوں کے ضرور سپرد کرکے رہے گی۔

عیدین کے نماز میں نیت اور تکبیرات کے موقع پر ایسے حضرات کی جو کچھ حالت رہتی ہے اوس کا

مشاہدہ فرمالیا جائے۔ نماز مسبوق وغیرہ مسائلِ نماز روزہ۔ زکوٰۃ و حج کی جو پنج ارکان اسلام ہیں۔ ان میں بھی ناواقفیت کی وجہ لالے پڑ جاتے ہیں۔

آپ بیتی

حسب رواج خاندانی بسم اللہ خوانی کے ساتھ ہی مجھے محلہ کے مکتب میں بٹھا دیا گیا ختم قرآن شریف پر میرے سرپرستوں میں یہ مشورہ ہوا کہ دینیات کے مدرسہ میں نصاب تعلیم کی ہر ایک کتاب کو شرح وبسط کے ساتھ شروع سے آخر تک پڑھنا پڑتا ہے۔ اس سے کم عمر بچے کے دماغ پر بوجھ پڑتا ہے۔ اور وقت بھی زیادہ صرف ہوتا ہے۔ انگریزی اسکول میں جہاں اصل کتاب کے خلاصوں کی تعلیم ہوتی ہے۔ میرا شریک کیا جانا مناسب ہے۔ اس میں یہ بھی ایک فائدہ ہے کہ رفتار زمانہ کے لحاظ سے آئندہ چل کر حصول معاش کا بھی کوئی احتمال نہیں رہے گا۔ غرضکہ میں محلہ کے انگریزی اسکول میں جہاں زیادہ تر عیسائی مدرس اور مدارس کے ہندو تعلیم یافتہ جو زبان اردو سے نابلد تھے۔ میں شریک کرادیا گیا۔ چار سال پرائمری تعلیم رہی دو سال بعد میں مڈل پاس کہلایا گیا۔ دو سال اور تعلیم جاری رکھکر آٹھ سال کی مدت میں میں میٹریکیولیٹ ہوا۔ اسی اثناء میں خلاصوں کی تعلیم نے میرے خیالات میں نئی روشنی کا بھرمار کردیا۔ میرے خیال میں یہ آیا کہ انگریزی دماغ کا اعلان عوام میں اس وقت تک ہو نہیں سکتا۔ جب تک میں اپنے لباس اور طرز معاشرت میں خلاصوں کو داخل نہ کروں۔ چنانچہ لانبی شیروانی کا خلاصہ کمر برابر کوٹ ڈھیلے پائچوں کے پاجامے کا خلاصہ نیکر (چڈی) کندھے کے رومال کا خلاصہ جیبی دستی۔ اور حفظان صحت کی رو سے داڑھی کا صفایا کردینا جو مغربی خیالات کا نچوڑ تھا۔ اس پر اتر آیا جہاں بیمار پڑا طبیبوں کے قدح کے قدح نگلنے کی تکلیف سے بچنے کے لئے دوائیوں کا خلاصہ جو روح کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اس کا استعمال شروع کردیا۔ خلاصوں کا سلسلہ اگر گنوایا جائے تو گدھے کو بھی گھوڑے کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں۔

ہائی اسکول کی تعلیم سے فارغ ہو کر آئندہ کے دنیوی بہبود کے خیال سے علیگڑھ کالج میں شریک ہوا۔ جہاں مشرق و مغرب کے طرز معاشرت خیالات اور تعلیم حاصل کرنے کے لئے ان دنون ہندوستانی مسلمانوں کے لئے واحد ادارہ تھا۔ کالج کے ماحول کا مجھ پر رنگ چڑھنے لگا۔ رسالۂ تہذیب اخلاق کے مطالعہ سے وجود افلاک اور معجزہ اور ملائکہ وغیرہ دقیانوسی اصلاحی خیالات میں جدید تعلیم نے اتنا دخل دیا کہ میں اچھا خاصہ نیچرل مسلمان بن گیا۔

تعطیلات میں جب مین گھر آیا میرے آزاد خیالی اور نام و نمود کی مذہبی روش سے دقیانوسی پرانے روشنی والے بڑے بوڑھے حیران رہ گئے۔ طوعاً و کرہاً مجھے تعطیلات کے اختتام پر علیگڑھ جانے کی اجازت دے دی گئی۔ ناقابل برداشت تعلیمی مصارف معلوم نہیں اور کیا کیا وجوہات تھے۔ جن کے باعث میرے سرپرست مجھے واپس بلالینے پر مجبور ہوئے میں بہت رد و قدح کے بعد کالج کی تعلیم کو نامکمل حالت میں چھوڑ کر بادلِ ناخواستہ واپس آیا۔ میرے ساتھ مغربی علوم کے کتابوں کا بڑا بھاری ذخیرہ تھا۔ مگر قسم کھانے کے لئے بھی میں نے کشف الخلاصہ کی سی مختصر دینی کتاب کو بھی اپنے کتب خانہ میں جگہ نہیں دے سکتا تھا۔ اس کی وجہ صاف یہ تھی کہ نصاب تعلیم سے دینیات خارج کر دئے گئے تھے۔ اور نیز عام طور پر مسلمانوں میں مذہبی تعلیم کا حصر محض گھر کے لوگوں کی تقلید پر تھا۔ گھر واپس ہونے کے بعد میں مڈیکل کالج میں شریک ہو گیا۔ مگر کالج مذکور کے اوس وقت کے اساتذہ کے مطلق العنانی نے میری خودداری کو جو علیگڈھ کالج کی تعلیم نے مجھ میں پیدا کر دی تھی۔ بُرا صدمہ پہونچایا میں مڈیسن کی تعلیم ترک کر کے ذریعہ معاش پیدا کرنے کی فکروں میں الجھ گیا۔ میری تعلیم کا سرمایہ صرف سرکاری محکمہ جات کے ملازمت کی کفالت کے سوائے مجھے اور کسی کام کا نہیں رکھا تھا۔ مجھے اطلاع ملی کہ سررشتہ ٹپہ سرکار عالی میں چند جائدادیں ماموطلب ہیں۔ اور انگریزی دانوں کو ترجیح دی جارہی ہے۔ میں سوٹ بوٹ سے مڈریس ہو کر جناب ناظم صاحب ٹپہ سے جو یورپین نژاد تھے ملنے کے لئے گھر سے چلنے لگا تو خیال آیا کہ جنٹلمن ثابت کرنے کے لئے ملاقاتی سکارڈ بھی ساتھ رکھ لوں مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ میں ناظم صاحب ٹپہ کے لئے اجنبی ہوں۔ تعارف کے لئے اگر کوئی

خصوصیت ہوتی تو بڑا کام نکلتا۔ خصوصاً تعلیم کی فضیلتوں کا اپنے نام کے ساتھ دم چھلہ ہوتا تو اکسیر کا کام دیتا۔ اور لیاقت کا رعب جما دیتا۔ افسوس کہ کالج کی ناتمام تعلیم نے میرے لئے بڑی رکاوٹ پیدا کردی ہے۔ بہ امر مجبوری میں کارڈ پر اپنے نام کا خلاصہ ایس۔کے حسینی درج کرکے ناظم صاحب ٹپہ کے اجلاس پر پہونچ کر اپنے عرض حال کا خلاصہ پیش کیا۔ ناظم صاحب نے میرے کالج کی ناتمام تعلیم پر جب افسوس ظاہر فرمایا تو میں نے ظریفانہ کہا کہ اگر یونیورسٹی کی سند ہی معیار لیاقت خیال فرمائی جاتی ہے تو میں بھی تو یم۔پی اسکوائرڈ ہوں۔ یعنے حکومت نے مڈل اسکول اور میٹرک کے امتحانات کو مشروطی جو قرار دیا ہے اس کا سوائے اس کے اور کیا مطلب ہو سکتا ہے کہ سرکار کے پاس ایسے سند یافتہ کی لیاقت مستند ہے۔ اس میرے جواب الحق مراد کے صداقت سے ناظم صاحب محظوظ ہوئے۔ الحاصل میں دائرہ ملازمت میں اپنے کو جکڑ ادیا۔ میرا تقرر ضلع پر دورہ کی خدمت پر ہو گیا۔ گھر سے چلتے وقت گھر کے بڑے بوڑھوں نے نماز کی بڑی تاکید کی۔ خدمت کا جائزہ حاصل کرکے یا لو جو گھوڑے کا خلاصہ تھا۔ اس پر روانہ ہوا۔ اور بحالت دورہ پنجگانہ جاری رکھا۔ ایک روز اتفاق سے خیال آیا کہ سفری نماز میں قصر کا رواج ہے۔ مجھے بھی اس کی پابندی کرنا چاہیئے۔ چنانچہ اس روز ظہر اور عصر کے چار چار رکعتوں کی قصر نماز دو دو رکعتوں سے ادا کیا۔ مگر جوں جوں مغرب کے نماز کا وقت قریب ہوتا گیا۔ میں قصر کے مسئلہ کی اس الجھن میں پڑ گیا کہ چار کے تو دو رکعت قصر ہو گئے۔ تین رکعت کے قصر کا کیا طریقہ ہو گا۔ دماغ پر زور دیکر اس کا حل یوں کیا گیا کہ جب چار کی قصر دو ہوئی تو تین کی قصر ریاضی کے قانون کسرات کے لحاظ سے ڈیڑھ ہوتی ہے۔ پس مغرب کی قصر ڈیڑھ رکعت سے ادا کیجئے۔ اس پر ایک دقت اور یہ پیش آئی کہ ایک رکعت کے پڑھنے کا طریقہ تو معین ہے۔ آدھی رکعت کی ادائی کا کیا طریقہ ہونا چاہیئے۔ تفکر و تدبر سے یہ اجتہاد کیا گیا کہ قیام میں صرف سورہ فاتحہ۔ رکوع چھوڑ ایک سجدہ اور تشہد کے بعد ہی ایک سلام سے نماز سے نکل آؤں۔ اس طریقہ پر دورہ میں نماز مغرب کا قصر ادا کرتا رہا۔ جوں جوں میں نماز کا عادی ہوتا گیا۔ نماز میں ذوق پیدا ہونے لگا۔ اور میری طبیعت دینی معلومات کے حاصل کرنے کی طرف مائل ہونے لگی جب پنج ارکان اسلام کا جن کتب میں

علم تھا۔ اون سے افادہ کرنیکی نوبت آئی تو اس وقت معلوم ہوا کہ شارع علیہ السلام نے مغرب میں قصر نہیں رکھا ہے مسلمانوں کو عام طور پر اس کا تجربہ ہے کہ عیدین کی نماز کی نیت اور تکبیرات کے موقع پر کیسی گت بنتی ہے اسی قبیل سے اور بھی اصول اسلامی کی نابلدی عقائد اسلام میں تزلزل پیدا کرکے مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے نکال باہر کرنے کا موجب ہوتی ہے۔ دور حاضرہ میں دینی تعلیم کا انتظام نہیں ہے۔ قارئین کرام میرے عدم معلومات مذہبی کو اس مجبوری پر محمول فرما دیجئے۔ اور ضمناً یہی ہو تو پہلے عام طور پر مذہبی تعلیم کا ایسے پیمانہ پر انتظام فرمائیے کہ مسلمانوں کا بچہ بچہ اسلام کی تعلیمات سے بہرہ ور ہو جائے مسلمانوں کا پہلے اسلام کے معلومات سے سابقہ ڈالئے پھر رابطہ آپسے ہی آپ بڑھتا چلا جائیگا۔ اس کے بعد اگر غلطیات نظر آویں تو جی بھر کر ہنس لینا۔

ہاں علماء و مشائخین کا گروہ عدم ادائی فرائض تبلیغ اور دعوت سے عہدہ برا ہو نہیں سکتا۔ یہ حضرات محض دعوت و تبلیغ۔ رشد و ہدایات کے صلہ میں معاش کے جھگڑوں سے کافی سے بڑھ کر فارغ البال ہیں۔ توکل سے لبریز و خانہ نشین ہیں۔ ایک ایک کے حلقہ ارادت میں دہا سیکڑہ نہیں ہزاروں مریدوں کی تعداد ہے۔ مگر ان کے خانقاہیں بند اور اجڑے دیار ہو گئے ہیں۔ ان کے فرائض بعض کے نسبت کوئی پرسان اور نگران نہ ہونے کی وجہ فرصت کو غنیمت جان کر ذاتی علتوں سے گھر گئے ہیں۔ کاش کہ یہ صرف اپنے بزرگوں کی طرح علوم شریعت اور طریقیت کا منبع بنکر تبلیغ کرنا شروع کردیں یہ کام ان کے لئے کوئی مشکل امر بھی نہیں ہے۔ اس میں ہم خرما و ہم ثواب بھی ہے۔ پہلے مریدوں کے عملی زندگی کو شریعت سے جکڑ دیں اس سے مصداق (حدیث شریف) کہ "الدنیا مزرعۃ الآخرۃ" دنیا میں اچھے عمل کرتے ہوئے ان حضرات کے زیر نگرانی بہ یک کرشمہ دو کار" خود کی اور حضرت مرشد صاحب قبلہ کے ابدی زندگی کو بھی سنوارتے جائیں گے۔ اگر مرید شریعت کی پابندی نہیں کریگا تو اوس کا قلب زنگ آلود کا زنگ آلود رہے گا۔ بجلی گھر کے بھرے ہوئے خزانے کے ایجابی (پازیٹو) Positive سے لاکھ زنگ آلود مرید کے (نیگیٹیو) Negative سلبی کو ملانے کی کوشش کی جائے مگر (کرنٹ) current (شرارہ) پیدا ہی نہ ہوگا جس پتھر میں چنگاری کا مادہ نہو بھاری سے بھاری چیز سے وہ رگڑ کھایا تو کیا اوس میں سے شرارہ نکلنے کی توقع ہو سکتی ہے۔

جو بندہ خدا کا قائل ہو از روئے اسلام اوس پر اللہ کا حق اور مخلوق کے حقوق کی ذمہ داری بس یہ جانئے
کہ ایمان کے ساتھ ہی عاید ہو گئی۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ آج تو ہم ایمان لائے ہیں۔ سوچ سمجھکر اگر ہمارے
ضروریات سے بچ گیا تو بعد میں دوسروں کے حقوق کے ادائی کا وہ بھی صرف ارادہ کریں گے۔ دنیوی
عملی زندگی میں جب تک حقوق کی نگہداشت نہ کیجائیگی۔ اللہ سے رشتہ نہ جڑا ہے نہ جڑے گا۔
پھر مومن و مشرک و کافر میں کیا فرق رہ گیا۔ ایمان اس وقت کامل ہو گا جبکہ اوس پر عمل کیا جائے۔
قرآن میں آمنو کے ساتھ ہی عاملو آیا ہے۔ اگر بھرے ہوئے حوض سے فوارے چھوڑے بھی گئے تو
مندرجہ بالا حالت میں بقول ع گردگان بر گنبد است، کا مصداق ہو کر رہ سکیگا۔ صوفیان کرام جب
تک عوام کا ہاتھ نہ بٹائیں گے۔ اور میدان عمل میں آکر اپنے اپنے خانقاہوں کو درس و تدریس اور دعوت
وارشاد کا جولان گاہ نہیں بنائین گے۔ اسلام کی یہ شکستہ اور ڈوبتی ہوئی کشتی منجدھار سے نکلنے نہیں
پائیگی، خدا نے انہیں فارغ البال کیا ہے۔ ان کے اصل فرائض بھی یہی ہیں صرف احساس کی ضرورت
ہے مسلمان ان کے پیچھے پڑ کر اون سے اپنے جائز حقوق منوا کر حاصل کرنیکی کوشش کریں۔ ان حضرات سے
پہلو تہی کی بدگمانی بھی نہیں ہو سکتی۔ یہ حضرات بھی مغرب گردی کی لپیٹ سے مجبور ہو گئے ہیں خدا
کا شکر ہے کہ ابھی شریعت اسلام کا احترام اون کے بزرگوں کے قوت ایمانی اور روحانی کے طفیل سے
ان بزرگوں کے دلوں میں اب تک موجود ہے مگر زمانہ کی رفتار بتلا رہی ہے کہ ان کے خلف کیا کرینگے
اور کیا نہیں کریں گے۔ عراق کے مشہور رہنما عبدالمجید بدیع اپنے ذہنیت اور خیالات کی شعاعین نئی
روشنی کے دلدادگان پر گرا رہے ہیں۔ لباس کے متعلق تو فتویٰ دے چکے ہیں کہ اگر انسان زندہ
رہ سکتا ہے تو فقط شیروانی کے خلاصہ شارٹ کوٹ (Short coat) میں اور لانبے پائجامہ کا خلاصہ نکر (Necar) اور
اور چڈی میں رومال کا خلاصہ دیتی میں۔ حال ہی میں ایران کے سفیر متعینہ عراق نے اپنے قونصل خانہ
واقع بغداد میں بڑا جلسہ کیا تھا۔ کل حاضرین جلسہ کوٹ پتلون ہیٹ (Hat) اور نک ٹی و کلر سے
ملبوس تھے۔ سفیر صاحب نے تو یہ فتویٰ دے دیا کہ نماز پڑھتے وقت بھی ہیٹ اوڑھنا لابدی ہے
سعدی علیہ الرحمن بھی اس کی تائید فرما گئے ہیں۔ ع درویش صفت باش و کلاہ تتری دار۔

جو اصول معاشرت اسلام میں درج ہوئے ہیں جن کا ذکر سورہ فاتحہ سورہ بقر سورہ انعام اور سورہ بنی اسرائیل میں آیا ہے۔ اگر اون پر عمل زندگی رہیگا تو اون اخلاق کی ترویج ہوگی جس سے اعلیٰ سیرت بنے گی اور ان سے پرہیزگاری پیدا ہوگی اور مغرب گردی کے گران معاشرت اور تمدن کے بے وجہ بوجھ سے خلاصی پائینگے قرآن میں مصرف کو جو اخوان الشیاطین سے موسوم کیا گیا ہے اس سے علحدہ ہوکر انسان سادگی پسند ہو جائیگا۔ پس یہی صفت اسلامی درویش کی ہے۔ معاملات دنیا میں حقوق کی حفاظت کرلو پھر جا ہے جو لباس دل کو پسند آئے اوس کا استعمال کرو، صرف شرط یہ ہے کہ لباس آرام دہ ہو اور اس کا استعمال اصراف کے دائرہ میں داخل نہونے پائے ونیز سب سے بڑی بات اس میں یہ مضمر رہے کہ نصاریٰ یہودی اور کوئی مشرک یا کافر کے مشابہ نہ رہے۔ تاکہ اسلامی ہونیکا امتیاز باقی رہے۔ ایسے نازک وقت میں ہم ہمارے مشائخین کرام سے دست بستہ عرض کرتے ہیں کہ آپ صاحبین کے مریدوں کی تعداد ماشاء اللہ سے کم نہیں ہے۔ عام مسلمانوں پر نہایت آسانی کے ساتھ محیط ہوسکتے ہیں۔ مریض اسلام کو حیات بخشنا آپ کے لئے کوئی دشوار بات نہیں ہے آپ کے بزرگوں کے کارناموں میں تو غیر اقوام کو دائرہ اسلام میں لانا درج ہے۔ آپ صرف مریض اسلام کو زندہ رکھنے کی کوشش فرمایئے۔ مرشد کو اوس وقت مرشد کہا جا سکیگا۔ جبکہ وہ ارشاد کرے۔ گونگے مرشد کا غالباً اس وقت تک کوئی بھی مرید نہیں ہوا ہوگا۔ واضح رہے کہ قرآن مجید میں یہ آیت بھی ہے ان الارض یرثها عبادی الصالحون ان فی هذا لبلاغ لقوم عابدین۔ (زمین کے سلطنت کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے) دیکھئے اس آیت کریم میں صالحین اور عابدین کے لئے حکومتوں کا ایک وعدہ بشارت کے رنگ میں کیا گیا ہے۔ کیا حکومت اور بادشاہت سے کوئی اور شئی دنیا کے عناصر میں سے زیادہ بڑھ چڑھ کر ہوسکتی ہے۔ اس سے بڑھکر دنیا کا اطلاق اور کس سلسلہ پر ہوسکتا ہے۔ دنیا کے وارث صالحین ہوتے ہیں۔ یہ بھی واضح رہے کہ صالحین سے مراد وہ لوگ بھی ہیں جو مصالح ملکی اور نظم و نسق ملک میں ایک روشن دل و دماغ رکھتے ہوں اور جن کے انتظامات اور مصالح سے مخلوق خدا کو اور رعایا و برایا کو امن آسائش نصیب ہو۔

کیونکہ جب ملک میں امن و آمان نہ رہے گا تو مذہبی عقاید کی پابندی اور رسوم کی ادائی نہ ہوسکیگی۔
فتنہ و فساد کے پریشانیوں سے عبادات کا موقع نہیں ملیگا۔ امن قائم رکھنا رعایا کے حیات زندگی
کو راحت بخش اور خوشگوار بنانا اولوالامر کے فرائض میں داخل ہے۔ تاریخ اسلام اس کی شاہد ہے
کہ مسلمانوں میں کئی بادشاہ زاہد صالح اور عابد گذرے اون کے حکومت کے زمانہ کے امن سے اس کا
پتہ چلتا ہے کہ وہ اسلامی اصول پر کاربند رہکر سلطنت کے معاملات کو انجام دیتے رہے۔ جن
بادشاہان اسلامی کے نام شہرت عام کے لحاظ سے تاریخ اسلام میں آئے ہیں اور اون کے دور حکومت کے
حالات میں یہ ضرور دیکھا جاتا ہے کہ وہ علم پرور تھے۔ اور دینیات اسلام کے اشاعت کے لئے بڑے بڑے
ادارے ملک بھر میں کھول رکھے تھے۔ اور اون کے دور حکومت کے مسلمانان اپنے مذہب کے معلومات سے
کافی طور پر بہرہ ور تھے۔ آج بھی کوئی بیدر شریف کو جاکر دیکھلے۔ محمود گاوان کے دارالعلوم کی شکستہ عمارت
اس بات کی گواہی دے رہی ہے کہ اوس عہد کے مسلمان اپنے مذہب اسلام کے زندہ رکھنے کے
لئے درس گاہیں اور کتب خانے اعلیٰ پیمانہ پر تعمیر کیا کرتے تھے۔ محمود گاوان تو صرف وزیر تھا۔ مگر آج
بھی اوس کی یادگار جو اس نے اسلامی خدمت کے لئے دارالعلوم تعمیر کیا تھا۔ زبان حال سے اس کے
نام کو باقی رکھی ہے۔ اور مسلمانان اوس کو اسلام کا دردمند دل رکھنے والا خیال کئے بغیر نہیں رہ سکتے
انشاءاللہ تعالیٰ اس کی برکت سے تا قیامت اچھے مسلمان کے حیثیت سے اوس کا نام باقی رہیگا
اور عقبیٰ میں درجات نصیب ہوں گے۔

ہمارے ظل اللہ کے دور حکومت کے برکات رعایا کے حق میں باران رحمت کا کام کر رہے
ہیں۔ خصوصاً ترقی کا معیار دنیا کے اور ملکوں سے بڑھا ہوا نہ بھی ہو تو گھٹا ہوا بھی نہیں ہے۔
رفتار ترقی یوماً فیوماً بڑھ رہی ہے۔ جب دنیا مغرب گردی سے بچ نہ سکی تو ہمارا ملک بھی متاثر ہوئے
بغیر رہ نہ سکا۔ ہمارے فرمانروا کا ممتاز خطاب "سلطان العلوم" ہے۔ خصوصی اسلامی دردمندی کے
مظاہرے مسلمانوں کو مطمئن کر چکے ہیں۔ ظل سبحانی نے ایک فرمانروائے وسیع ملک و سلطنت ہونیکے
حیثیت سے ہر قوم کے علمی ضروریات کا رفتار زمانہ کا لحاظ فرماتے ہوئے جامعہ عثمانیہ کا

قیام تو فرما دیا ہے۔ ہمکو ہمارے دین پرور بادشاہ کا سلطان العلوم ہونا اسبات کی قوی امید دلاتا ہے کہ دین اسلام میں جب عام طور پر ضعف محسوس ہو رہا ہے تو اس دین و ملت کے آڑے وقت میں محی بنکر ایسی حیات بخشیں گے کہ باید و شاید اُس وقت تک ضروریات زمانہ کے لحاظ سے مادی ترقی کے اسباب کے فراوان فراہمی میں مصروفیت رہی۔ جبکہ ہر مذہب خصوصاً دین اسلام مادی ترقی کے لئے ہادی عنصر لاینفک قرار دیتا ہے۔ تو ہمارے اسلامی دل رکھنے والے بادشاہ جس کا مسلک۔ (مصرع) خدا دارم دل بریان ز عشق مصطفےٰ دارم۔

(کلام الملوک ملوک الکلام) ہست محراب نماز ابرو احمدؐ عثمان

با ادب شام و سحر سجدہ گزار است اینجا

یہ ہے۔ اسلام کی اس عالمگیر نازک حالت کے لحاظ کرتے دینیات کو نصاب تعلیم میں اعلیٰ پیمانہ پر داخل کرا کے ملک کے عام مسلمانوں کو سچے اور پکے مسلمان بنانے میں ہرگز دریغ نہیں فرما دیں گے۔

رباعی

ہے تو وہ طبیعت میں غنیٔ ازلی جس کی نہ کوئی نظیر عالم کو ملی

جرأت کے ہیں تیرے جملہ آثار ہے اس لئے تو مسمّیٰ عثمان رضؓ و علی رضؓ

اگر دینیات کسی ملکی مصلحت سے نصاب تعلیم میں داخل کرنا نامناسب خیال فرمایا جاتا ہے تو دینی تعلیم کا ایسے پیمانہ پر انتظام فرما دیں گے کہ عام مذہبی جہالت دور ہو جائے۔ تاریخ شاہد ہے کہ دوسرے اقوام نے مسلمانوں کو فطری اصول پر عمل پیرا دیکھکر بعض تو حلقہ بگوش اسلام اور بعض بحیثیت ذمی مسلمانوں کے سیادت کو فضل ایزدی خیال کیا تھا۔ اگر مسلمانان سلطنت آصفیہ فطری اصول اسلامی پر زندگی بسر کرنے لگ جاویں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے ہمسایہ اقوام سلطنت آصفی بھی اون کے پیرو بلا یا جاوینگے۔

پس ہمارے ملک کے ہر طبقہ کے مسلمانان کو چاہئے کہ اس تحریک کو عملی جامہ پہنا کر ہمارے ظل اللہ کے جشن سیمیں کی بے پایاں یادگار قایم کریں۔ یہ کام بڑی برکت کا ہے ہمارے ہر العزیز بادشاہ

کے دورِ حکومت کے ترقیات جو برکات عثمانیہ کے نام سے مشہور ہیں۔ جن کا ذکر ہندوستان کے باہر بھی مہذب اور متمدن ممالک میں آئے دن ہوتا رہتا ہے اون سب کا یہ طرۂ امتیاز ہو کر رہیگا۔ یہ کارنامہ (باقیات الصالحات) قیامت کے روز بموجب نص قرآنی مشعل کا کام دیگا۔ علوم قرآنی لوائے محمدی کے تلے اپنی نورانی مشعل لئے ہوئے ہمارے دین پرور عزیز بادشاہ کی رہبری کرتے ہوئے احتمال کے مقاموں سے بچاتے ہوئے فتحمندانہ مالک حقیقی احکم الحاکمین کے بارگاہ عزت میں پہونچا دینگے۔ ان المتقین فی جنت ونھر فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر ۰ پرہیزگار لوگ باغوں اور نہروں میں ہوں گے۔ ایک عمدہ مقام میں قدرت والے بادشاہ کے پاس (سورہ القمر (۵۴) رکوع ۳) ترک الحاد و ضلال اور بدعت سے جو فوائد وقوع پذیر ہوں گے اون سب کا ثواب ہمارے دین پرور بادشاہ کے نامہ اعمال میں درج ہو کر رہے گا۔ اور امت کے والی حوض کوثر کے واحد ساقی کے قریب مقام محمود میں ممتاز جگہ پانے کے مستحق ہو جاوین گے۔

مولانا عبداللہ عمادی نے کیا خوب اور برمحل کہا ہے۔

سیری گشت اگر عہد ابوبکرؓ و عمرؓ   تازہ اسلام خدا از حضرت عثمانؓ کردم

این ہمہ برق تجلی کہ بعہد ہمہ من   اقتباس ز در عثمان علی خاں کردم

دولت قرب تو یارب بمن ارزانی باد

کہ بہ توفیق ازل عشق تو ایمان کردم

ہمارا ملک اسلامی سلطنت کے نام سے دنیائے عالم میں مشہور و معروف ہے اس لحاظ سے ہمارے سلطنت کے کلمہ گویان کی عملی زندگی جس طرح بھی ہوسکے اصول اسلامی پر قایم کرنا مسلمانان ملک کا فرض ہے۔ اسلامی اصول آپ کے پیش نظر ہیں۔ اون کو عملی زندگی میں داخل کرانیکی کوشش کرنا ذمہ دار ارباب حل و عقد دور حاضرہ کا کام ہے۔

برادران اسلام اب قرآن مجید کو صرف چوم چاٹ کر عظمت و احترام سے سر پر رکھکر قیمتی جزدانوں اور زرق برق غلافوں میں رکھنے پر اکتفا فرمائے بلکہ اوس کے مندرجہ اصول عملی زندگی پر

انفرادی اور مجموعی حیثیت سے کار بند ہونے کے لئے اسباب پیدا فرمائے۔ دنیا میں بہت حقیر ہو چکے
خدارا دبرائے رسول خدا جس کے امتی ہونے کو اپنی جان سے زیادہ عزیز خیال کرتے ہو غفلت سے
بیدار ہو جائیے۔ مخالفین اسلام نے جس عیاری سے مسلمانوں کو دینی تعلیم سے جاہل رکھنے کی کوشش کی ہے اور کیا اس کا ازالہ دینیات
کی تعلیم کو جاری کرکے کیا جا سکتا ہے۔ اپنی آواز دربار دولت شاہی تک پہنچا دیجئے پھر دیکھئے ہمارے ظل سبحانی قوم کے اس اشد ضروری
احساسات کو کس خوش اسلوبی اور دریا دلی سے فوری عملی جامہ پہنا کر حقیقی ضرورت اسلام کو پورا اور خدا اور رسول کو کیسا کچھ خوش کرتے ہیں
دور حاضرہ کے مذہبی انحطاط کو رفع کرنے کیلئے مسئلہ تقلید و تحقیق کے طرف بھی ہم کو توجہ کرنا چاہیئے۔

قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام ویخرجھم من الظلمات الی النور باذنہ ویھدیھم الی صراط مستقیم۔ سورہ مائدہ رکوع ۳

تمہارے پاس اللہ تعالی کے طرف سے ایک روشن چیز آئی ہے اور ایک کتاب واضح ہے کہ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالی ایسے اشخاص کو جو رضائے حق کے طالب ہوں سلامتی کی راہیں بتلاتا ہے اور انکو اپنی توفیق سے تاریکیوں سے نکال کر نور کیطرف لے آتا ہے اور انکو راہ راست پر قائم رکھتا ہے

تفسیر کبیر میں مضمون (قرآن کے ذریعہ سے اللہ تعالی ایسے اشخاص کو جو رضائے حق کے طالب ہوں سلامتی کے راہیں بتلاتا ہے)
کی یہ وضاحت کی گئی ہے کہ وہ شخص رضائے حق کا طالب ہے جس کا مقصود دین کو اختیار کرنے سے صرف اللہ کو راضی کرنا ہو جو شخص ایسا
مسلمان ہو کہ مذہب اسلام سے مانوس ہو گیا ہے۔ یا مذہب اسلام میں پرورش پایا ہے۔ صرف باپ دادا یا گھر والوں کی دین اسلام
میں تقلید کی ہو مگر ذات سے اصول اسلام پر غور و فکر کرکے دل میں اس کا یقین نہیں کیا ہے تو وہ صرف تقلیدی مسلمان کہلائیگا۔
نہ کہ محقق مسلمان ایسی صورت میں تقلیدی مسلمان رضائے حق کا طالب کہلانے کا مستحق نہ ہوگا۔ قرآن کے ذریعہ ہدایت کرنیکا وعدہ اللہ
اس شخص کے ساتھ فرماتا ہے جو قرآنی مضامین کو تحقیق کے ساتھ اخذ کرے یعنی قرآنی مطالب کو وثوق کیساتھ سمجھکر ذہن نشین کرلے تاکہ انپر
عمل کرنے میں نہ دقت پیش آئے اور نہ لغزش ہونے پائے۔ مرض اوہام اور غیر اقوام کے میل جول کی وجہ مسلمانوں میں ایسے کئی اصول زندگی
اور رسم و رواج تمدن معاشرت خلط ملط ہو گئے ہیں جو دراصل اسلامی نہیں ہیں استداد زمانہ کی وجہ عام مسلمان انکو خالص اسلامی خیال کئے
بیٹھے ہیں اگر کورانہ تقلید رد کردیجائے اور تحقیق کا قاعدہ مقرر اور رائج کیا جائے تو اسلام کے اخلاص میں بین اور نمایاں فائدہ ہو سکتا ہے مگر یہ بات
اسوقت ممکن ہے جبکہ عام طور پر اسلامی تعلیمات کا رواج ڈالا جائے اور مسلمانوں کے بچے بڑے اور بوڑھے کو اسلامی تعلیم حاصل کرنیکا موقع ہاتھ آئے
قرآن سے مسلمانوں کی ہر ضرورت پوری ہو سکتی ہے کیونکہ دین اسلام کی اللہ نے تکمیل کر دیا ہے اور قرآنی آیات کی توضیح اسوۂ حسنہ نبوی سے ہو جاتی ہے
اور اجتہاد اور اجتماع کا طریقہ اسلام میں رائج ہے پھر کیا وجہ ہے کہ مسلمان اپنے فطری دستور العمل کے پڑھنے اور سمجھکر اس میں عمل کرنے میں تکلف کرتے ہیں

اس بحث پر مثال کے طور پر میں ارکان نماز پر بحث کرتے ہوئے یہ سوال اٹھاتا ہوں کہ نماز کے ہر رکعت میں قیام ایک رکوع ایک اور سجدے دو کرنیکے احکام ہیں جب رکوع اور سجدہ محض اظہار انکساری کی علامت خیال کیجاتی ہے تو ایک رکعت میں دو دفعہ رکوع کرنے کا طریقہ کیوں مقرر نہیں کیا گیا ہوگا یا جب رکوع صرف ایکبار کرنا مقرر ہے تو سجدہ بھی ایک ہی مقرر کیا جا سکتا تھا مگر یہاں شارع علیہ السلام نے ہر رکعت میں جو دو سجدے مقرر فرمایا ہے وہ تحت نص قرآنی ظاہر ہوتا ہے اور قرآن سے اسکی تحقیق بھی ہو رہی ہے ۔ سورہ بنی اسرائیل کے آخری حصہ کے مندرجہ آیت جسکا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے اوس کو غور سے پڑھکر ہمارا دعا کا اطمینان فرمالیا جائے

"(اے محمدؐ) آپ اون سے فرما دیجئے کہ تم اس قرآن پر خواہ ایمان لاؤ خواہ ایمان نہ لاؤ جن لوگوں کو قرآن سے پہلے علم دیا گیا تھا یہ قرآن جب اونکے سامنے پڑھا جاتا ہے تو ٹھڈیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو (وعدہ خلافی سے) پاک ہے ۔ بے شک ہمارے رب کا وعدہ ضرور پورا ہو تا ہے اور ٹھڈیوں کے بل گرتے ہیں روتے ہوئے اور یہ قرآن اون کا خشوع اور بڑھا دیتا ہے ۔"

احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب آیت سبحٰن ربی العظیم بذریعہ وحی نازل ہوئی تو شارع علیہ السلام نے اس کو رکوع میں پڑھنے کا حکم صادر فرمایا اسی موافق آیت سبحٰن ربی الاعلیٰ کے نزول پر اوسکو سجدہ میں پڑھنے کا حکم فرمایا اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ آیات مندرجہ سورہ بنی اسرائیل کے نزول کے رو سے شارع علیہ السلام نے دو سجدے مقرر فرمائے ۔ اگر قرآن میں تفکر اور تدبر کیا جا کر شریعت کے مسائل کو تحقیق کر لیا جایا کرے تو مسلمانوں کو عام طور سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ کورانہ تقلید سے غیر اسلامی اور بدعتی اصول جو داخل عقائد اسلام ہوگئے ہیں انہیں امتیاز پیدا کرنیکی قوت حاصل ہو جائیگی ۔ اور خالص آسان اسلامی اصول جو فطرت انسانی پر اللہ نے وضع فرمایا ہے اون پر کاربند ہونے میں اور سہولت ہوگی ! ورنہ ناجائز ۔ بے جا تکلیف اور نقصان دہ فضول اور دقت طلب غیر اسلامی اصول اور بدعت اور رسم و رواج سے یک گونہ نجات ملیگی ۔ ان ہی فضولیات کے داخل اسلام ہو جانیکی وجہ مسلمانان دور حاضرہ زیر بار مفلس اور خدا کے ناپسند ٹھیرے ہیں اور دنیا کی کوئی بلا ایسی نہیں جس میں یہ مبتلا نہیں ہیں ۔ اسلامی اصول فطرت انسانی پر وضع ہوئے ہیں یا نہیں ۔ اوس کا اطمینان ہمارے مضامین شرعی پردہ ۔ نسانی جذبہ ۔ مردونکی فارغ بالی وغیرہ مندرجہ کتاب ہذا سے ہو گیا ہوگا اسی طریقہ پر ہر مسلمان کتاب و سنت سے ہر مسئلہ ہر معاملہ کی تحقیق کر لے سکتا ہے جب تک احکام قرآنی اور احادیث سے واقفیت حاصل نہ کیجائیگی ۔ اور ہر معاملہ میں اسوۂ حسنہ کو نمونہ نہ بنایا جائیگا خدا کو رب العالمین اور قرآن کو مکمل دستور العمل عملی زندگی مسلمانان اور محمدؐ کو رسول خدا اور خاتم النبین اصلی معنوں میں کہنا صحیح سمجھا نہیں جائیگا ۔

جہاں ہم نے خدا کے نسبت واحد و یکتا کا اقرار کیا ہم پر خدا کے حق خود اپنے حق اور دیگر مخلوق کے تحفظ کی ذمہ داری عاید ہوگی اگر ان حقوق کے حفاظت اور نگہداشت میں ہم سے لغزش ہوئی تو یہ سمجھا جائیگا کہ ہم نے اللہ کو صحیح معنوں میں واحد یکتا اور قادر مطلق نہیں سمجھا مسلمان کا فرض اولین اقرار وحدانیت خدا ہے ۔ دنیا جائے عمل ہے معاملات دنیا میں عمل سے وحدانیت خدا کا ثبوت اگر دیا نہ جائیگا تو اعتقاد ذہنی اطمینان بخش نہیں جائیگی ۔ ہر انسان کے فطرت میں اللہ نے یہ ودیعت کر دیا ہے کہ خدا کو واحد و یکتا خیال کرے یعنی ہر انسان کے فطرت یہ تقاضہ رہتا ہے کہ اللہ کو واحد و یکتا خیال کرے ۔

عبادت کا مفہوم

سورہ ذاریات رکوع ۳ میں خدا کا ارشاد ہوا ہے کہ میں نے جن و انس کو صرف میری عبادت کیلئے پیدا کیا ہے اور سورہ بقر رکوع ۱۹ میں آیا ہے کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو صبر اور نماز سے مدد چاہو اور اسی سورہ بقر کے رکوع ۳۸ میں اس کی صراحت ہے کہ تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور نماز کو قایم رکھے اور زکوٰۃ دیے اون کے حق میں اون کے رب کے نزدیک عطائے ثواب ہے۔ اون کو نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے واقیموا الصلوٰۃ ولاتکونوا من المشرکین۔ نماز کو قایم کرو اور مشرکین جیسے مت ہو جاؤ۔ برادران اسلام پر اس آیت سے صاف طور پر واضح ہو جائیگا کہ اسلام اور کفر میں صرف نماز ہی حد فاصل ہے۔ ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیمۃ اعمیٰ۔ یعنے جو انسان اللہ تعالےٰ کی عبادت اور ذکر سے منہ پھیریگا اوس کی روزی تنگ ہو جائیگی۔ اور بروز قیامت وہ اندھا ہو کر اٹھے گا۔ شارع علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ نماز دین اسلام کا ستون ہے جس نے اس کو قایم رکھا اس نے دین کو قایم رکھا اور جس نے نماز کو ترک کیا وہ یقیناً دین کے انہدام کا باعث ہوا۔ ایک حدیث اور سماعت فرمالیجئے من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر۔ یعنی جس انسان نے ایک وقت کی نماز جان بوجھکر قضا کی تحقیق وہ کفر کے قریب پہونچ گیا۔ پارہ قد افلح المومنون (۱۸) سورۃ المومنون (۲۳) کے ابتداء میں یوں ارشاد باری ہے کہ بالتحقیق اون مسلمانوں نے آخرت میں فلاح پائی جو اپنی نماز میں خشوع (زاری) کرنے والے ہیں۔ ابن کثیر۔ خازن۔ ترمذی۔ نسائی۔ مسند امام احمد اور بخاری سے یہ ثابت ہے کہ سورہ المومنین کی شروع کی دس آیتیں جب نازل ہوئیں تو آنحضرت صلعم نے دعا مانگی کہ اے اللہ تو اپنی نعمت ہم پر روز بروز بڑھا۔ اور اپنی رضامندی کے کام ہم سے لے اور پھر آپ نے فرمایا کہ جو کوئی اون دس آیتوں پر عمل کریگا وہ بلا شک جنت میں داخل ہوگا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ نماز پڑھنے والا جب تک اِدھر اُدھر نظر نہیں ڈالتا اللہ تعالی اوس شخص کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ آدمی کو گناہوں سے بچنا چاہئے۔ اور زکواۃ ادا کرنے میں چستی سے کام لینا چاہئے۔ اپنی بیوی کے سوائے کسی اور عورت پہ نگاہ نہیں ڈالنا چاہئے۔ امانت اور عہد کا پاس رکھنا چاہئے۔

تدبیر طریق سہولیت حضوریٔ قلب در صلوٰۃ یا ادائے نماز

سورہ بقر رکوع ۵ ۔ مدد لو صبر اور نماز سے اور بے شک وہ نماز دشوار ضرور ہے مگر جن کے قلوب میں
خشوع ہو۔ ان پر کچھ بھی دشوار نہیں ۔ وہ خاشعین وہ لوگ ہیں جو خیال رکھتے ہیں اس کا کہ وہ بے شک
ملنے والے ہیں اپنے رب سے اور اس بات کا بھی خیال رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف واپس جانے
والے ہیں ۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ خشوع سے دل کا ڈر نامراد ہے ابراہیم اور حسن بصری رضی
کہتے ہیں کہ خشوع تو دل ہی میں ہوتا ہے اوس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ وہ اس ڈر کی وجہ سے آنکھوں کو نیچے
رکھتے ہیں ۔ اور اپنے بازو جھکاتے ہیں ۔ محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ صحابہ نماز میں اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھاتے
تھے ۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو سجدہ گاہ پر نمازی نگاہ رہنے لگے ۔ حالت نماز میں پوری پوری تقیید کہ منہ سوتہ ہو نو
نہ کھاؤ نہ سو نہ چلو نہ پھرو ۔ وغیرہ وغیرہ تقییدات سے اول جوارح مقید ہوتے ہیں ۔ اور ان کی قید کا اثر قلب پر ہوتا ہے
چونکہ نفس ایک آن میں دو طرف متوجہ نہیں ہو سکتا ۔ اس لئے اوس کو اگر ایک خیال میں مستغرق کر دیا جائے تو دوسرے
خیالات و افکار خواہ مخواہ خود بخود معدوم و فنا ہو جاتے ہیں ۔ اس حالت میں خشوع اور کلام الہٰی کے
مطلب و معنی پر غور و فکر کی جاتی رہے تو ممکن نہیں کہ دوسرے خیالات قلب میں واقع ہونے پائیں ۔
دوسرے خیالات کے انقطاع سے قلب کو سکون ہوا سکون سے نماز میں خلوص اور آسانی پیدا ہوئی جب نماز
اس طریقہ سے ہمیشہ ادا کی جایا کرے گی تو عادت کی وجہ فطرتاً نماز کے وقت خشوع و خضوع پیدا ہو جائیگا
خلوص سے اللہ کی محبت میں زیادتی پیدا ہو جائیگی ۔ رب العزت کے بارگاہ سے انوار برسنے لگیں گے ۔ اور
حجابات اٹھتے جائیں گے ۔ اگر معاملات دنیوی میں صدق مقال اور اکل حلال جو اسلامی عملی زندگی کا
اصل اصول ہے ۔ اوس پر عمل پیرا رہ کر اس طریقہ سے عبادت گزاری کی جایا کرے گی ۔ تو معراج المومنین حاصل
نہ ہونا پھر تو کوئی معنی نہیں رکھتا ۔ تزکیہ نفس کا یہی گر ہے ۔ خدا نے ہر انسان کے جسم میں ایک ہی دل
پیدا کیا ہے اور محبت کا مقام صرف دل ہے ۔ اگر ماسوائے اللہ سے کوئی انسان رشتہ قطع کر کے صرف
اللہ کی محبت میں ہمہ وقت غرق رہے تو اس دنیا ہی میں ناسوتی آنکھوں سے ملکوتی نظارے دیکھ سکتا ہے
اس کے لئے اللہ نے مخصوص ہستیاں مقرر فرما دیا ہے ۔ این سعادت بزور بازو نیست تانہ بخشد
خدائے بخشندہ ۔ صوفیہ کرام کا گروہ اسی طریقہ خاص سے تزکیہ نفس ۔ مراقبات اور مجاہدات میں

معروف رہتا ہے۔ حسب ہمت و محنت درجات حاصل کرتا رہتا ہے۔ زندگی میں بھی یہ گروہ طالبان حق کو فائدہ پہونچاتا رہتا ہے۔ بعد الموت بھی ان کے ارواح مطہرات اس امر کے متقاضی رہتے ہیں کہ طالبان حق اون کے ارواح سے تزکیۂ نفس میں استفادہ حاصل کرتے رہیں۔ بزرگان دین اور اولیاء اللہ سے توسل حاصل کرنا جو کہا جاتا ہے اس کے سوائے اور کچھ نہیں ہے۔

آنکس کہ ترا شناخت جان را چہ کند	فرزند و عیال و خانمان را چہ کند
دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی	دیوانۂ تو ہر دو جہاں را چہ کند

اسلام نے عام طور پر مسلمانان کو حکم قطعی دے چکا ہے کہ شریعت کی پابندی میں عبادات مندرجہ سورۂ بقر اور معاملات میں سورہ انعام و نیز سورۂ بنی اسرائیل کے فطری اصول الٰہی پر کل پیرا ہیں اسی میں اونکی نجات دارین ہے۔

اسلامی تعلیمات کے نشر کے موقع پر فریضۂ زکوٰۃ کی اہمیت پر حتی الامکان زور دیکر مسلمانان دور حاضرہ کو زکوٰۃ دینے کا عادی بنا دینا بھی امر لازمی ہے۔ قرآن میں متعدد مواقع پر زکوٰۃ دینے کا حکم موجود ہے۔ حضور سرور عالم کے زمانہ حیات میں مسلمانان زکوٰۃ برابر ادا کرتے رہے۔ بعد وصال حیات دشمنان خدا نے ارتداد کا فتنہ اٹھایا۔ تو جن کے ایمانوں میں ضعف تھا وہ زکوٰۃ کو منع کر دینا چاہا۔ مگر خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی نے بڑے عزم و استقلال سے کام لے کر مرتدین اور مانعین زکوٰۃ پر جہاد فرمایا جس کی تصدیق ذیل کے مضمون سے ہو جاتی ہے۔

حضرت صدیق اکبر رضی نے مانعین زکوٰۃ سے جب جہاد کا ارادہ کیا تو حضرت فاروق اعظم رضی نے کہا کہ وہ تو توحید کے قائل ہیں آپ اون سے کس بنا پر لڑتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی نے فرمایا۔ خدا کی قسم۔ جو نماز اور زکوٰۃ میں تفریق کریگا میں اوس سے لڑونگا۔ کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ خدا کی قسم اگر وہ لوگ رسول اللہ صلعم کو بکری کا ایک بچہ دیتے تھے۔ اور مجھے نہ دیں گے تو میں اون سے جہاد کروں گا۔"

بعد میں خود حضرت عمر رضی کو اس رائے کے صائب ہونے کا اقرار کرنا پڑا۔ اور انھوں نے تسلیم کیا کہ مبدائے تائید الٰہی پر مبنی تھی۔ (بخاری کتاب استتابۃ المرتدین والمعاندین۔ باب قتل من ابی قبول الفرائض)

ہم مسلمانوں کے پاس کتاب اللہ (قرآن مجید) موجود ہے جو کہ کتاب اللہ کی عدم موجودگی میں سنت اور اسوۂ حسنہ کو نمونہ بنا کر اگر مسلمانان کتاب اللہ سے استفادہ کرنے کے طرف مائل ہو جائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ شہداء علی الناس اور کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کی عزت حاصل کر کے رہیں گے

الفاظ اہل و سنت اور جماعت اور بدعت کی تشریح و توضیح

رسول صلعم نے فرمایا کہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا اوس نے مجھے زندہ کیا۔ اور جس نے مجھے زندہ کیا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ حضرت انس رضؓ سے روایت ہے۔ بیٹا یہ میری سنت ہے اور جس نے میرے طریق عمل سے دوستی رکھا وہ مجھے محبوب رکھتا ہے اور مجھ سے دوستی رکھنے والا میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ بیہقی نے کتاب الزہد میں روایت کیا ہے جب امت میں فتنہ و فساد ہو اور ایک مسلمان میری سنت سے تمسک و اعتصام کرے تو اوس کو سو شہید کا ثواب ملیگا۔

سورۂ بقر رکوع (۱۸) اور ہر جماعت کو ایک ہی طرف منہ کرتا ہے کہ تم نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو جس جگہ بھی تم ہوگے اللہ تم کو جمع کر دیگا۔ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور جس جگہ سے تم نکلو تو مسجد حرام ہی کے طرف منہ کرو۔ حدیث مندرجہ ترمذی۔ اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر مجتمع نہ کریگا۔ خدا کا ہاتھ جماعت پر ہے جو جماعت سے الگ ہوا وہ دوزخ میں الگ ہوا۔ اور یہی حقیقت میں تیرے رب کی طرف سے ہے اور اللہ تمھارے کاموں سے بے خبر نہیں ہے (نوٹ) بیت اللہ کا قبلہ بنانا اسلئے ہے کہ ایک عالمگیر اخوت قائم کر کے اس کے لئے تمام عالم میں اسلام کا ایک مرکز قایم ہو کیونکہ وحدت مقصد کے ساتھ وحدت مرکز کا ہونا بھی ضروری ہے پس مسلمانوں کی ہر جماعت کا فرض ہے کہ اپنے اپنے فروعی تفرقوں کو اسلام کے اس نازک حالت میں نظر انداز کر کے خالص اسلامی تعلیمات کے نشر و اشاعت اور عمل کے طرف مصروف ہو جاویں۔ سنت کا مقابل بدعت ہے۔ بدعت کے لغوی معنی نئی بات کے ہیں۔ اصطلاح شریعت میں اوس کے یہ معنی ہیں کہ مذہب کے عقاید یا اعمال میں کوئی ایسی بات داخل کرے جسکی تلقین صاحب شریعت نے نہ فرمائی ہو اور نہ اون کے کسی حکم یا فعل سے اوس کا منشاء ظاہر ہوتا ہو۔ اور کبھی سنت کے بجائے ھدیٰ اور بدعت کے بجائے محدث فرمایا ہے لغت میں بھی یہ الفاظ مترادف ہیں۔ ھدیٰ طریقہ کو کہتے ہیں اور محدث کے معنی "نیا" صحیح مسلم میں آنحضرت صلعم کا یہ خطبہ ملاحظہ فرمایا گیا ہے۔ بعد اس کے بہترین کلام خدا کا کلام ہے بہترین طریقہ محمدؐ کا طریقہ ہے بدترین امور نئی باتیں ہیں اور ہر نئی بات گمراہی ہے مسند احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے کہ میرا طریقہ اور میرے ہدایت یافتہ جانشینوں کا طریقہ اختیار کرو اسکو اچھی طرح پکڑے رہو اور اس کو دانت سے دبائے رہو۔ ہاں نئی باتوں سے بچنا ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے ہمارا اس مذہب میں یا تعلیم میں جو ایسی نئی بات داخل کریگا جو اس میں نہیں تو وہ بات مردود ہے صحیح مسلم میں ہے کہ جو کوئی ایسا کریگا جس پر ہمارا مذہب نہیں وہ رد ہے۔ کسی قوم میں اصلاح کے ظہور کے بعد فساد کا کیونکر راہ پا جاتا ہے اوس سے شارع علیہ السلام نے خبر دے رکھے چنانچہ اس خصوص میں ارشاد گرامی یہ ہے خدا نے کسی پیغمبر کو مبعوث نہیں فرمایا لیکن اوس کے چند خاص متبع اور پیرو دیے جو اسکی سنت کو اختیار کرتے ہیں اور اوس کے مذہب کا اقتدا کرتے ہیں پھر اون کے بعد ایسی نسلیں آتی ہیں جو کہتی ہیں وہ کرتی نہیں اور کرتی ہیں وہ جسکا اونکو حکم نہیں دیا گیا جو اون سے اپنے ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو زبان سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو دل سے جہاد کرے وہ مومن ہے اس کے بعد رائی برابر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ
الکلام المبین فی آیات رحمۃ للعالمین

اشتہارات

جنگنامہ محمد حنیف - اس کتاب مین وہ حالات ہین جو بعد شہادت امام حسین علیہ السلام کے محمد حنیف نے یزید پلید کا قلع قمع کیا ہے قیمت فی جلد ۴ر

جنگنامہ حضرت علی ع - اس کتاب مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بعض لڑائیون کو نظم کیا ہے قیمت فی جلد ۲ر

اعجاز غوثیہ - حضرت غوث پاک کے حالات مین ہے قیمت فی جلد ۲ر

اخبار الاخیار فی اخبار الاخیار - اس کتاب نایاب مین حالات وکرامات وولادت ووفات اولیاے کرام حضرات صوفیہ عظام کا بیان ہے قیمت فی جلد ۸ر

فتوحات بہنسا - یہ کتاب سراپا صواب بے تکی قصہ کہانی کی کتاب یا دل کا گڑھا ہوا ناول نہین ہے اس کتاب کو کامل تحقیق اور تدقیق سے مولانا محمد بن محمد المعز علیہ الرحمہ نے عربی زبان مین تالیف فرمایا تھا جسے مطبع نامی لکھنؤ نے برادران ہند کے واسطے اُردو زبان مین ترجمہ کراکے مع از دیاد فوائد فتوحات بہنسا کے نام سے طبع کردیا قیمت فی جلد عار

مناقب غوثیہ - یہ کتاب حضرت غوث پاک کے تاریخی حالات مین مولوی محمد صادق مرحوم شہابی سعدی قادری کی تالیفات سے فارسی زبان مین تھی جسکا ترجمہ اُردو زبان مین کراکے طبع کیا ہے قیمت فی جلد ۳ر

غزوات نبویہ - اس کتاب مین سرورعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرن خیر القرون مین جسقدر غزوات اللہ پاک کی وحدانیت کے قائم کرنے مین کافرون اور مشرکون پر کیے گئے ہین مفصل حالات اونکے مع دیگر واقعات کے درج ہین قیمت فی جلد ۳ر

محاربات صدیقیہ - اس کتاب مین امیرالمومنین خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کے عہد خلافت مین اشاعت اسلام کے واسطے جسقدر لڑائیان دشمنان اسلام سے ہوئی ہین مفصل کیفیت اونکی مع دیگر حالات کے لکھی ہے قیمت فی جلد ۴ر

مجادلات فاروقیہ - اس کتاب مین امیرالمومنین خلیفہ ثانی سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کے عہد خلافت مین جسقدر مسلمانون کو فتوحات حاصل ہوئی ہین اونکے مفصل حالات مع دیگر واقعات تحریر ہوے ہین قیمت فی جلد عہ ر

حکایات الصالحین - اس کتاب مین تیس باب ہین اور ہر باب مین متعدد حکایات اولیاء اللہ کی ہین قیمت فی جلد ۵ر

جامع المناقب - ناظرین یہ کتاب معمولی کتاب قصہ کہانی کی نہین ہے بلکہ اس کتاب کو عام مسلمانون سے ایسا تعلق ہے جیسے جان کو بدن سے مولوی حافظ رحمت اللہ مرحوم نے اس کتاب مین صحیح صحیح حالات اور سچے سچے واقعات اور فضائل ومناقب مع غزوات وتاریخی حالات ابتداے آوان ولادت باسعادت تا زمان شہادت یا وفات عام صحابۂ کرام خصوصاً خلفاے برحق وعشرۂ مبشرہ وازواج مطہرات واہل بیت رسالت وجملہ امام ہمام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے قرآن شریف اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اقوال علماے کرام سے استنباط کرکے لکھے ہین قیمت فی جلد ۸ر

بسم الله الرحمن الرحیم نحمده ونصلی علی رسوله الکریم
الکلام المبین فی
آیات رحمة للعالمین
۱۲۶۹ھ
۱۳۲۷ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحمدُ لِلّٰہِ الَّذِی نَزَّلَ الفُرقَانَ عَلٰی عَبدِہٖ لِیَکُونَ لِلعٰلَمِینَ نَذِیرًا وَاَرسَلَہٗ رَحمَۃً لِّلعٰلَمِینَ بَشِیرًا وَّاَنزَلَ اِلَیہِ اٰیَاتٍ بَیِّنَاتٍ فَعَلَیہِ اَفضَلُ الصَّلَوَاتِ وَاَشرَفُ التَّسلِیمَاتِ وَعَلٰی اٰلِہٖ الکُرَمَاءِ البَرَرَۃِ وَصَحبِہٖ الرُّحَمَاءِ الخِیَرَۃِ بعد حمد وصلوٰۃ کے بندۂ نیازمند بارگاہ رب صمد المعتصم بذیل سید الانبیا **محمد عنایت احمد** غفرلہ اللہ الاحد بخدمت برادران مؤمنین کی گزارش کرتا ہی کہ مطلع ہونا معجزات جناب سید السادات ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر اشرف علوم ہی اور موجب ثواب عظیم اسواسطے کہ اصل اصول حسنات کا ایمان ہی اور بنا ایمان کی اوپر ادراک معجزات کی ہی اور حضرت رب علیم جلیشانہ کی نعماء عظیم مین سے اس خاکسار پر ایک یہ ہی کہ اُسنے ایک تقریر کمال دلچسپ واسطے بیان معجزات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بطفیل آیۂ کریمہ وَمَا اَرسَلنٰکَ اِلَّا رَحمَۃً لِّلعٰلَمِینَ کی میرے دل مین القا کی اور اکثر احباب اہل علم نے اوس تقریر کو پسند کیا بغرض نفع رسانی برادران مؤمنین اور تائید دین متین کے اوس تقریر کو ایک مقدمہ اور نو باب مین تحریر کرتا ہون تاکہ نفع عام ہو اور حاضرین اور غائبین سب اوسکے ادراک سے مستفید ہون اور باین جہت کہ سنہ ۱۲۶۹ ہجری مین یہ رسالہ تمام ہوا اور بیان معجزات جناب رحمۃ للعالمین کا اسمین بکلام واضح ہی نام اسکا **الکلام المبین فی آیٰت[1] رحمۃ للعٰلمین** رکھا اَللّٰھُمَّ اجعَلہُ خَالِصًا لِّوَجھِکَ الکَرِیمِ وَتَقَبَّل مِنِّی اِنَّکَ اَنتَ السَّمِیعُ العَلِیمُ

[1] موافق رسم خط عربی کے اکثر لفظ آیت مین ما قبل تے کے اور لفظ عالمین مین الف نہین لکھتے ہین سو اس نام مین یہ دونون الف نہ لکھنے چاہئین کہ تاریخ اسی طرح ہوتی ہے ۱۲ منہ

مقدمہ قال اللہ تعالیٰ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ یعنی نہین بھیجا ہمنے تمکو اے محمد
مگر رحمت واسطے سب عالمون کے یعنی اللہ جل جلالہ نے وجود باجود جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ
وسلم کا رحمت سب عالمون کے لیے بنایا ہی اور پیغمبری آپکی جملہ عوالم کے واسطے رحمت ہی اور سر اسمین
یہ ہی کہ مقصود خلق عالم سے معرفت الٰہی اور عبادت ہی اور معتد بہ طریقہ معرفت اور عبادت کا
وہ ہی جو اللہ جل جلالہ نے طبیعت اور استعداد انسان مین رکھا ہی چنانچہ آیہ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی
الْاَرْضِ خَلِیْفَةً اور اکثر آیات اس بات پر دلیل ہین اور ظہور معرفت الٰہی اور عبادت کا بنی آدم
مین بہدایت انبیاے کرام علیہم السّلام ہوتا ہی پس اگر انبیا مبعوث نہوں تو خلق راہ معرفت
وعبادت سے واقف نہو پس سب عالمون کا وجود خالی از فائدہ وبیکار ہو جاوے اور بسبب
ہدایت انبیاے کرام کے لوگ طریقہ معرفت وعبادت پر مستقیم ہوتے ہین اور جملہ عوالم اس سبب سے
اپنے مقصود سے مرتبط ہو جاتے ہین اور اشرف انبیا جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور
کمال معرفت اور طریقہ اشرف واعلیٰ عبادت کا بہت زیادہ بنسبت جمیع انبیاے کرام کے آپکے
ذریعہ سے خلق کو حاصل ہوا ظاہر ہی کہ جسقدر شیوع توحید اور عبادت رب وحدہ لاشریک لہ کا آپکے
سبب سے ہوا کسی پیغمبر سابق کے سبب سے نہین ہوا اور جتنے اولیاء اللہ اہل معرفت کاملہ آپکی امت
مین ہوے کسی امت مین نہین ہوے پس جو امر کہ مقصود اصلی خلق عالم سے تھا وہ بوساطت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور مین آیا اور قاعدہ کلیہ ہی کہ اَلشَّیْءُ اِذَا خَلَا عَنْ مَقْصُوْدِهٖ لَغَا
یعنی جب شی اپنے مقصود سے خالی ہو لغو اور نکمی ہو جاتی ہی اور قابل مٹا دینے کی پس اگر وجود
باجود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہوتا سب عالم قابل ابطال و اہلاک ہو جاتا آپکی ذات
بابرکات اور آپکی پیغمبری کے سبب سے سب عوالم قائم رہے اور اسی سبب سے بعد مبعوث ہونے آپکے

طریقہ عام عذابونکا جو اور انبیاے کرام کی امتون پر بسبب اونکی نافرمانی کے ہوتے تھے موقوف
ہوگیا انبیاے سابقین کے عہد مین اصل مقصود عالم علی وجہ الکمال موجود مین نہین آیا تھا پس جب
لوگون سے کوتاہی قدر موجود مین ہوتی تھی معذب بعذابات عامۂ شدیدہ ہوتی تھے چنانچہ حضرت
نوح علیہ السلام کے عہد مین کہ طغیان بنی آدم حد سے گذرا تھا اس طرح کا طوفان آیا کہ قیامت صغری
قائم ہوئی اور بسبب آپکی رسالت کے اصل مقصود خلق عالم کا بوجہ کمال موجود ہوا اور بوضع اسکے
کہ قیامت تک آپکی امت مین طریقہ معرفت اور عبادت کا قائم رہیگا اور عالم اپنے مقصود سے خالی
نہوگا لہذا قابل مٹانے اور اہلاک و بلاے عام کے نہین اور قیامت تبھی قائم ہوگی جب بر روے
زمین پر کوئی آپکی امت کا آدمی نہین رہیگا پس رسالت آپکی باعث بقا اور امن و امان عالم ہوئی
اور نہ صرف نوع انسان بلکہ سب اقسام عالم کے آپکی رسالت سے نفع یاب ہین اور آپکی رسالت علی وجہ الکمال
سب عالمونسے متعلق ہی اور اسی لیے اللہ جل جلالہ نے آپکو جملہ اقسام عالم مین معجزات عنایت فرمائے
چنانچہ تفصیل اوسکی بیان ہوتی ہے جاننا چاہیے کہ عالم دو قسم ہی عالم معانی اور عالم اعیان
عالم معانی عبارت ہی اون چیزون سے کہ دوسری چیز مین ہوکر پائی جاتی ہین بذات خود قائم نہین
اور انھین عرض بھی کہتے ہین جیسے کلام اور علم اور رنگ اور بو اور عالم اعیان عبارت ہی اون
چیزون سے جو بذات خود قائم ہین اور انھین جوہر بھی کہتے ہین جیسے زمین آسمان آدمی درخت
پھر عالم اعیان دو قسم ہی عالم ذوی العقول یعنی وہ لوگ جو عقل رکھتے ہین جیسے انسان اور جن
اور عالم غیر ذوی العقول یعنی وہ جو عقل نہین رکھتے جیسے جمادات و حیوانات عالم ذوی العقول
تین قسم ہی عالم ملائکہ اور عالم انسان اور عالم جنات اور عالم غیر ذوی العقول یا علوی ہی
یعنے آسمان و ستارے یا سفلی یعنی وہ اجسام جو آسمان سے تلے ہین اور عالم سفلی دو قسم ہی عالم
بسائط اور عالم مرکبات عالم بسائط عبارت ہی عناصر اربعہ یعنی آب و آتش باد و خاک سے
اور عالم مرکبات تین قسم ہی جمادات و نباتات و حیوانات اور انھین موالید ثلثہ کہتے ہین پس اقسام
تفصیلی عالم کے نو ہوے اور ہر قسم مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات

ظاہر ہوئے ہین چنانچہ بیان اونکا مطابق کتب معتبرہ حدیث کے دو بابون مین کیا جاتا ہے

باب اول بیان معجزات عالم معانی مین

پوشیدہ نہ رہے کہ اگرچہ عالم معانی سب قسم کے اعراض کو شامل ہی مگر مقصود اس باب مین بیان کرنا اونھین معجزات کا ہی جو کلام و اخبار مین واقع ہوئے ہین سواسطے کہ اور قسم کے اعراض سے جو معجزات متعلق ہین اونکو علاقہ اون اجسام سے ہی جو محل اون اعراض کے ہین پس ذکر اون معجزات کا اوس جسم کے باب مین مناسب تر ہی اور عالم کلام و اخبارات مین بابت کثرت معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہوئے ہین کہ بیان اونکا واسطے اظہار معجزات عالم معانی کے وافی وکافی ہی اور اشرف معجزات کہ قرآن مجید ہی وہی اسی عالم سے ہی کہ ہزار ہا معجزات کے برابر ہی اور اس باب مین تین فصلین ہین فصل اول بیان معجزات قرآن شریف مین فصل دوم اون اخبار کے بیان مین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل الوقوع بیان فرمائین فصل سوم ایسی خبرون کے بیان مین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعات حالی کو بغیر دیکھے بیان فرمایا

فصل اول بیان معجزات قرآن مجید مین

معجزہ ۱ قرآن مجید و فرقان حمید کہ اشرف و اظہر معجزات ہی کئی طریقہ سے اوسکا اعجاز ہی منجملہ اون طرق کے دو طریق ہیں جو اونکا اس مقام پر ذکر ہوتا ہے سو ایک اعجاز کلام اللہ کا بلحاظ بلاغت ہی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امّی محض تھے اور عرب کے لوگ ایسے فصیح بلیغ تھے کہ قصائد طویلہ کا فی البدیہہ تصنیف کرنا اور خطب عظیمہ کا بے تامل انشا کرنا اونکا روزمرہ تھا اور اوس مجمع فصحاے عرب مین آپنے ڈنکا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ کا بجایا کوئی شخص اون مین سے مثل سورہ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ کے نہ لاسکا حالآنکہ کلام الٰہی اونھین الفاظ و حروف سے مرکب ہی جنسے اونکا کلام مرکب تھا اور عربی ہی زبان ہی اور کوئی زبان نہین جس سے وہ لوگ واقف نہون اور اوس زمانے سے آجتک حالآنکہ معاندان اسلام مین صدہا فصحاو بلغا گذرے ہین اور اکثر اون مین سے اہتمام عظیم واسطے ابطال معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

رکھتے ہین کوئی مثل اقصر سورہ کے نہ بنا سکا پس یہ معجزہ آپکا صلعم ابتک باقی ہی اور قیامت تک باقی رہیگا اور ظاہر ہی کہ اس قسم کا معجزہ اور کسی پیغمبر سے ظہور مین نہین آیا ف حضرت قاضی عیاض نے کتاب الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ مین لکھا ہی کہ کلام اللہ مین باعتبار بلاغت کے سات ہزار سے کچھ زیادہ معجزے ہین اور اسپر ایک دلیل قوی ذکر کی ہی یعنی یہ کہ محققین علما نے لکھا ہی کہ کلام اللہ مین سے جسقدر کلام کہ برابر سورہ انا اعطینا کے ہی معجزہ ہی اور سورہ انا اعطینا مین دس کلمے ہین اور سارے کلام اللہ مین کچھ اوپر ۷۷ ہزار کلمے ہین سو جب ۷۷ ہزار کو دس پر تقسیم کرین ہزار سات سو حاصل ہوتے ہین پس کلام اللہ مین سات ہزار سات سو معجزے ہین اور دوسرا اعجاز کلام اللہ کا بسبب اشتمال کے خبر آیندہ پر ہی کہ مطابق اوسکے واقع ہوا اور اس معجزے کو اہل کتاب پیشین گوئی کہتے ہین اور اسے اونھون نے عمدہ معجزاتِ انبیا مین شمار کیا ہی اور کلام اللہ بہت پیشین گوئیون پر بھی مشتمل ہی اس مقام پر ۱۲ پیشین گوئیان بیان کی جاتی ہین

معجزہ ۲ منجملہ پیشین گوئیہاے قرآن مجید کے یہ آیت ہی لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ بتحقیق اللہ راضی ہوا مسلمانون سے جب بیعت کرتے تھے تجھ سے تلے درخت کی سو جان لیا اللہ نے جو اونکے دلونمین ہی اور اوتارا اطمینان اونپر اور ثواب مین دی اونھین ایک فتح نزدیک اور غنیمتین بہت سی لینگے اونھین اور ہی اللہ زبردست حکمت والا سال ششم مین ہجرت سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقصد عمرہ کی مع چودہ سو یا پندرہ سو آدمیونکے طرف مکہ کے تشریف لیگئے تھے کفار قریش آپکو عمرہ کرنیسے مانع ہوے آپنے حضرت عثمان رض کو کفار مکہ کے پاس برسالت بھیجا پھر لشکر مین خبر آئی کہ حضرت عثمان رض کو کفار نے شہید کر ڈالا تب آپ ایک درخت کے تلے ہو بیٹھے اور آپ نے لوگون سے بیعت قتال کفار پر لی اور سب اصحاب حاضرین نے بیعت کی اور عہد کیا کہ جبتک بدنمین جان ہی کافرون سے لڑینگے اور مونھ نہ موڑینگے سو یہ عہد اور استقامت اور استقلال اور

جانثاری اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالیٰ کو کمال پسند ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے
یہ آیتیں واسطے اظہار رضامندی اپنی کے اہل بیعت رضوان سے نازل فرمائیں اور وعدہ کیا
کہ عنقریب انعام میں اس بیعت کے ہمنے تمھیں ایک فتح قریب عنایت کی جسمیں بہت سی غنیمتیں آویگی
سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ حُدَیبیَہ سے پھرتے ہی خیبر پر آپنے فوج کشی کی اور وہ آپ پر فتح ہوا
ساتوں قلعے وہان کے ہاتھ آئے اور بہت سی غنیمت ہاتھ لگی اور باغات اور املاک غیر منقولہ
اسقدر ہاتھ آئے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنی ہوگئے اور خود جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فَدَک وغیرہ باغات اپنی ذات سے خاص کر لیے اور اوسمیں سے خرچ ایک سال کی
قُوت کا اپنی عیال کے واسطے رکھ لیتے تھے اور فقراے بنی ہاشم پر بھی اوسمیں سے خرچ کرتے تھے
ف بعد نازل ہونے اِس آیت کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شہرہ اس بات کا ہوا تھا
کہ عنقریب خیبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فتح ہو جائیگا یہود جو مدینے میں تھے یہ بات سنکر بہت
جلے اور اونمیں سے جسکا کسی صحابی پر قرض تھا اوسنے تقاضاے شدید کرنا شروع کیا چنانچہ
ابو شحم یہودی کے عبداللہ بن ابی حَدرَد اسلمی پر پانچ درم قرض آتے تھے اوسنے بایں مرتبہ تقاضا
کیا کہ ہر وقت اونکے ساتھ رہتا عبداللہ نے کہا مجھے تو اتنی مہلت دے کہ خدا تعالیٰ نے فتح
خیبر کا وعدہ کیا ہے وہان سے جو مجھے غنیمت ہاتھ لگے گی اوسمیں سے تیرا قرض بھی ادا کرونگا اوسنے کہا
کہ بخبر خیبر کی لڑائی کو اور جگہہ کی لڑائی پر قیاس مت کرو وہان دس ہزار مرد جنگی ہیں عبداللہ نے
کہا کہ ای دشمنِ خدا تو ہمیں ہمارے دشمن سے ڈراتا ہے حال آنکہ تو ہماری امان میں ہے پھر نوبت اس
جھگڑے کی تا بمجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچی عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے مقولہ یہود کا
بیان کیا آپنے اوس سے کچھ نہ کہا لیکن میں نے دیکھا کہ آپنے لبہای مبارک کو متحرک کیا اور کچھ آہستہ کہا

مہملہ یہود دہانا پھاڑنا و غلو میں نفع و ... شدت تقاضا ...
تحتیہ بجر ...
اقرار ...
و سکون ...
کاف تازی ...
...
ساتون قلعوں کا نام ...

پھر یہودی نے عرض کیا کہ یا ابا القاسم یہ میرا حق نہین دیتا آپ نے مجھے ارشاد کیا کہ اسکا حق دیدو میرے پاس دو کپڑے تھے ایک کپڑا مین نے تین درم کو بیچا اور دو درم اور بہم پہنچا کے پانچون درم اوس یہودی کے ادا کیے اور سلمہ بن اسلم نے مجھے کپڑا دیا وہ پہنکر مین غزوۂ خیبر کو گیا وہان اللہ تعالیٰ نے مجھے غنیمت مین بہت سا مال عطا فرمایا اور ایک عورت کہ اوسکو یہودی سے قرابت رکھتی تھی مجھے بندیون مین ملی مین نے اوسے مدینے مین لاکر بہت مال کو بیچا

معجزہ ۴۴ منجملہ پیشین گوئیون قرآن شریف کے یہ آیت ہی لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا یعنی بیشک سچا کیا اللہ نے اپنے رسول کا خواب البتہ تم داخل ہو گے مسجد حرام مین اگر اللہ نے چاہا چین سے سر کے بال منڈا کر اور کتر اکر بیخطرہ سو جان لیا اللہ نے جو تم نہین جانتے ہو پس ٹھہرائی ہی پہلے اس سے ایک فتح نزدیک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ ساتھ اصحاب کے آپ مکہ کو تشریف لے گئے اور وہان بفراغ خاطر عمرہ کیا یہ خواب آپ نے اصحاب سے بیان کیا اون لوگون نے کہ از بس مشتاق زیارت کعبہ معظمہ کے تھے مکہ کے چلنے کی تیاری کر دی اور آپ بھی تیار ہو کے روانہ ہوے جب قریب مکہ معظمہ کے پونہچے کفار قریش مانع آئے اور آپنے حُدَیبیہ پر نزول فرمایا وہین بیعت رضوان ہوئی جسکا ذکر معجزۂ سابقہ مین ہو چکا اور آخر کار اوسی مقام مین فیمابین آپ کے اور کفار قریش کے مصالحہ ہوا اور یہ بات قرار پائی کہ اس سال مین عمرہ نکرین سال آیندہ مین آکر کرین صحابہ اس بات سے بہت ملول ہوے تھے بوقت معاودت حُدَیبیہ سے سورۂ فتح نازل ہوئی اوسمین اللہ تعالیٰ نے واسطے تسلی مسلمانون کے یہ آیت بھی نازل کی اور ارشاد کیا کہ پیغمبر کا خواب بیشک سچا ہی اوسمین کچھ اسی سال کی تعیین نہ تھی سال آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ بیشک تم مکہ مین داخل ہو گے اور بفراغ خاطر سب ارکان عمرے کے بجا لاؤ گے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا اور سال آیندہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحاب مکہ معظمہ مین تشریف لائے اور

عمرہ ادا کیا اور فتح قریب سے وہی فتح خیبر مراد ہے جسکا بیان معجزہ سابقہ مین ہو چکا اور ارشاد ہوا کہ مکہ مین داخل ہونے سے پہلے خیبر فتح ہو جائے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا

معجزہ ۴ منجملہ پیشین گوئیون قرآن شریف کے یہ آیت ہی وَاُخْرٰی لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا ۝ اور وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نے تمسے اور غنیمتونکا کہ تمہارے قابو کی نہین خدا تعالی اونپر محیط ہی اور خدا تعالی ہر چیز پر قادر ہی یعنی سوا غنائم خیبر کے مسلمانون کو اور ایسی غنیمتین ملینگی کہ ملنا اونکا حیطہ قدرت مسلمانون سے خارج ہی محض تائید ایزدی وہ غنیمتین مسلمانون کو ملینگی سو مطابق اسکے واقع ہوا اور مسلمانونکو بیشمار غنائم ہاتھ لگین مثل غنائم بادشاہان فارس اور روم کے کہ بمقابلہ اونکے مسلمانونکی کچھ ہستی بھی

معجزہ ۵ منجملہ پیشین گوئیہاے قرآن مجید کے یہ آیت ہی یَاۤ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗۤ اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآىٕمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ اے ایمان والو جو کوئی مرتد ہو جاویگا تم مین سے اپنے دین سے تو اللہ لاویگا ایسی قوم کو کہ دوست رکھتا ہی اونھین خدا اور وہ خدا کو دوست رکھتے ہین تواضع کرنے والے ساتھ مسلمانون کے اور دبانے والے کافرون کے جہاد کرتے ہین اللہ کی راہ مین اور نہین ڈرتے ملامت سے ملامت کرنے والے کی یہ فضل خدا تعالی کا ہی دیتا ہی جسے چاہتا ہی اور اللہ کشایش والا ہی خبردار ا ہی اس آیت سے مقصود تسلی مسلمانونکی ہی اور اخبار اس امر کا منظور ہی کہ اگر کچھ لوگ مرتد ہو جاوینگے تو اونکے سبب سے تمھارے دین مین کچھ خلل نہ آویگا اللہ تعالی اونکے شر کو بدست خیار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اوصاف مسبوقۃ الذکر سے متصف ہین دفع فرماوے گا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ فتنہ عظیمہ مرتدین کا قریب وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا تھا اور بہت قبائل عرب کے مرتد ہو گئے اور مسیلمہ کذاب وغیرہ نے دعوی نبوت کیا تھا بسعی شیخین و خالد بن الولید رضی اللہ عنہم و صحابہ اخیار دفع ہوا

معجزہ ۶ منجملہ پیشین گوئیون قرآن شریف کی یہ آیت ہی الٓمٓ ۚ غُلِبَتِ الرُّومُ ۙ فِيٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۙ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۭ مغلوب ہوگئے رومی قریب زمین مین اور وہ بعد مغلوب ہونے کے پھر غالب ہوجاوینگے چند سال مین نو برس کے اندر بیان اسکا یہ ہی کہ فیما بین بادشاہ فارس کو کہ مجوسی تھا اور بادشاہ روم کو کہ نصرانی تھا لڑائی واقع ہوئی اور رومی لوگ کچھ مغلوب ہوگئے تھوڑا سا ملک اونکا جو متصل ملک فارس کے تھا بادشاہ فارس کے ہاتھ آگیا اس بات کو سُنکے کفار مکہ بہت خوش ہوے اور یہ کہنا شروع کیا کہ رومی اہل کتاب ہین اور فارسی بے کتاب جسطرح فارسی رومیون پر غالب ہوے ہین اسی طرح ہم بھی جب اہل اسلام سے بجنگ مقابل ہونگے غالب آوینگے مسلمانون کو اس بات کا رنج ہوا تب اللہ جل جلالہ نے یہ آیت مسلمانون کی تسلی کے واسطے نازل فرمائی اور ارشاد کیا کہ چند سال مین نو برس کے اندر پھر اہل روم اہل فارس پر غالب ہوجاوینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور جس روز کہ اہل اسلام غزوہ بدر مین کفار قریش پر فتحیاب ہوے اوسیدن رومیون نے فارسیون پر فتح پائی اور اللہ تعالیٰ نے اوسیدن بوساطت حضرت جبرئیل علیہ السلام کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچائی اور مضمون وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ بِنَصْرِ اللّٰهِ کا صادق آیا

معجزہ ۷ منجملہ پیشین گوئیون قرآن شریف کے یہ آیت ہی قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ یعنی کہدو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہودیون سے اگر ہی تمھارے لیے دار آخرت اللہ کے ہان خالص سوا سب آدمیون کے تو آرزو کرو تم موت کی اگر ہو تم سچے اور تمنا نکرینگے موت کی بسبب اون کامونکے جو اونھون نے کیے ہین اور اللہ خوب جانتا ہی ظالمون کو انتہی اللہ تعالیٰ نے اس آیت مین خبر دی کہ یہود تمنا موت کی نکرینگے اور مطابق اوسکے واقع ہوا یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کے سامنے پڑھی اور تمنی موت ایک امر سہل تھا واسطے الزام مخالف کے لفظ تمنائے موت نہ زبان پر لانا خلاف عقل

اور مجال نہ تھا مگر کوئی اونمین سے متمنی موت نہوا پس مطابق پیشین گوئی الٰہی کے واقع ہوا

معجزہ ۸ منجملہ پیشین گوئیہاے قرآن مجید کے یہ آیت ہی وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ یعنی وعدہ کیا اللہ نے اون لوگون سے جو ایمان لائے تم مین سے اور کیے نیک کام کہ خلافت و سلطنت دیگا انھین زمین مین جیسے خلافت دی تھی اون لوگون کو جو اونسے پہلے تھے اور جما دیگا واسطے اونکے دین اونکا جو اونکے لیے پسند کیا اور بدل دیگا اونھین بعد خوف کے امن کہ عبادت کرین میری اور نہ شرک کرین مجھ سے اور جو کافر ہون بعد اسکے پس وہ بڑے نافرمان ہین اس آیت مین اللہ جل جلالہ نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا ہی خلافت راشدہ کا کہ عبارت ہی سلطنت عظمی سے ساتھ کمال غلبۂ دینداری کے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چار یار با صفا کو اللہ تعالی نے خلافت راشدہ عنایت فرمائی

معجزہ ۹ منجملہ پیشین گوئیہاے قرآن مجید کی یہ آیت ہی هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ وہ اللہ ہی جسنے بھیجا اپنے پیغمبر کو ساتھ راہ راست اور سچے دین کے تاکہ غالب کرے اوس سچے دین کو سب دینون پر اور بس ہی اللہ گواہ اس آیت مین اللہ تعالی نے وعدہ فرمایا کہ دین اسلام سب دینون پر غالب ہوجائیگا سو مطابق اسکے واقع ہوا اوس زمانے مین سب اہل ادیان مین غالب تر مجوس فارس تھے بعد اونکے عیسائیان روم سو بہت قریب زمانے مین اہل اسلام اون دونون پر غالب ہوگئے سلطنت فارس کی تو بالکل چند روز مین تباہ ہوگئی کچھ نام و نشان اوس سلطنت کا نرہا اور روم کی سلطنت بھی بالکل مغلوب ہوگئی اکثر ملک اونکا اہل اسلام کے ہاتھ آگیا اور رفتہ رفتہ ہنود اور اہل ادیان بھی اہل اسلام سے مغلوب ہوے

معجزہ ۱۰ منجملہ پیشین گوئیہاے قرآن مجید کے یہ آیت ہی سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ

قریب ہی کہ جماعت اہل مکہ کی ہزیمت کھاویگی اور پشت پھیرینگے وہ لوگ اس آیت مین اللہ تعالی نے خبر دی کہ کفار مکہ کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ مین شکست فاش واقع ہوگی اور بھاگ جاوینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا روز بدر کے مسلمانون کی جماعت قلیل سی کہ تین سو تیرہ آدمی تھے لشکر کفار قریش کو کہ ساتھ نسو ساتھ کمال کر و فر کے تھے شکست فاحش ہوئی

معجزہ ۱۱ منجملہ پیشین گوئیہاے قرآن مجید کے یہ آیت ہی قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ فَإِن تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا وَإِن تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُم مِّن قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ٥ کہہ تو پیچھے رہ گئے گنوار عرب سے جو ساتھ سے رہ گئے تھے سفر حدیبیہ مین ایسا اتفاق ہوگا کہ تم بلائے جاؤگے واسطے لڑائی بڑی قوت اور دہشت والی قوم کے اونسے لڑائی ہوگی یا وہ مسلمان ہوجاوینگے سو اگر اطاعت کروگے دیگا اللہ تمھین اجر نیک اور اگر منھ پھیر دوگے جیسا مونھ پھیرا تھا تمنے پہلے تو عذاب کریگا تمھین اللہ عذاب دردناک اس آیت مین اللہ جل جلالہ نے خبر دی کہ مسلمانون کو بعد صلح حدیبیہ کے ایسے اشخاص سے لڑنے کا اتفاق ہوگا کہ وہ بہت قوت والی اور بہت دہشت والی ہونگے یہانتک کہ جو لوگ سفر حدیبیہ مین ساتھ سے رہگئے تھے اونکو بھی حاکم اسلام واسطے لڑائی کے بلاویگا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے وقت مین لڑائیان بہت پر زور اشخاص سے واقع ہوئین جیسے لشکر مسیلمہ وغیرہ مرتدان عرب اور بادشاہ فارس اور بادشاہ روم سے اور اون دونون صاحبون نے اعراب کو طرف قتال اشخاص مذکورین کے بلایا

معجزہ ۱۲ منجملہ پیشین گوئیہاے قرآن مجید کے یہ آیت ہی يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۚ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ٥ یعنے اے رسول پونہچا دے جو کچھ اوترا ہی طرف تیری تیرے رب سے اور اگر نہ پونہچاویگا تو تو نہ ادا کریگا پیغام اپنے رب کا یعنی اگر پونہچانے سے کوئی ذراسی بات بھی منجملہ احکام الہی کے رہ جاویگی تو یہ ثابت ہوگا کہ گویا تمنے کچھ کام نکیا اور ایک بات بھی

نہ پونہچائی اور اللہ تمھین محفوظ رکھیگا سب آدمیون سی کہ کوئی تمھین قتل نہ کرسکیگا بیشک اللہ
نہین ہدایت کرتا ہی قوم کافرین کو یعنی اونکو تمھارے قتل پر قدرت نہ دیگا انتہی اس آیت مین اللہ جل جلالہ
نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا آپکے محفوظ رکھنے کا اور خبر دی کہ آپکو
کوئی قتل نکر سکیگا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ کوئی شخص آپکو قتل پر قادر نہوا حالانکہ لکھو کھا
آدمی آپکو دشمن تھے اور بہتیرون نی آپکے قتل کا قصد کیا صحیحین مین جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ ہم ایک سفر جہاد مین جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجانب نجد تشریف لیگئے تھے
آپکی ساتھ تھے پھرتے ہوی ایک دن دوپہر کے وقت ایک جنگل مین جہان بہت سی درخت خاردار تھے
ٹھہرے اور لوگ بجا بجا درختون کے سایہ کے تلے متفرق ہوگئے آپ ایک سمرہ کے درخت
کے تلے اترے اور اپنی تلوار اس درخت سے لٹکا دی ہم لوگ تھوڑا سا سوئے تھے کہ آپنے ہمکو
بلایا ہمنے جاکے دیکھا کہ ایک اعرابی آپکے سامنے بیٹھا تھا اور آپ نی فرمایا کہ مین سوتا تھا سو
اسنے میری تلوار نکال لی اور مین جاگا اور مین نی دیکھا کہ ننگی تلوار اسکے ہاتھ مین تھی اور اسنے مجھ سے
کہا کہ اب تمکو کون بچا لیگا مجھ سے مین نے کہا کہ اللہ اور آپ نے اوسپر کچھ عتاب نکیا انتہی اور روایت
کی گئی ہی کہ جب آپنے فرمایا کہ اللہ تب تلوار اوسکے ہاتھ سے گر پڑی اور آپنے لے لی اور اوس سے
کہا کہ اب تجھے کون بچاویگا مجھ سے اوسنے کہا کہ آپ مجھے بخشدیجیے اور وہ مسلمان ہوگیا اور اپنی
قوم سے جاکر کہا کہ مین ایسے شخص کے پاس سے آیا ہون کہ ساری آدمیون سے بہتر ہی **ف** اس قسم کے
بہت سے قصے واقع ہوے ہین کہ اللہ جل جلالہ نے محض اپنی عصمت سے آپکو محفوظ رکھا چنانکہ
بینندگان کتب احادیث وسیر پر پوشیدہ نہین ہی **ف** صحیح ترمذی مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی
کہ آپکی عادت تھی کہ واسطے محافظت اپنی کے سونے کے وقت پہرہ رکھا کرتے تھے یہانتک کہ جب آیت
نازل ہوئی وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ تب آپنے خیمے مین سے سر مبارک نکال کے پہرے والون سے فرمایا کہ
اب چلے جاؤ اللہ نے محافظت کا وعدہ کیا ہے اب ہمین پہرے کی کچھ حاجت نہین
معجزہ ۳۳ منجملہ پیشین گوئیہا سے قرآن مجید کے یہ آیت ہی لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ؕ وَاِنْ

ثُمَّ قَاتَلُوكُمْ يُوَلُّوكُمُ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ۝ یعنے یہود ضرر نہ پہونچا سکینگے تمہین مگر تھوڑا سا رنج اور اگر لڑینگے تمسے تو بھاگ جائینگے پھر اونکی مدد نہوگی اس آیت مین اللہ جل جلالہ نے خبر دی کہ یہود کبھی اہل اسلام پر غالب نہونگے اور اونسے مسلمانون کو کوئی بڑا صدمہ نہ پہونچ سکیگا اور جب مسلمانون سے لڑائی کرینگے شکست پائینگے اور ہمیشہ مغلوب رہینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ کبھی یہود مسلمانون پر کوئی دست برد نکر سکے اور ہر لڑائی مین اونھون نے شکست پائی چنانچہ بنی قریظہ اور بنی النضیر اور بنی قینقاع اور یہود خیبر سب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین لڑائیو نمین شکست پائی او مغلوب ور ذلیل ہوے اور بالآخر نوبت اونکی مغلوبیت کی یہانتک پونہچی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونھین بالکل جزیرۂ عرب سے نکال دیا یہانتک بیان اعجاز قرآن مجید دو وجہ سے ہوچکا اور کئی وجوہ اعجاز قرآن مجید کے ہین کہ کتب مبسوطہ مین مذکور ہین چونکہ یہ دونون وجہین ظاہر تھین اور صراحۃً کلام اللہ سے ثابت لہذا انھین کے ذکر پر اکتفا کیا

فصل دوم اون اخبار کے بیان مین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل الوقوع بیان فرمائین

صحیحین مین حضرت حذیفہ بن الیمان سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وعظ مین جتنے امور قیام قیامت تک ہونے والے تھے سب بیان فرمائے جسنے یاد رکھا اوسے یاد رہے اور بھول گئے جو بھول گئے اور میرے ان اصحاب کو اوس بیان کی خبر ہے اور بعضی شے اوسمین سے ہوتی ہی کہ مین اوسے بھول گیا تھا پھر مین جب دیکھتا ہون اوسے تب مجھے یاد آجاتی ہی یعنی بعد وقوع خبر کے پہچان جاتا ہون کہ یہ وہی بات ہی جسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی جس طرح سے کہ کسی شخص کی صورت آدمی کو یاد ہو اور وہ شخص غائب ہوجاوے پھر جب اوسے دیکھتا ہی پہچان جاتا ہی انتہی اور فی الحقیقت خادمان فن حدیث پر

یہ بات بخوبی واضح ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جملہ وقائع آیندہ کی خبر دی اور اکثر کی
تطبیق بعد وقوع کے منکشف ہوئی اور احصا آپکی پیشین گوئیونکا دشوار ہی اس فصل مین اکثر
پیشین گوئیان مندرج ہین اور یہ فصل سات قسمون پر منقسم ہی قسم اول اخبار متعلقہ بخلفائے اربعہ
رضی اللہ عنہم قسم دوم اخبار متعلقہ بخلافت وفتوحات عہد خلافت قسم سوم اخبار متعلقہ باہل بیت
قسم چہارم اخبار متعلقہ بغزوات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قسم پنجم اخبار متعلقہ بائمہ مجتہدین
قسم ششم اخبار متعلقہ بمذاہب اہل بدعت قسم ہفتم اخبار متعلقہ بدیگر وقائع متفرقہ

قسم اول اخبار متعلقہ بخلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم

صحیح ابن حبان نے سفینہ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ جب جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد تعمیر فرمائی ایک پتھر آپ نے بنائے مسجد مین رکھا پھر حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم اپنا پتھر میرے پتھر کے پاس رکھو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
کہا کہ تم اپنا پتھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رکھو پھر حضرت عثمان رض سے کہا کہ تم اپنا پتھر حضرت
عمر رض کے پتھر کے پاس رکھو پھر آپنے فرمایا کہ یہ لوگ خلیفہ ہونگے بعد میرے انتہی اور اس
حدیث کو حاکم نے مستدرک مین روایت کرکے صحیح کہا ہی اور بیہقی نے بھی دلائل النبوۃ مین اس
حدیث کی روایت کی ہی اور مطابق اسکے واقع ہوا کہ خلافت بعد آپ کے اسی ترتیب سے ہوئی
پہلے حضرت ابوبکر صدیق رض خلیفہ ہوے پھر حضرت عمر رض پھر حضرت عثمان رض مطابق مضمون اس حدیث کے
احادیث کثیرہ مین اشارہ طرف خلافت خلفا کے بترتیب واقع ہوا ہی چنانچہ حاکم نے حضرت انس
بن مالک سے روایت کی ہی کہ اونھون نے کہا کہ مجھے بنی المصطلق نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت مین بھیجا اور کہا کہ یہ ہماری لیے آپ سے پوچھو کہ بعد آپکے ہم صدقات کسکے پاس لاوین
سو مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر آپ سے پوچھا آپنے ارشاد کیا کہ
پاس ابی بکر کے لاوین مین نے آکر اون لوگون کو اس ارشاد سے مطلع کیا پھر اونھون نے مجھے بھیجا
اور کہا کہ یہ پوچھ آؤ کہ اگر ابی بکر صدیق رض پر کچھ حادثہ ہو تب ہم صدقات کسکے پاس لاوین آپنے

جاکر پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر رضہ کے پاس پھر اون لوگون نے پھر بھی کہا کہ اب جاکے یہ پوچھ آؤ کہ اگر عمر رضہ پر بھی کچھ حادثہ آوے تب ہم صدقات کسکے پاس لاوین مین نے جاکے پوچھا آپنے فرمایا کہ عثمان رض کے پاس مین نے آکر اون لوگون کو بتا دیا اونھون نے کہا پھر جاکر پوچھ آؤ کہ اگر عثمان رض پر بھی کچھ حادثہ آوے تو کسکے پاس لاوین مین نے جاکر پوچھا آپنے فرمایا کہ اگر عثمان رضہ پہ کچھ حادثہ آوے تو خرابی ہو تمھین ہمیشہ اور خرابی انتہی اور صحیحین مین بروایت ابوہریرہ رض وابن عمر رضہ وارد ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ مین ایک کنوین پر ہون اور اوسپر ایک ڈول ہی سو مین نے اوسمین سے جسقدر خدا نے چاہا پانی نکالا پھر اوس ڈول کو ابوبکر رضہ نے لیا اور اوس کنوین مین سے ایک ڈول یا دو ڈول آہستگی نکالے پھر وہ ڈول بہت بڑا ڈول ہو گیا اور اوسکو عمر بن الخطاب رض نے لیا سو مین نے کوئی آدمی جوان قوی اونکے مانند پانی نکالتے نہین دیکھا یہانتک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور گرد کنوے کے مجتمع ہو گئے آور ابوداؤد اور حاکم نے جابر بن عبد اللہ رضہ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات ایک مرد صالح نے خواب مین دیکھا کہ ابوبکر رضہ معلق کیے گئے ہین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عمر رضہ ساتھ ابوبکر رضہ کے اور عثمان رض ساتھ عمر رضہ کے جابر کہتے ہین کہ پھر جب ہم آپ کی خدمت سے اٹھے ہمنے آپس مین کہا کہ وہ مرد صالح جسنے خواب دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اونمین سے ایک کا دوسرے کے ساتھ معلق ہونا اسکا یہ مطلب ہی کہ یہ لوگ والی ہونگے اس امر کے جسکے لیئے اللہ تعالی نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا انتہی آور حاکم نے سفینہ رض سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب نماز صبح سے فارغ ہوتے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر پوچھتے کہ کسی نے تم مین سے خواب دیکھا ہی ایک شخص نے عرض کیا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ گویا ایک ترازو آسمان پر سے اوتری پس ایک پلے مین اوسکے آپ رکھے گئے اور دوسرے مین ابوبکر رضہ سو آپکا پلہ بھاری رہا پھر ابوبکر رضہ کے ساتھ عمر رضہ کو دوسرے پلہ مین رکھا سو ابوبکر رضہ کا پلہ بھاری رہا پھر عثمان رض کو

دوسرے پلے مین رکھا سو عمر رض تول مین بھاری رہے پھر ترازو اوٹھ گئی سو یہ بات سنکی پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوا پھر آپ نے فرمایا کہ خلافت تیس برس رہیگی بعد اسکے بادشاہی ہوگی
اس حدیث کے مضمون کو ترمذی اور ابوداؤد نے ابوبکرہ رض سے بھی روایت کیا ہی اور ابوداؤد نے
سمرہ بن جندب سے روایت کی ہی کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نے خواب مین دیکھا
گویا ایک ڈول آسمان پر سے لٹکایا گیا سو آئے ابوبکر رض اور اوس ڈول کو اوسکی رسیون سے تھاما
اور تھوڑا سا پانی پیا پھر آئے عمر رض اور اونھون نے بھی اوس ڈول کو رسیون سے تھام کے
پیا یہانتک کہ خوب سیراب ہوگئے پھر آئے عثمان رض اور اونھون نے بھی ڈول کو رسیون سے تھام کے
پیا یہانتک کہ خوب سیراب ہوگئے بعد اوسکے علی رض آئے اور ڈول کو رسیون سے تھاما سو رسیان
کھل گئین اور کچھ اوسمین سے پانی حضرت علی رضی اللہ عنہ پر آپڑا انتہی اور اسی طرح
اور احادیث مین بھی اسی جنس کا مضمون وارد ہی اس مقام پر اسی قدر پر اکتفا کی گئی

معجزہ ۱۵ بخاری نے انس بن مالک رض سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جبل احد پر چڑھے اور آپکے ساتھ ابوبکر رض اور عمر رض اور عثمان رض تھے سو وہ پہاڑ تھرتھرایا اور
آپ کو ہلایا سو آپ نے اوسکے لات ماری اور فرمایا ٹھہر رہ ای احد تجھپر تو ایک نبی ہی اور ایک
صدیق اور دو شہید انتہی آپ نے اپنے تئین نبی فرمایا اور صدیق حضرت ابوبکر رض کو اور دو شہید حضرت عمر رض
اور حضرت عثمان رض کو سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ حضرت عمر رض شہید ہوئے ابولولو مجوسی نے انھین شہید
کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوئے بلوائیون نے اونھین شہید کیا

معجزہ ۱۶ بخاری اور مسلم نے ابی موسی اشعری سے روایت کی ہی کہ اونھون نے کہا
کہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک باغ مین مدینہ کے باغون مین سے تھا
سو ایک شخص دروازے پر آیا اور دروازہ کھلوایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا
کہ کھولدو اور اس آنے والے کو بہشت کی بشارت دو مین نے دروازہ کھولا ابوبکر رض تھے
اونکو مین نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے موافق بشارت دی وہ حمد الہی

بجا لائے پھر ایک اور شخص نے آکر دروازہ کھلوایا حضرت نے ارشاد کیا کہ کھولدو اور بہشت کی بشارت
آنیوالے کو بشارت دو مین نے دروازہ کھولا عمر رض تھے اونھین مینے حضرت کی زبانی کی موافق بشارت دی
وہ بھی حمد الٰہی بجا لائے پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھلوایا آپ نے مجھے ارشاد کیا کہ کھول دو
اور اس شخص کو بشارت دو بہشت کی اوپر ایک بلوے کے جو اوسے پہونچیگا مینے دروازہ کھولا
عثمان رض تھے اونکو مین نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی خبر دی وہ حمد الٰہی بجا لائے
پھر اونھون نے کہا خدا کی مدد چاہیے انتہی اس حدیث مین آپ نے حضرت عثمان رض پر بلوہ ہونیکی خبر دی سو
مطابق اوسکے واقع ہوا کہ آخر خلافت حضرت عثمان رض مین اہل مصر و عراق اونپر بلوا لائے اور اونھین شہید کیا

معجزہ ۱۷۔ صحیح مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جبل حرا پر تھے آپ اور حضرت ابو بکر رض اور حضرت عمر رض اور حضرت عثمان رض اور حضرت علی رض اور حضرت
طلحہ رض اور حضرت زبیر رض سو وہ پتھر ہلا سو آنحضرت نے فرمایا ٹھہر جا نہین تجھپر مگر نبی یا صدیق یا شہید انتہی
اس حدیث مین آپ نے حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی اور طلحہ اور زبیر
رضی اللہ تعالی عنہم کے شہید ہونے کی خبر دی سو مطابق اسکے واقع ہوا اور یہ سب صاحب شہید ہوے

معجزہ ۱۸۔ صحیحین مین ہی کہ شقیق نے حضرت حذیفہ رض سے روایت کی ہی کہ حضرت عمر رض نے
مجھسے پوچھا کہ تمھین جو کچھ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس فتنے مین معلوم ہو جو سمندر کی طرح
موجین ماریگا تو بیان کرو مین نے کہا کہ تمھین اوس فتنے سے کیا سروکار ہی تمھارے اور اوسکے درمیان
مین ایک دروازہ بند ہی پھر حضرت عمر رض نے پوچھا کہ وہ دروازہ ٹوٹیگا یا کھلیگا مینے کہا کہ ٹوٹیگا کھلیگا
نہین حضرت عمر رض نے کہا پھر کبھی بند نہوگا شقیق کہتے ہین کہ ہمنے حذیفہ رض سے پوچھا کہ حضرت عمر جانتے تھے
کہ دروازہ کون ہی حذیفہ رض نے کہا ہان ایسا جانتے تھے جیسا کہ کل سے پہلی رات ہی شقیق کہتے ہین کہ ہم
بسبب ہیبت کے حذیفہ رض سے پوچھ نسکے کہ دروازہ کون ہی ہمنے مسروق سے کہا کہ حذیفہ رض سے

پوچھو کہ دروازہ کون ہی اونھون نے پوچھا حذیفہ رضؓ نے کہا کہ حضرت عمر رضؓ دروازہ تھی انتہی اِس
حدیث سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خبر دینا باین امر ثابت ہوا کہ حضرت عمر رضؓ جبتک جیتے
رہینگے کوئی فتنہ امت مین واقع نہوگا سو مطابق اوسکے واقع ہوا کہ تا حیات حضرت عمر رضؓ اور خلافت
اونکے روز بروز ترقی اسلام کی ہوتی رہی اور باہم اہل اسلام کے کوئی فتنہ واقع نہوا **ف** ایک دن
حضرت عمر رضؓ حضرت ابوذر رضؓ سے ملاقی ہوے اور اونکا ہاتھ پکڑ کر مروڑا حضرت ابوذر رضؓ نے کہا
چھوڑ میرا ہاتھ اے قفل فتنے کے سو حضرت عمر رضؓ نے کہا کہ اے ابوذر یہ کیا کہتے ہو ابوذر رضؓ نے کہا کہ ایکدن
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتمین تھے اور تم آئے سو تم لوگون کی پشت پر بیٹھ گئے جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبتک یہ شخص تم مین رہیگا کوئی فتنہ تمکو نہ پہونچے گا

معجزہ ۱۹ امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت عایشہ رضؓ سے
روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضؓ سے فرمایا کہ اے عثمان رضؓ
بیشک اللہ تمھین ایک قمیص پہنائیگا پھر اگر منافقین چاہین کہ وہ قمیص تم اوتار دو تو تم مت اوتاریو
یہانتک کہ مجھسے ملاقات کرو انتہی اِس حدیث مین قمیص کنایہ ہی خلافت سے اور حضرت عثمان رضؓ
کو ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمھین خلافت دیگا پھر اگر کچھ بے دین لوگ تمسے خلع خلافت چاہین
تو تم مت مانیو اور تا دم مرگ خلع خلافت نکیجیو سو مطابق اسکے واقع ہوا اور حضرت عثمان رضؓ خلیفہ ہوے
اور بلوائیون نے اونسے خلع خلافت چاہا سو اونھون نے بموجب حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے قبول نکیا اور کہدیا کہ مجھسے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عہد لیا ہے
مین اوسپر صابر ہون چنانچہ ترمذی نے یہ مقولہ اونکا ابو سہلہ سے بسند صحیح روایت کیا ہی

معجزہ ۲۰ ترمذی نے عبد اللہ بن عمر رضؓ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک فتنے کا ذکر کیا اور حضرت عثمان رضؓ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ اوسمین بے گناہ مارے جائینگے انتہی
سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ فتنہ بلوے اہل مصر اور عراق مین حضرت عثمان رضؓ بے گناہ شہید ہوے

معجزہ ۲۱ صحیحین مین سہل بن سعد رضؓ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

خیبر کے دن فرمایا کہ مین کل نشان ایسے شخص کو دونگا جسکے ہاتھ پر خداوند تعالیٰ فتح دیگا وہ اللہ اور
رسول کو دوست رکھتا ہی اور اللہ اور رسول ص اوسے دوست رکھتے ہین جب صبح ہوئی لوگ
بامید عطاے نشان حضور مین حاضر ہوی آپ نے پوچھا کہ علی رض ابن ابی طالب کہان ہین اونکو لوگون نے
عرض کیا کہ اونکی آنکھین دکھتی ہین آپنے فرمایا کہ اونھین بلا بھیجو لوگ اونھین لے آئے آپ نے
آب دہن مبارک اونکی آنکھون مین لگا دیا پس وہ اچھی ہو گئین گویا کہ آنکھین دکھتی ہی نہ تھین پھر
اونھین نشان عطا فرمایا انتہی اس حدیث مین آپنے خبر دی تھی کہ کل ہم جسے نشان دینگے اوسکے ہاتھ پر قلعہ
فتح ہو جائیگا سو مطابق اوسکے واقع ہوا اور حضرت علی رض کی شجاعت اور صفدری سے خیبر مفتوح ہوا

معجزہ ۲۲ بیہقی نے روایت کی ہی کہ ایکدن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کو باہم ہنستے ہوے دیکھا آپنے حضرت علی رض سے پوچھا کہ تم
زبیر رض کو دوست رکھتے ہو اونھون نے کہا کہ مین کیسے نہ دوست رکھون وہ میری پھوپھی کے بیٹے ہین
اور وہ میرے دین پر ہین پھر حضرت زبیر رض سے پوچھا کہ تم علی رض کو دوست رکھتے ہو اونھون نے
کہا کہ مین کیونکر دوست نہ رکھون وہ میرے ماموں کے بیٹے ہین اور میرے دین پر ہین آپ نے زبیر رض
سے فرمایا کہ ایسا اتفاق ہوگا کہ تم علی رض سے قتال کروگے اور تم ظالم ہوگے سو جب جنگ جمل
واقع ہوئی حضرت علی رض حضرت زبیر رض کے مقابلے مین آئے اور اونسے قسم دلا کر پوچھا کہ تمنے سنا ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ تم مجھ سے لڑوگے اور تم ظالم ہوگے حضرت
زبیر رض نے کہا کہ واقعی مین نے سنا ہی لیکن مین بھول گیا تھا بعد اوسکے حضرت زبیر رض وہان سے پھر گئے
اور ابن جرموز نے جاکر اونھین وادی السباع مین سوتے ہوی شہید کیا انتہی جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی تھی کہ درمیان حضرت علی رض اور حضرت زبیر رض کے قتال واقع
ہوگا مطابق اوسکے واقع ہوا ف ظلم کہتے ہین بیجا کام کرنے کو حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ
برحق تھے اونکے ساتھ مقابلہ کرنا اگرچہ بسبب دھوکے اور بطور خطا کے ہو بیشک بیجا ہے

معجزہ ۲۳ امام احمد نے حضرت علی رض سے روایت کی ہی کہ اونھون نے کہا کہ جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سے فرمایا تمہارا حال مثل حضرت عیسیٰ کے ہیکہ اونھین یہود نے دشمن رکھا یہانتک کہ اونکی ماں پر تہمت لگائی اور نصاریٰ نے اونھین دوست رکھا یہانتک کہ اونکو اوس مرتبہ کو پونہچایا جو اونکا نہ تھا یعنی تمہاری شان مین بھی افراط و تفریط ہوگی کچھ لوگ تمہارے دشمن ہو جائینگے اور تمہارا رتبہ اتنا گھٹائینگے کہ تمھین برا کہینگے اور تمپر تہمتین جھوٹھی لگائینگے اور کچھ لوگ تمہارے دوست بنکر تمھین اتنا بڑھاوینگے کہ بہت زیادہ مرتبہ تمہارے لیے ثابت کرینگے یہانتک کہ خدا کہینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حال مین ایسا ہی اختلاف ہوا نواصب و خوارج اونھین برا کہتے ہین اور جھوٹھی تہمتین مثل شرکت در قتل حضرت عایشہ و قتل حضرت عثمان رضی اللہ عنہما لگاتے ہین اور غلاة روافض اونھین خدا کہتے ہین

معجزہ ۲۴ امام احمد نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض سے فرمایا کہ کچھ جانتے ہو کہ اگلی امتو مین سب سے زیادہ شقی کون تھا اور اس امت مین سب سے زیادہ شقی کون ہی اونھون نے عرض کیا کہ مجھے نہین معلوم آپنے فرمایا کہ بدبخت ترین اگلی امتونکا وہ مرد سرخ رنگ تھا قوم ثمود مین سے یعنے قدار بن سالف جسنے ناقۃ اللہ کی کونچین کاٹین اور بدبخت ترین اس امت کا وہ شخص ہی کہ تمہارے سر پر تلوار ماریگا یہانتک کہ داڑھی تمہاری خون سے رنگین ہو جائیگی اور اوس تلوار سے شہید ہوگا انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ قاتل حضرت علی رض کا اونکے سر پر تلوار ماریگا اوس سے داڑھی اونکی خون سے رنگین ہو جائیگی اور اوسی سے شہید ہونگے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ عبدالرحمن بن ملجم خارجی نے صبح کے وقت آپکی پیشانی پر تلوار ماری کہ خون اوسکا بہکر آپ کی داڑھی پر آیا اور اوسی سے آپ شہید ہوے **ف** حضرت علی رض کو باخبار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک مفصل اپنی شہادت کا حال معلوم تھا کہ اوس رات جسکی صبح مین ابن ملجم نے آپ کو زخمی کیا کئی بار حضرت علی نے نکل کے آسمان کو دیکھا اور یہ کہتے تھے کہ واللہ نہ مینے جھوٹھی بات کہی اور نہ مجھ سے جھوٹھی بات کہی گئی یہ تو وہی رات ہی جسکا مجھ سے وعدہ تھا اور سحر کے وقت بطین آپکے سامنے چلانے لگین

لوگون نے اونھین ہانکا آپنے فرمایا کہ چھوڑ دو انھین کہ یہ نوحہ گر ہین پھر موذن نے آکر نماز کیلیے کہا
آپ نماز کے لیے محل سے مسجد کو تشریف لے چلے تب ابن ملجم نے آپکی پیشانی پر تلوار ماری اور ایکبار کسی
شخص نے حضرت علی رضی سے کہ وہ منبر کو نہ پر تھے اس آیت کے معنی پوچھے رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا
اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا حضرت
علی رضہ نے فرمایا کہ یہ آیت میری شان ہین اور میرے چچا حمزہ رضہ اور میرے چچا کے بیٹے عبیدہ رضہ بن حارث
کی شان ہین نازل ہوئی ہی سو عبیدہ رضہ نے کام پورا کیا کہ شہید ہوئے بدر کے دن اور حمزہ رضہ
شہید ہوئے اُحد کے دن اور مین منتظر ہون شقی ترین اس امت کا کہ میری داڑھی کو میرے خون
سر سے رنگین کریگا ایسا ہی مجھ سے میرے حبیب ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا ہے
اور ایکبار حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت مین ابن ملجم سواری مانگنے آیا آپ نے اوسے
سواری دی پھر فرمایا کہ واللہ یہ میرا قاتل ہے لوگون نے کہا کہ آپ اسے قتل کیون
نہین کر ڈالتے آپ نے فرمایا کہ پھر مجھے کون قتل کریگا کذا فی الصواعق

قسم دوم اخبار متعلقہ بخلافت و فتوحات عہد خلافت

معجزہ ۲۵ امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد رضی اللہ عنہم نے سفینہ سے روایت
کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلافت تیس برس ہوگی پھر ہوجائیگی کٹکھنی
بادشاہی سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ خلافت خلفاے راشدین یعنے چہار یار با صفا کی کہ بکمال
دینداری و شوکت تھی تیس برس کے عرصے مین تمام ہوگئی چنانچہ خود سفینہ راوی اس حدیث
کے کہتے ہین کہ ابوبکر رضہ دو سال خلیفہ رہے اور عمر رضہ دس برس اور عثمان رضہ بارہ برس اور
علی رضہ چھ برس اور یہ حساب اونھون نے بحذف کسور کیا ہی ورنہ چھ مہینے بعد خلافت حضرت علی رضہ کے

[illegible]

بیچ رہے تھے کہ اونھین حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے بورا کیا بعد اسکے کٹکھنی بادشاہی ہوئی یعنے انتظام دینداری و رعایت عدل جیسا کہ خلفاے راشدین کے عہد مین تھا باقی نہ رہا

معجزہ ۲۶ امام احمد اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین حضرت حذیفہؓ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رہیگی نبوت تم مین جبتک خدا چاہیگا پھر اوٹھالیگا اوسے اللہ تعالیٰ پھر ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کی جبتک خدا چاہیگا پھر اوٹھالیگا اوسے اللہ تعالیٰ پھر ہوگی بادشاہی جبر والی جبتک خدا چاہیگا پھر اوسے اوٹھالیگا اللہ تعالیٰ پھر ہوگی خلافت اوپر طریقے نبوت کے پھر آپنے سکوت فرمایا حبیب کہ راوی اس حدیث کے ہین کہتے ہین کہ جب عمر بن عبد العزیز خلیفہ ہوے تب بیٹھے یہ حدیث اونھین لکھ بھیجی اور مینے لکھا کہ مجھے امید ہی کہ بعد بادشاہی کٹکھنی جبری کے خلیفہ راشد تم ہوے سو وہ یہ حدیث سنکر بہت خوش ہوے انتہیٰ اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی تھی مطابق اوسکے واقع ہوا یعنے بعد ارتفاع نبوت کی کہ عبارت وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی خلافت خلفاے اربعہ کی بر طریقہ نبوت ہوئی بعد اونکے بادشاہی جبر والی ہوئی بعد چند بادشاہیون جبر والی کے پھر خلافت بر طریقہ نبوت ہوئی حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کی چنانچہ خود حبیب راوی حدیث نے انطباق اس پیشین گوئی کا بیان کردیا ہی

معجزہ ۲۷ صحیح مسلم مین ثوبانؓ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو سمیٹ کر مشارق اور مغارب مین کے مجھے دکھا دیے سو جہانتک مین نے دیکھا وہانتک عنقریب بادشاہی میری امت کی پہونچیگی انتہیٰ سو مطابق خبر آپکے واقع ہوا اور بہت ہی زمانہ قریب مین یعنے عہد خلفاے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین مین اتنا عرض و طول آپکی امت کی بادشاہی کا ہوا کہ پردہ زمین پر کسی بادشاہ کی اتنی سلطنت نتھی

چنانچہ حضرت عثمانؓ کے عہد میں عرض سلطنت اسلام کا قسطنطنیہ سے عدن تک اور طول اندلس سے بلخ و کابل تک پونہچا اور بعد اسکے سعی مجاہدین سے سلطنت ہند و سند بہی داخل ممالک اسلام ہوئی اور تب طول ملک اسلام ہند اور بنگالہ سے کہ انتہای مشرق ہی بحر طنجہ تک کہ منتہای آبادی غربی زمین ہے پہونچا اور آپ کی پیشین گوئی نے بخوب وجہ ظہور کیا

معجزہ ۲۸ صحیح مسلم مین جابر بن سمرہ رضؓ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتح کرے لیگی ایک جماعت مسلمانون کی خزانہ کسری بادشاہ فارس کا جو سفید کوشک مین ہی انتہی مطابق اسکے حضرت عمرؓ کے عہد مین واقع ہوا کہ شہر مداین جو دار الخلافت خاندان کسری کا تھا حضرت سعد بن ابی وقاص کے ہاتھ پر فتح ہوا اور یزدجرد جو اوس زمانے مین بادشاہ خاندان کسری مین تھا شہر چھوڑ کے بھاگ گیا اور کوشک ابیض کا سب خزانہ اہل اسلام کے تصرف مین آیا

معجزہ ۲۹ صحیح مسلم مین ابوذر رضؓ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہی کہ تم فتح کروگے زمین مصر کو جہان نام قیراط کا لیا جاتا ہی پس وہانکے لوگون سے نیکی کیجیو اسواسطے کہ اونھین امان ہی اور اونسے قرابت ہی اور جب دیکھو تم دو آدمیون کو ایک اینٹ کی جگہہ پر جھگڑتے تو وہانسے نکل اے ابا ذر ابوذر کہتے ہین کہ مینے عبدالرحمن بن شرحبیل بن حسنہ اور ربیعہ اوسکے بھائی کو ایک اینٹ کی جگہہ پر جھگڑتے دیکھا پس مین وہان سے نکلا انتہی اس حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح ملک مصر کی خبر دی اور اس بات کی کہ ابوذر دو آدمیون کو ایک اینٹ کی جگہہ پر جھگڑتے دیکھینگے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا اور ملک مصر حضرت عمر رضؓ کے عہد مین فتح ہوا اور ابوذرؓ نے دو آدمیون کو ایک اینٹ کی جگہہ پر جھگڑتے بھی دیکھا

ف حضرت ماریہ قبطیہ رضہ حرم آپ کی جنکے بطن سے ابراہیم فرزند آپ کے پیدا ہوئے تھے قوم قبط سے تھین
جو لوگ اصل باشندہ مصر کے تھے اور مُقوقس بادشاہ اسکندریہ و مصر نے آپکو بھیجی تھین پس
بطفیل اونکے مصر کے لوگون کو امان ہوئی اور حضرت ہاجرہ مان حضرت اسماعیل کی بھی مصر کی تھین
اور عرب حضرت اسماعیل کی اولاد ہین پس عرب کے اہلِ مصر ننھالی رشتہ دار ہوے ف قیراط پانچ جو برابر
سونے کے ہوتا ہی مصر مین اوسکا بہت رواج تھا ف یہ جو آپ نے فرمایا کہ جب دو آدمیون کو ایک
اینٹ کی جگہ پر لڑتے ہوے دیکھو تو وہان سے نکل آئیو ظاہرا اسکی یہ وجہ ہی کہ مصر سے فتنہ برپا ہونیوالا تھا
حضرت عثمان رضہ پر وہان کے آدمی بلوا کرکے چڑھ آئے تھے سو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑنا علامت کمال خصومت
و جنگجوئی و فتنہ انگیزی کی ہے اسواسطے آپنے فرمایا کہ جب ایسا حال دیکھو تو فتنہ انگیزی ہانسی قریب ہے کہ وہان سے نکل جائیو

معجزہ ۳۰ صحیح بخاری مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عدی بن حاتم سے
خطاب کرکے فرمایا کہ اگر عمر تیری بڑی ہوگی تو تو دیکھے گا کہ اکیلی شتر سوار عورت حیرہ سے
چلیگی یہانتک کہ طواف کریگی کعبے کا نہ ڈرتی ہوگی کسی سے سوائے اللہ کے اور اگر زندگی تیری
زیادہ ہوگی تو کھولے جاوینگے کسریٰ کے خزانے اور اگر عمر تیری زیادہ ہوگی تو دیکھیگا کہ آدمی
اپنی مٹھی بھر سونا اور چاندی خیرات کے لیے نکالیگا اور تلاش کریگا ایسے شخص کو کہ اوسے قبول
کرے اور نہ پاویگا انتہی اِس حدیث مین تین باتون کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
خبر دی ایک ملک عرب مین امنِ طریق کی کہ اکیلی عورت سفر دور و دراز کریگی حیرہ کہ ایک شہر ہے
متصل کوفے کے وہانسے مکے تک بقصد حج باطمینان تمام جائیگی اور کوئی اوسکا متعرض حال نہوگا
اور دوسری فتح ملک ایران اور تقسیم وہانکے خزاین کی اہلِ اسلام پر اور تیسری کثرت
غنا کی باین رتبہ کہ کوئی مفلس صدقہ لینے والا تلاش سے نہ ملیگا عدی بن حاتم نے کہا بعد روایت
حدیث مذکور کے کہ مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار حیرہ سے کعبہ کو باطمینان
تمام جاتی تھی اور مین تھا اوس لشکر مین جسنے فتح کیا خزانہ کسریٰ کا اور جو جیئیگا وہ تیسری بات بھی
دیکھیگا ف بعض علما نے لکھا ہی کہ وہ تیسری بات بھی ہوچکی حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی

خلافت مین آوینگے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت امام مہدی کے زمانے مین واقع ہوگی کذا فی ترجمۃ الشیخ

معجزہ ۱۳۱ بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ بن مالک سے
فرمایا کہ کیسا حال ہوگا کہ تمھارے ہاتھون مین دونون کنگن کسریٰ کے پہنائے جاوینگے پھر جب
حضرت عمر رضہ کے عہد مین دونون کنگن کسریٰ کے حضرت عمرؓ کے پاس آئے اونھون نے سراقہ
کے ہاتھون مین پہنائے اور کہا کہ شکر ہی اوس خدا کو جسنے یہ کنگن کسریٰ کے ہاتھون سی چھینے اور
سراقہ کے ہاتھو نمین پہنائے **ف** وہ کنگن کسریٰ کی بہت قیمتی تھے سونے کے سو حضرت عمر رضہ نے
واسطے تصدیق خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سراقہ کے ہاتھو نمین ڈالدیے تھے کہ اونکے
کندھون تک پونہچے ہمیشہ سراقہ اوسے پہنے نہین رہے پس یہ شبہہ لازم نہین آتا کہ سونیکا
پہننا مردون کو جائز نہین ہے سراقہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کنگن سونے کے کیون پہنائے

معجزہ ۱۳۲ صحیحین مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ وہ مکے مین ایام حجۃ الوداع مین
بیمار ہوے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکی عیادت کو تشریف لے گئے وہ بسبب غلبہ مرض کے
یہ جانتے تھے کہ مین اس مرض سے مرجاؤنگا سو اونھون نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
عرض کیا کہ میری وارث ایک بیٹی ہی ہوگی مین اپنے مال کے دو حصے کے لیے خیرات کی وصیت کر جاؤن
آپ نے فرمایا کہ نہین پھر اونھون نے عرض کیا کہ نصف مال کے لیے آپ نے فرمایا کہ نہین پھر اونھون نے
واسطے تہائی کے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ ہان تہائی بہت ہی پھر آپنے ارشاد فرمایا کہ توقع ہی کہ تم
جیتے رہو یہانتک کہ تمسے بہت لوگون کو نفع ہو اور بہت لوگ مضرت اوٹھاوین انتہی اس
حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ سعد بن ابی وقاص اوس بیماری سے
شفا پاوینگے اور اتنا جئین گے کہ بہت سے شخصونکا بھلا اور بہت سے شخصونکا برا اون کے

ہاتھ سے ہوگا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ سعد بن ابی وقاص بعد صحت کے اوس بیماری سے قریب پچاس برس کے اور جیے اور مسلمانون کو اونسے نفع عظیم ہوا اور کافران مجوس کو اونسے ضرر عظیم پونہچا کہ عہد حضرت عمر رضہ مین ملک فارس اونہین کے ہاتھ پر مفتوح ہوا وہ بڑی لڑائی قادسیہ کی کہ جسمین تیئس چتیس ہزار آدمی اہل اسلام کی جانب اور ڈیڑھ لاکھ مجوس تھے اور رستم بن فرخ زاد کو یزد جرد بادشاہ مجوس نے اپنے لشکر پر سپہ سالار کیا تھا انہین یعنے حضرت سعد کی حسن تدبیر سے فتح ہوئی اور رستم مارا گیا اور شہر مداین جو تختگاہ سلاطین نوشیروانی کا تھا انہین کے ہاتھ سے قبضہ اہل اسلام مین آیا اور وہ خزانہ سفید محل کا کہ خاندان نوشیروانی مین قدیم سے چلا آتا تھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نسبت اوسکے خبر دی تھی کہ اہل اسلام اوسے باہم تقسیم کرینگے حضرت سعد کے ہی سبب سے اہل اسلام کے تصرف مین آیا اور اونہین تقسیم ہوا خیال کرنا چاہیے کہ کیا بڑا نفع اہل اسلام کو بسبب حضرت سعد کے پونہچا کہ سلطنت عظمیٰ قبضۂ اہل اسلام مین آئی اور کرورون روپے کا مال نقد و جنس اہل اسلام کے ہاتھ لگا اور کیا بڑا ضرر کافران مجوس کو حضرت سعد کے ہاتھ سے ہوا کہ ہزارہا آدمی تہ تیغ ہوسے اور صدہا لونڈی غلام بنائی گئے اور ملک و مال اونکا سب چھن گیا پس بخوبی جہ مطابق خبر جناب صدق الصادقین صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہوا

معجزہ ۳۴ بخاری مین عوف بن مالک رضہ سے روایت ہی کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین غزوۂ تبوک مین حاضر ہوسے اور آپ ایک چمڑے کے خیمے مین تھے سو آپنے ارشاد فرمایا کہ چھ چیزون کو قیامت سے پہلے شمار کر لو پہلی موت میری بعد اوسکے فتح ہونا بیت المقدس کا پھر ایک وبا کہ تم مین ہوگی مانند قعاص بکریون کے پھر بہت ہونا مال کا یہانتک کہ ایک آدمی کو سو دینار دینگے تسپر بھی ناخوش رہیگا پھر ایک فتنہ کہ باقی نہ رہیگا کوئی گھر عرب سے مگر اوسمین داخل ہو جائیگا

[illegible]

پھر ایک صلح کہ ہوگی درمیان تمھارے اور نصاری کے پھر وہ بد عہدی کرینگے اور تمھارے مقابلے کو آینگے تلے اسّی نشان کے ہر نشان کے تلے بارہ ہزار انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان علامات قیامت مین کئی باتونکا وقوع بیان فرمایا ایک فتح ہونا بیت المقدس کا بعد وفات آپ کے سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ حضرت عمر رضہ کے ایام خلافت مین بیت المقدس فتح ہوا حضرت عبیدہ بن الجراح نے کہ امیر الامرا افواج شام کے بعد حضرت عمر رضہ تھے قلعۂ بیت المقدس کو محاصرہ کیا قلعے مین ایک قسیس تھا اوسنے حضرت ابو عبیدہ کی صورت دیکھ کے کہا کہ یہ قلعہ تمھارے ہاتھ پر فتح نہوگا اس قلعے کے فتح کرنے والیکا نام اور حلیہ ہمارے ہان لکھا ہوا ہے نام اوسکا عمر ہے حضرت ابو عبیدہ نے حضرت امیر المؤمنین عمر رضہ کو اس مضمون سے مطلع کیا اور حضرت عمر رضہ خود بیت المقدس کو تشریف لے گئے اوس قسیس نے آپ کی صورت دیکھتے ہی بیان کیا کہ یہی شخص ہین جنکے ہاتھ پر قلعے کا فتح ہونا لکھا ہے اور فوراً قلعے کو خالی کرا دیا سو اس فتح بیت المقدس مین دو دلیلین نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہوئین ایک مطابق پیشین گوئی کے ہونا دوسرے ظاہر ہونا اس بات کا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا حال بتفصیل کتب سابقہ مین تحریر ہے دوسرے بعد فتح بیت المقدس کے ایک وباے عظیم کا ہونا کہ مطابق اوسکے بھی واقع ہوا عمواس مین جہان لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کا متصل بیت المقدس کے تھا سنہ ۱۸ ہجری مین ایسی وباے عظیم واقع ہوئی کہ تین دن مین ستر ہزار آدمی مر گئے حضرت ابو عبیدہ نے اوسی وبا مین وفات پائی تیسرے کثرت مال کی سو یہ امر بھی مانہ خلفای راشدین بالخصوص زمانہ حضرت عثمان رضہ مین واقع ہوا چوتھے ایک فتنہ عظیمہ کہ سب گھرونمین عرب کے داخل ہو جائیگا مراد اس سے فتنہ قتل حضرت عثمان رضہ ہے کہ ایک بلاے عظیم اہل اسلام مین واقع ہوئی اور بہت سے مقاتلات اوسکے سبب سے اہل اسلام مین واقع ہوے حقیقت مین کم کوئی شخص

اوس فتنے کے آشوب سے بچا پانچویں واقع ہونا ایک صلح کا درمیان نصاریٰ اور اہل اسلام کے
اور بعد اسکے بدعہدی کرنا نصاریٰ کا اہل اسلام سے اور اسی کیو لیکر چڑھنا اہل اسلام پر
سو یہ قریب زمانہ قیامت کے ہوگا اور حضرت امام مہدیؑ اوس لشکر پر فتح پاکر نصاریٰ کا استیصال کرینگے
معجزہ ۳۴ صحیح بخاری میں امّ حرام سے روایت ہے کہ ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میرے گھر سوئے اور ہنستے ہوے جاگے میں نے پوچھا آپکے ہنسنے کا کیا سبب آپنے فرمایا کہ میں نے
دیکھا کہ میری امت کے لوگ جہاز پر سوار دریا میں جہاد کرتے ہیں جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر
ہوتے ہیں سو جو لشکر کہ اول دریا میں جہاد کریگا اونکو بہشت واجب ہوئی میں نے عرض کیا کہ
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیجیے کہ میں اون غازیوں میں شریک ہوں آپ نے فرمایا کہ
تو اونہیں داخل ہے پھر آپ سو رہے پھر ہنستے ہوے جاگے مینے پوچھا کہ آپ کی ہنسنے کا کیا سبب ہے
آپ نے فرمایا کہ جو لشکر کہ اول شہر بادشاہ روم یعنے قسطنطنیہ سے لڑیگا اوسکے گناہ معاف ہوے
مینے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی اون غازیوں میں ہوں آپنے فرمایا کہ تو اونہیں نہیں
تو پہلی قسم کے غازیوں میں ہے اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی خبر دی
ایک اپنی امت کے جہاد کرنیکی دریاے شور میں دوسری ام حرام کے شریک ہونے کی ساتھ
اون غازیوں کے جو دریاے شور میں اول جہاد کرینگے تیسری جہاد کی قسطنطنیہ پر جو شہر دار السلطنت
روم کا تھا سو تینوں باتیں واقع ہوئیں اول جہاد دریای شور میں حضرت عثمانؓ کے عہد میں باہتمام
حضرت معاویہؓ کے واقع ہوا اور ام حرام ساتھ شوہر اپنے عبادہؓ بن صامت کے اسی جہاد میں شریک تھیں
اور جہاز پر سوار ہوئیں بلکہ اسی سفر میں جہاز سے اوترکے گھوڑے پر سے گر کے شہید ہوئیں اور شہر قسطنطنیہ
کو بھی آپ کی امت نے جہاد کرکے فتح کیا چنانچہ اب دار السلطنت روم کا وہی شہر ہے اور اوسی استنبول کہتے ہیں

قسم سوم اخبار متعلقہ باہل بیت اطہار رضی اللہ عنہا

معجزہ ۳۵ صحیحین مین حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دن حضرت فاطمہ رض آئین آپ نے اونھین مرحبا کہکے پاس بٹھا کے اونسے کچھ کان مین باتین کین وہ بہت سا روئین پھر آپنے اونھین غمگین دیکھ کے دوسری بار کچھ کان مین باتین کین وہ ہنسنے لگین جب آپ اوٹھ گئے تب مین نے اونسے اون سرگوشیونکا حال پوچھا اونھون نے کہا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھید ظاہر نکرونگی پھر بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مین نے پوچھا اونھون نے کہا کہ ہان اب مین بتائے دیتی ہون پہلی بار آپنے فرمایا تھا کہ ہر سال جبرئیل علیہ السلام مجھ سے قرآن شریف کا دور ایکبار کرتے تھے اب کی سال اونھون نے دو بار کیا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہو کہ میری اجل قریب ہو تب مین روئی پھر دوسری بار آپ نے فرمایا کہ سب سے پہلے اہل بیت مین سے تو میرے پاس پہونچیگی تب مین ہنسی انتہی مطابق اِس خبر کے واقع ہوا کہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نسبت سب اہل بیت کے پہلے آپ سے ملحق ہوئین اور بعد چھ مہینے کے وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اونھون نے وفات پائی

معجزہ ۳۶ صحیح بخاری مین ابو بکرہ رض سے روایت ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن رض کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ میرا بیٹا سید ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالی اِسکے سبب سے دو بڑے گروہ مسلمانون مین صلح کروائیگا انتہی سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ جب بعد شہادت حضرت علی رض کے حضرت امام حسن رض کے ہاتھ پر لوگون نے بیعت کی اور آپ خلیفہ ہوے اور بڑا لشکر جرار کہ چالیس ہزار آدمی تھے لیکے امیر معاویہ پر چڑھ گئے اور اودھر سے وہ بھی بڑا لشکر لیکے آئے حضرت امام حسن رض نے بمقتضاے سیادت ذاتی اور حلم جبلی کے باین خیال کہ در صورت جنگ طرفین سے ہزارہا مسلمان مارے جائینگے صلح کرلی اور باعث امن و امان اہل اسلام کا ہوے اور یہ مصالحہ ۱۵ جمادی الاولی سنہ ۴۱ ہجری مین ہوا اور اِس سال کا نام عرب نے عام الجماعۃ رکھا اسواسطے کہ سب امت ایک خلیفہ پر جمع ہوگئی

معجزہ ۳۴ بیہقی نے ام الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا کہ مین نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہو کے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مین نے رات بہت برا خواب دیکھا ہے آپ نے فرمایا کہ بیان کرو مین نے کہا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ گویا
ایک ٹکڑا آپ کی جسد مبارک کا کٹ کر میری گود مین رکھا گیا آپ نے فرمایا کہ تم نے اچھا خواب دیکھا
فاطمہ رض کے بیٹا پیدا ہوگا وہ تمھاری گود مین رہیگا سو حضرت امام حسین رض پیدا ہوے اور میری
گود مین رہے جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اور مین ایک دن آپ کی
خدمت مین حاضر ہوئی اور امام حسین رض کو آپ کی گود مین دیا پھر اور طرف دیکھنے لگی ایکبارگی جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپکی آنکھون سے آنسو جاری ہین مین نے کہا کہ یا نبی اللہ
میرے مان باپ آپکے قربان کیا ہے جو آپ روتے ہین آپ نے فرمایا کہ جبرئیل ع نے آکر مجھے خبر دی
کہ میری امت اس میرے بیٹے کو قتل کریگی مین نے کہا اسے کہا ہان اور مجھی ایک مٹی سرخ لادی
انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ اشقیاء امت امام حسین رض
کو شہید کرینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور حضرت امام حسین رض کو کربلا مین اشقیاے عراق نے
شہید کیا **ف** اخبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بواقعۂ کربلا و شہادت امام حسین رض بطرق صحیحہ
معتبرہ وارد ہے حتی کہ جناب شاہ عبد العزیز رحمہ اللہ نے رسالہ سر الشہادتین مین اسکی خبر کو مشہور و متواتر
لکھا ہے اور بتفصیل تمام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی خبر دی تھی اور حضرت علی رض اور
اور اصحاب و اہلبیت کو یہ خبر معلوم تھی چنانچہ ابو نعیم نے یحیی حضرمی سے روایت کی ہے
کہ مین سفر صفین مین جناب امیر المؤمنین علی رض کے ساتھ تھا جب حضرت نینوی کے مقابل
پہونچے حضرت امام حسین رض کو پکار کے آپ نے فرمایا کہ صبر کر اے ابا عبد اللہ کنارہ فرات پر مینے

[illegible]

پوچھا کہ کیا آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے خبر دی کہ حسین رضہ
کنارہ فرات پر قتل ہونگے اور مجھے ایک مٹھی وہانکی مٹی دکھادی اور بھی ابو نعیم نے اصبغ
بن بنانہ سے روایت کی ہو کہ حضرت علی رضہ نے موضع قبر امام حسین رضہ پر پہونچکے فرمایا کہ یہان اونکی اونٹ
بیٹھے ہونگے اور یہان اونکے اسباب کی جگہہ ہوگی اور یہان اونکے خون بہنے کا مکان ہوگا ایک
جماعت ہوگی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اس میدان مین ماری جائیگی اونپر آسمان و زمین رو دینگا

معجزہ ۳۸[25] ابن عساکر نے محمد بن عمرو بن حسن رضہ سے روایت کی ہو کہ ہم کربلا مین حضرت
امام حسین رضہ کے ساتھ تھے سو اونھون نے شمر کو دیکھ کے فرمایا کہ سچ کہا اللہ نے اور اوسکے رسول نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین دیکھتا ہون کہ ایک کتا ابرص میری اہلبیت کے خون مین موتہہ
ڈالتا ہو اور شمر ابرص تھا یعنے اوسکے بدن پر سفید داغ تھے انتہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس حدیث مین جو خبر دی تھی مطابق اوسکے واقع ہوا چنانچہ خود حضرت امام شہید نے اوسکی تطبیق کو بیان فرمایا

معجزہ ۳۹[26] بزار اور ابو نعیم نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ازواج مطہرات کو خطاب کرکے فرمایا کہ کوئی تم مین سے سرخ اونٹ والی نکلیگی یہانتک
کہ بھونکینگے اوسے کتے حوأب کے مارے جائینگے گرد اوسکے بہت لوگ نجات پاویگی بعد
اوسکے کہ قریب بقتل ہو جائیگی انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
خبر دی واقعہ جمل کی کہ وہ ایک لڑائی بسبب نفاق فیمابین حضرت عایشہ رضہ اور حضرت علی رضہ
کے واقع ہوئی تھی اور حضرت عایشہ رضہ کی سواری مین شتر سرخ تھا اسی سبب سے یہ واقعہ
جمل کہلاتا ہو اور اس بات کی خبر دی کہ ضرور حضرت عایشہ رضہ کا اس سفر مین آب حوأب پر ہوگا
اور اونپر وہانکے کتے بھونکینگے اور اوس لڑائی مین گرد اونکے بہت سی لوگ ماری جائینگے سو
مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ بعد شہادت حضرت عثمان رضہ جب قاتلین عثمان رضہ لشکر حضرت علی رضہ

مین داخل ہوگئے اور اونھون نے حضرت طلحہ رضہ و زبیر رضہ اور اور اصحاب رضہ کو جو حضرت عثمان رضہ کو بخبر یاد کرتے تھے
ڈرایا وہ لوگ مدینے سے مکے کے طرف نکلے حضرت عایشہ رضہ کے پاس کہ بقصد حج وہان وارد تھین
آئے اور حال بیان کیا کہ حضرت عثمان رضہ مظلوم مارے گئے اور اونکے قاتلین نے بہت سر شورش
اوٹھایا ہی حضرت علی رضہ بسبب غلبو اونکے کی تدارک اونکا نہین کرسکتے ہین سو تم ام المومنین ہو
لڑکا جب کچھ خوف کھاتا ہی مان کے دامن مین آچھپتا ہی اس بات مین کچھ اصلاح امت کی تدبیر
کرو پھر سب کی صلاح یہ ہوئی کہ کوفہ اور بصرہ محل اجتماع لشکر اسلام ہی وہان چلکے حضرت علی رضہ
کو بھی ملا کے اپنے ساتھ کر لینگے بسبب تقویت لشکر اسلام کے انتقام قاتلین عثمان رضہ کا بواجبی
ممکن ہوگا چنانچہ حضرت عایشہ رضہ نے مکے سے بجانب ملک عراق کے کوچ کیا راہ مین جب
آب حواب پر پونہچین اور وہان کے کُتّے بھونکے حضرت عایشہ رضہ نے پوچھا اس پانی کا کیا
نام ہی لوگون نے بیان کیا کہ حواب حضرت عایشہ رضہ کو یہ حدیث یاد آئی اور اونھون نے کہا
کہ مجھے پھیرے چلو مگر لشکر کے لوگون نے اونکے ساتھ موافقت نہ کی اور مروان نے قریب پچاس آدمی
دیہاتین گرد و نواح کے حاضر کیے کہ اونھون نے گواہی دی کہ اس پانی کا نام حواب نہین ہے
تب لشکر نے حضرت عایشہ رضہ کے آگے کوچ کیا اور بصرے مین پونہچے اور اودھر حضرت علی رضہ
کو لوگون نے یہ خبر پونہچائی کہ طلحہ رضہ و زبیر رضہ باغی ہوگئے اور حضرت عایشہ رضہ کو ساتھ لیکے بقصد قتال
تمھارے بجانب بصرہ گئے حضرت علی رضہ نے مدینے سے کوچ کیا اور براہ کوفہ لشکر لیکر بصرے پر
آئے اور وہان پہونچ کے قعقاع رضہ کو پاس حضرت عایشہ رضہ کے واسطے دریافت حال کے بھیجا
حضرت عایشہ رضہ نے اونسے فرمایا کہ مجکو دفع فتنہ اور صلح درمیان سب مسلمانون کے منظور ہے
اور حضرت طلحہ رضہ و زبیر رضہ نے بھی یہی بات کہی کہ مقصود دفع شر قاتلان عثمان رضہ ہی اونکا تدارک کیا جاوے
اور قعقاع نے کہا کہ یہ بات تبھی ہوسکتی ہے کہ سب مسلمان متفق الکلمہ ہوجاوین اور یہ فتنہ اور
بلوا کم ہوجاوے تم ذرا تامل کرو اونھون نے کہا کہ بہت خوب پھر قعقاع نے یہ بات حضرت
علی رضہ سے بیان کی وہ بہت خوش ہوے اور تین دن تک توقف ہوا کسی کو صلح ہوجانی مین

شک نہ تھا آخر کار تیسرے دن یہ بات ٹھہری کہ کل صبح کو حضرت علی رضہ اور طلحہ رضہ و زبیر رضہ ملاقات
اور اوس جماعت مین قاتلان عثمان رضہ حاضر ہون یہ صلح کی اون اشقیا پر گوارا ہوئی اونہ
سمجھے کہ ہماری خیر کسی کی فکر ہی حیران و سرگشتہ ہوکر عبد اللہ بن سبا سے کہ مقتدی اونکا تھا صلاح
پوچھی اوسنے صلاح دی کہ رات کو اوٹھکر لڑائی شروع کردو اور حضرت علی رضہ سے کہدو کہ اوس جانب سے
غدر واقع ہوا چنانچہ ایسا ہی کیا اور طلحہ رضہ اور زبیر رضہ کے لشکر مین مشہور ہوا کہ حضرت علی رضہ نے غدر کیا
اور جنگ عظیم واقع ہوئی حضرت عایشہ رضہ سرخ اونٹ پر ہودج مین سوار تھین گرد اونکے اونٹ کی
ہر بار ایک مجمع ہو جاتے تھے اور اوس پر حملہ ہوتا تھا چنانچہ بہت لوگ گرد اوس اونٹ کے مارے گئے
آخر کار لشکریان حضرت امیر نے اوس اونٹ کی کونچین کاٹین اور محمد بن ابی بکر بھائی حضرت عایشہ رضہ کے
جو لشکر حضرت علی رضہ مین تھے حضرت عایشہ رضہ کو وہان سے لے گئے بالجملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو کچھ اس حدیث مین خبر دی تھی وہ سب مطابق بیان آپ کے وقوع مین آیے

معجزہ صحیحین مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ازواج مطہرات کو خطاب فرما کے فرمایا کہ تم مین سب سے پہلے مجھے وہ ملیگی جسکے ہاتھ سب سے زیادہ
لنبے ہین حضرت عایشہ رضہ کہتی ہین کہ ازواج مطہرات سمجھین کہ لنبائی ہاتھ کی ناپ مین مراد ہی لگین
ایک لکڑی سے ہاتھ ناپنے حالانکہ مراد لنبائی ہاتھ کی باعتبار ہاتھ کے کام اور صدقے کے تھی
سو اس وصف مین زینب سب سے زیادہ تھین اونھین کی سب سے پہلے بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے وفات ہوئی **ف** محاورہ ہے کہ سخی کو دست فراخ دست کشادہ کہتے ہین اسی محاورہ کے
موافق آپ نے تعبیر کی تھی کہ زیادہ تر صدقہ کرنے والی کو لیکن یہ فرمایا تھا ازواج مطہرات پہلی
حقیقی معنے سمجھین یعنے جسکے سب سے زیادہ لنبے ہاتھ ہون پھر معلوم ہوا کہ مراد معنی مجازی ہین
یعنے زیادہ خیرات کرنے والی کہ حضرت زینب مین یہ وصف سب سے زیادہ تھا سو وہ سب سے پہلی جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لاحق ہوئین اور مطابق خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واقع ہوا

معجزہ ابو نعیم نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہ ام الفضل ماں اونکی جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوئے کہ دیکھا آپنے اور ایسے فرمایا کہ تمہارے پیٹ سے ایک لڑکا پیدا ہوگا سو جب لڑکا پیدا ہو تو میرے پاس لے آئیو ام الفضل کہتی ہیں کہ جب لڑکا پیدا ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئی آپ نے داہنے کان میں لڑکے کے اذان کہی اور بائیں کان میں اقامت کہی اور لعاب دہن مبارک اوسکے چکھا دیا اور نام اوسکا عبد اللہ رکھا اور کہا لیجا ؤ خلیفوں کے باپ کو پھر یہ بات آکر حضرت عباس سے کہی اونھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں جا کر اس بات کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ واقعی یہ باپ خلیفوں کا ہی انتہی اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ اولاد حضرت عبد اللہ بن عباس میں سلاطین ہونگے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور خلفاے بنی عباس انکی اولاد میں ہوئے اول اونمیں سے ابو العباس سفاح تھا اور پانسو برس سے زیادہ اونمیں خلافت رہی

قسم چہارم وہ اخبار جنکو کچھ علاقہ غزوات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی

معجزہ ۲۹ مسلم نے روایت کی ہی کہ حضرت عمر رضہ نے اہل بدر کے حال میں بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو جاے قتل ایک ایک کافر کی جو بدر میں مارے گئے ایکدن پہلے دکھادی تھی اور فرمایا تھا کہ کل اس جگہ فلانا قتل ہوگا انشاء اللہ تعالی اور اس جگہ فلانا قتل ہوگا انشاء اللہ تعالی پھر حضرت عمر رضہ نے کہا کہ قسم اوس ذات کی جسنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دین حق کے ساتھ بھیجا کسی نے اونمیں سے اوس جگہ سے تجاوز نہ کیا جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا مقتل بتایا تھا انتہی تحقیق اس پیشین گوئی کا راوی یعنے حضرت عمر رضہ کے بیان سے واضح ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کافرون کے قتل کی خبر دی تھی اور جاے قتل انکی نشان دی تھی سب مقتول ہوے اور اوسی جگہ مقتول ہوے جہان جہان آپ نے فرمایا تھا

معجزہ ۳۰ بیہقی نے عروہ اور سعید بن المسیب سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن خلف سے کہا تھا کہ میں تجھے قتل کرونگا سو ابی بن خلف آپکے ہاتھ سے زخمی ہوا

اور اوسی زخم سے مرگیا انتہی **ف** اُبَی بن خلف کافر ان قریش مین سے بڑا شدید العنا و ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھا جب آپکو مکے مین ملتا تو کہتا کہ میرے پاس ایک گھوڑا ہے اوسے مین دانہ گھاس دیتا ہون اسلیے کہ اوسپر سوار ہوکر تمھین قتل کرونگا سو آپ فرماتے کہ مین ہی تجھے قتل کرونگا انشاء اللہ تعالیٰ سو روز جنگ اُحد مین وہ آپکی طرف آیا یہ کہتا ہوا کہ کہان ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم آج میرے ہاتھ سے وہ نہ بچینگے اصحاب نے چاہا کہ اوسے روکین اور آپ تک پہونچنے نہ دین آپ نے فرمایا کہ آنے دو جب وہ متصل پہونچا آپ نے اوسکے حلق پر ایک جگہہ زرہ سے خالی دیکھکر ایک نیزہ مار دیا ایک زخم پوست خراش لگا کہ اوسمین سے خون بھی نہ نکلا مگر وہ گھوڑے سے گر پڑا اور پھر بھاگ کر قریش مین جا ملا لوگون نے کہا کہ تجھے کچھ اندیشے کی بات نہین ہی اوسنے کہا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کا زخم ہے اگر وہ میرے اوپر تھوک دیتے تو بھی مین نہ بچتا چنانچہ وہ اوسی زخم سے راہ مین مکے کو پھرتے ہوے واصل جہنم ہوا **ف** بیہقی نے ابن عمر رض سے روایت کی ہی کہ اُبَی بن خلف بطن رابع مین مرا تھا سو ایکبار تھوڑی رات گئے مین بطن رابع مین چلا جاتا تھا ایکبار گی ایک آگ مشتعل ہوئی مین اوسکے متصل گیا مین نے دیکھا کہ ایک آدمی زنجیرون مین بندھا ہوا اوس آگ مین سے نکلنا چاہتا ہی اور چلاتا ہی کہ مین پیاسا ہون اور ایک شخص کہتا ہی کہ اسے پانی مت دیجیو یہ مقتول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اُبَی بن خلف **معجزہ** بخاری نے سلیمان بن صُرد سے روایت کی ہی کہ جب غزوۂ خندق مین لشکر کفار کا بھاگ گیا اور محاصرہ مدینے سے اوٹھ کے چلا گیا تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب ہم اونپر چڑھ جاینگے وہ ہم پر چڑھ نہ سکین گے ہم ہی اونپر لشکر کشی کرینگے انتہی سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ بعد غزوۂ خندق کے کفار قریش مدینہ منورہ پر لشکر کشی نکر سکے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ فتح مین اونپر لشکر لیگئے اور مکّے کو فتح کیا

معجزہ ۴۵ مسلم نے ابی قتادہ رضہ سے روایت کی ہی کہ ایام غزوہ خندق مین عمار بن یاسر خندق کھودتے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے سر پہ ہاتھ پھیر کے فرمایا کہ افسوس ابن سمیہ تجھے ایک گروہ باغیونکا قتل کریگا انتہی سمیہ نام حضرت عمار کی مانکا ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے براہ شفقت عمار کے سر پہ ہاتھ پھیر کے یہ خبر فرمائی کہ تمھین باغی لوگ شہید کرینگے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ حضرت عمار جنگ صفین مین حضرت علی رضہ کی ساتھ تھے اور معاویہ کے لشکر نے انہین شہید کیا

معجزہ ۴۶ ابن سعد نے طبقات مین حضرت عثمان بن طلحہ رضہ سے روایت کی ہی کہ اونھون نے کہا کہ ہم ایام جاہلیت مین کعبے کو دوشنبہ اور جمعرات کے دن کھولا کرتے تھے ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھ کعبے مین داخل ہونے کو آئے مین نے آپکے ساتھ درشت کلامی کی اور آپکو برا کہا آپ نے حلم کیا اور فرمایا کہ ای عثمان ایکدن تو اس کنجی کو میرے ہاتھ مین دیکھیگا کہ مین جسے چاہون اوسے دیدون مین نے کہا کہ تب قریش مرجائینگے اور ذلیل ہوجائینگے آپ نے کہا کہ نہین اوسدن قریش کو اور زیادہ عزت ہوگی اور پھر آپ کعبے مین داخل ہوئے اور میرے دلمین آپ کی اوس بات نے ایسا اثر کیا کہ مین سمجھا کہ یہ بات ضرور ہونے والی ہی پھر جب بروز فتح مکہ آئے مجھسے کنجی منگوائی مین نے لادی سو آپنے لی پھر جب آپنے مجھے دی فرمایا کہ لو یہ تمھارے پاس ہمیشہ رہیگی پھر جب مین نے پیٹھ پھیری آپنے مجھے پکارا مین پھر حاضر ہوا آپنے فرمایا کہ وہ بات جو مینے کہی تھی کہ ایکدن یہ کنجی ہمارے ہاتھ ہوگی سو ہوئی یا نہین مین نے کہا کہ بیشک ہوئی اور مین گواہی دیتا ہون کہ آپ بیشک رسول خدا ہین انتہی اس حدیث مین دو پیشین گوئیونکا ذکر ہی ایک یہ کہ قبل ہجرت آپنے عثمان رضہ سے یہ بات کہی تھی کہ یہ کنجی ایک دن میری ہاتھ مین ہوگی سو مطابق اوسکے بروز فتح مکہ واقع ہوا اور دوسری یہ کہ آپنے جب کنجی عثمان کو بروز فتح مکہ پھیر دی آپنے فرمایا

۲۵ عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ ابن عثمان بن عبد الدار العبدری ابی [illegible] صحابی شہیر مات سنہ ۴۲ [illegible] تقریب التہذیب [illegible]

کہ پہنچی ہمیشہ تمھارے خاندان مین رہیگی سو آجتک اونھین کے خاندان مین کنجی خانہ کعبہ کی ہے

معجزہ ۳۴ صحیح بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ ہم غزوۂ حُنین مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سو آپنے ہمراہیون مین سے ایک شخص کو کہ دعوی اسلام کرتا تھا فرمایا کہ یہ دوزخی ہے پھر اوس شخص نے لڑائی کے وقت کفار سے خوب مقابلہ کیا اور بہت زخمی ہوا پھر ایک شخص نے آکے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسے آپنے فرمایا تھا کہ یہ شخص دوزخی ہے اللہ کی راہ مین اوسنے خوب قتال کیا اور بہت زخمی ہوا آپنے فرمایا کہ بیشک وہ دوزخی ہے اور بعضے لوگون کو شک ہونے لگا پھر اوس شخص نے تکلیف زخمون پر بےصبری کرکے اپنے ترکش سے تیر نکال کر اپنے تئین ہلاک کیا پس دوڑتے گئے کچھ لوگ مسلمانون مین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اور کہا کہ یارسول اللہ اللہ تعالی نے آپ کی حدیث کو سچا کیا فلانے شخص نے اپنے تئین آپ مار ڈالا آپ نے فرمایا اللہ اکبر اشھد انی عبد اللہ ورسولہ انتہی اس حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شخص کے دوزخی ہونیکی خبر دی تھی اور مطابق اوسکے واقع ہوا کہ اوسنے اپنے آپکو قتل کیا اور بمقتضا قاتل النفس فی النار سب لوگون کو یقین ہوا کہ وہ دوزخی ہے ف اوس شخص کا نام قزمان تھا اور وہ منافق تھا

معجزہ ۳۵ ابوداؤد نے سہل بن حنظلیہ سے روایت کی ہے کہ غزوۂ حُنین مین ایک سوار نے آپ کی خدمت مین آکر عرض کیا کہ مین فلانے پہاڑ پر چڑھا تھا سو مینے دیکھا کہ قبیلۂ ہوازن کے لوگ سب کے سب اپنے اونٹ ہودج دار اور اپنے مواشی لیکے حُنین مین آموجود ہوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا کہ وہ سب مسلمانون کی غنیمت ہوگی کل انشاء اللہ تعالی انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ حُنین مین قبل لڑائی کے خبر دی کہ کل لڑائی فتح ہوگی اور سارے مواشی دشمنون کے مسلمانون کو غنیمت مین ملینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ دوسرے دن لڑائی فتح ہوئی سب مواشی اور چارپایہ دشمنون کے کہ بکثرت تھے غنیمت مین اہل اسلام کے ہاتھ لگے

معجزہ ۸ بیہقی اور ابن اسحق نے روایت کی ہی کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضؓ کو اکیدر حاکم دومۃ الجندل پر بھیجا ارشاد کیا کہ وہ گاے کے شکار کے لیے نکلا ہوگا تم اوسے پکڑ لوگے سو ویسا ہی ہوا **ف** جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک مین حضرت خالد بن ولید رضؓ کو ساتھ چار سو بیس سوار کے اکیدر بن عبد الملک حاکم دومۃ الجندل پر کہ نصرانی تھا بھیجا سو حضرت خالد بن ولید رضؓ چاندنی رات مین اوسکے قلعے کے متصل پہونچے اوسکو نیل گاے کے شکار کا بڑا شوق تھا سو قبل پہونچنے حضرت خالد بن ولید رضؓ کے ایسا اتفاق ہوا کہ وہ اپنے بالاخانے پر چاندنی رات مین لیٹا تھا چند نیل گاؤن نے آکر اوسکے قلعے کی دیوار سے اپنا بدن رگڑنا شروع کیا اوسنے کھڑکھڑاہٹ سنکر فصیل قلعے سے دیکھا کہ چار نیل گائین اوسکے قلعے کے تلے ہین واسطے شکار کے قلعے سے باہر نکلا حسان اوسکا بھائی اوسکے ساتھ تھا یکبارگی حضرت خالد بن ولید رضؓ مع سوارون کے جا پہونچے وہ گرفتار ہوگیا اور اوسکا بھائی لڑکر مارا گیا حضرت خالد بن ولید رضؓ اوسے پکڑکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لائے اور آپنے اوس سے جزیہ مقرر کرکے اوسے چھوڑ دیا سو جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی حضرت خالد بن الولید رضؓ کو کہ تم اوسی نیل گاے کے شکار مین پکڑ لوگے مطابق اوسکے واقع ہوا

معجزہ ۹ صحیحین مین ابو حمید ساعدی رضؓ سے روایت ہی کہ غزوۂ تبوک مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا کہ آج رات کو ہوا بہت ہی سخت چلیگی ہوا اوسمین کوئی نہ اٹھے اور جسکے پاس اونٹ ہو اوسے مضبوط باندھ لے سو رات کو آندھی بہت ہی شدید چلی ایک شخص اوٹھا اوسکو آندھی اوڑا لیگئی یہانتک کہ دونون پہاڑون طے مین جا ڈالا **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل آنے آندھی کے خبر دی تھی سو مطابق اوسکے واقع ہوا

قسم پنجم اخبار متعلقه بائمهٔ مجتهدین

معجزه ۵۱ صحیحین مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دین ثریا پر لٹکا ہوا ہوگا تو بھی کچھ لوگ فارس کے اوسے پا لین گے اور ایک روایت مین ہی کہ آپ نے فرمایا اگر علم ثریا پر معلق ہوگا تو کچھ لوگ فارس کے اوسے پا لینگے انتہی اس حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ فارسی لوگونمین بھی بڑے دیندار اور بڑے ذی علم پیدا ہونگے سو مطابق اوسکی واقع ہوا حضرت امام ابو حنیفہ کہ اولاد ہرمز بن نوشیروان بادشاہ فارس سے ہین تنے بڑے عالم دیندار ہوے کہ اونکے سبب سے نفع عظیم امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو باعتبار دین کے ہوا اور قیامت تک اونکا فیض باقی رہیگا گویا مصداق اتم اس حدیث کی وہی ہین اور اور بھی علمای کاملین اہل فارس مین ہوے چنانچہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رئیس المحدثین بھی فارسی تھے

معجزه ۵۲ حاکم نے بسند صحیح روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ایسا ہوگا کہ لوگ سفر دور دراز کرینگے اور نہ پاوینگے کوئی عالم زیادہ علم والا مدینے کے عالم سے انتہی مطابق اس حدیث کے حضرت امام مالک رح پیدا ہوے چنانچہ حضرت سفیان ابن عیینہ نے انطباق اس حدیث کا اونپر بیان کیا ہی اور واقع مین ایسا ہی حال تھا امام مالک رحمہ اللہ کا کہ جسقدر فیض علم حدیث اونکے زمانے مین اونسے ہوا دوسرے شخص سے نہین ہوا بکثرت لوگ مشقت سفر اختیار کرکے اونکی خدمت مین آکر مستفید ہوے

معجزه ۵۳ ابوداؤد نے ابن مسعود سے اور بیہقی نے حضرت علی اور حضرت ابن عباس سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریش مین ایک بڑا عالم ہوگا کہ زمین کو علم سے مالامال کردیگا انتہی سو مطابق اس خبر کے امام شافعی رح کہ قریشی تھے اولاد مطلب بن عبد مناف مین سے پیدا ہوے چنانچہ امام احمد نے تطبیق اس حدیث کی امام شافعی رح پر بیان کی ہی اور کہا ہی کہ طباق زمین مین کسی عالم قریشی کا مثل امام شافعی رح کی علم نہین ہوا **ف** اس حدیث کو اگرچہ صغانی نے موضوع کہا ہے مگر نزدیک محققین کے

موضوع نہین ہے چنانچہ عراقی نے تصریح کی ہی البتہ بسند ضعیف منقول ہی لیکن کثرت طرق سی تقویت ہو گئی ہی اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا اس حدیث کو قبول کرنا اور امام شافعی رح پر منطبق کرنا دلیل کامل اوپر ثبوت اس حدیث کے ہی اور حافظ ابن حجر نے اس حدیث کے طرق کو ایک کتاب مین جمع کیا ہی اور اوس کتاب کا نام رکھا لذۃ العیش فی طرق حدیث الایمۃ من قریش

قسم ششم اخبار متعلقہ بمذاہب اہل بدعت

معجزہ ۵۴ صحیحین مین ہی کہ حضرت ابو سعید خدری[1] نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ہم لوگ حاضر تھے اور آپ غنائم تقسیم کر رہے تھے کہ ذو الخویصرہ آیا اور وہ ایک شخص بنی تمیم مین سے تھا پس اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عدل کرو آپ نے ارشاد کیا کہ خرابی ہو تجھے اور کون عدل کریگا اگر مین عدل نکرونگا نا امید اور زیان کار تو اگر مین عدل نکرون حضرت عمر رضنے عرض کیا کہ مجھے اذن دیجیے کہ مین اسکی گردن مارون آپنے کہا چھوڑ دو اوسی بیشک اسکی کچھ لوگ ساتھی ہونگے کہ اس طرح پر نماز پڑھینگے اور روزہ رکھینگے کہ تم اپنی نماز روزے کو اونکے نماز روزے کے سامنے حقیر سمجھوگے اور کلام اللہ پڑھینگے لیکن اونکے گلون سے اوپر نجائیگا یعنے مقبول نہوگا اور دین سے وہ لوگ ایسا باہر نکل جائینگے جس طرح تیر شکار مین سے خشک اور صاف نکل جاتا ہے کچھ اوسمین اوپر سے نیچے تک اثر خون کا نہین ہوتا نشانی اونکی ایک کالا آدمی ہوگا کہ اوسکا ایک بازو مثل پستان عورت کی ہوگا جنبش کرتا ہوا اور خروج کرینگے وہ لوگ اوپر بہترین فرقہ کے آدمیون مین سے حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہین کہ مین قسم کھا کے کہتا ہون کہ مین نے یہ حدیث جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی اور قسم کھا کے کہتا ہون کہ حضرت علی رضن ابی طالب نے اون کے ساتھ قتال کیا اور مین اوس لڑائی مین حضرت علی رضہ کے ساتھ تھا سو حضرت علی رضنے اوس

ثاقلہ زع القاموس ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۔ نام اوسکا حرقوص بن زہیر ۔ ر اسے ... بنی تمیم ... ۔ ذو الخویصرہ ... ۔ قرآن ... ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۔ [illegible] ۔ خدری منسوب ہے بطرف خدرہ ... ۔ سبب ... ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۔ اوسکا سعد بن مالک بن سنان ہے ۔ صحابی مشہور ہین انصاری نام ۔ [1] ابو سعید

آدمی کو ڈھونڈھوایا لوگ لی آئے مینے دیکھا اوسی صفت کا جیسا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تھا انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوارج کی خبر دی کہ قوم
ذوالخویصرہ مین سے ہونگے اور اونمین سے ایک شخص ہوگا کہ اوسکا ایک بازو نرم مثل پستان
عورت کے ہوگا اور وہ لوگ افضل خلایق پر خروج کرینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ حضرت
علی رضہ کے زمانے مین حضرت علی رضہ پر خوارج نے خروج کیا اور وہ لوگ قوم ذوالخویصرہ مین سے تھے
اور اونکا سردار ذوالثدیہ تھا یعنے وہی شخص جو ایک ہاتھ مثل پستان عورت کی رکھتا تھا حضرت
علی رضہ نے اون سب کو قتل کیا اور راوی حدیث جنھون نے یہ پیشین گوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سُنی تھی اوس لڑائی مین موجود تھے چنانچہ اونھون نے خود تصدیق اس پیشین گوئی کی بیان کی

معجزہ ۵۵ دارقطنی نے حضرت علی رضہ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ قریب ہی کہ بعد میرے ایک قوم آویگی اونکا یہ لقب ہوگا کہ اونھین رافضی کہین گے
اور تو اونھین پاوے تو قتل کیجیو کہ وہ لوگ مشرک ہین حضرت علی رضہ کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکی علامت کیا ہی آپنے فرمایا کہ تجھے بڑھا وینگے ایسے اوصاف کر
جو تجھ مین نہین اور طعنہ کرینگے سلف پر انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے حدوث فرقۂ روافض کی خبر دی سو مطابق اسکے واقع ہوا زمانہ حضرت علی رضہ مین
باغواے عبداللہ بن سبا یہودی فرقۂ روافض پیدا ہوا اور خالص اتباع یہودی مذکور کے
حضرت علی رضہ کو خدا کہنے لگے اسی لیے آپ نے اونھین مشرک فرمایا اور یہ وصف اونکا کہ حضرت
علی رضہ کی مدح مین اتنا افراط کرتے ہین کہ پیغمبرون کی برابر بلکہ اکثر پیغمبرون سے افضل جانتے ہین
اور اصحاب کبار اور سب بزرگان سلف پر طعن کرتے ہین سارے فرقے مین ظاہر ہی **ف**
اس حدیث کو دارقطنی نے بروایت حضرت علی رضہ کئی سندون سے روایت کیا ہی اور ایک
طریق مین اسکے یہ بات بھی ہی کہ وہ لوگ دعوی اہلبیت کی محبت کا کرینگے اور حقیقت مین
ایسے نہونگے اور پہچان اوسکی یہ ہی کہ وہ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہین گے

معجزہ ۵۵

اور بھی دار قطنی نے یہ حدیث کئی سندسے حضرت فاطمہ زہرا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہو اور کہا ہو کہ اس حدیث کی ہمارے پاس بہت سندین ہین کذا فی الصواعق

حدیث ۱۵ امام احمد اور ابو داؤد نے ابن عمر رض سے اور طبرانی نے معجم اوسط مین انس رض سے روایت کی ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ قدریہ مجوس اس امت کے ہین یعنے کچھ لوگ اس امت مین قدریہ ہو جاوینگے وہ بمنزلہ مجوس کے ہونگے انتہی قدریہ اون لوگون کو کہتے ہین جو بندے کو قادر مختار اور خالق اپنے افعال کا جانتے ہین اور تقدیر الٰہی کے منکر ہین اور بندون کے افعال مین خدا تعالیٰ کو بے دخل محض جانتے ہین سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرقے کے پیدا ہونے کی خبر دی اور مطابق اوسکے واقع ہوا معتزلہ اور روافض سب قدریہ ہین کہ بندے کو خالق اپنے افعال کا سمجھتے ہین اور قدر یعنے تقدیر الٰہی کے منکر ہین اور اس فرقے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوجہ سے مجوس فرمایا کہ جس طرح مجوس دو خالق کے قائل ہین ایک یزدان خالق خیر دوسرا اہرمن خالق شر اسی طرح یہ لوگ خدا تعالیٰ کو خالق جواہر کا اور بندون کو خالق اپنے افعال کا اعتقاد کرتے ہین ف قدریہ کی مذمت مین بہت حدیثین وارد ہین امام احمد اور ابو داؤد نے ابن عمر رض سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قدریہ مجوس اس امت کے ہین جب وہ بیمار ہون اونکی عیادت نکرو اور جب مر جاوین اونکے جنازے پر مت جاؤ اور مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی نے حضرت ابن عمر رض سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مین خسف و مسخ ہوگا اور یہ اون لوگون مین ہوگا جو منکر قدر کے ہونگے ف روافض بھی منکر قدر کے ہین اور اونمین مسخ اور خسف واقع ہوا ہی مسخ کی چند حکایتین شواہد النبوۃ مین مذکور ہین ایک یہ ہی حکایت امام مستغفری نے کتاب دلائل النبوۃ مین روایت کی ہو کہ ایک ثقہ نے بیان کیا کہ ہم تین آدمی یمن کو جاتے تھے اور ہمارے ساتھ ایک شخص کوفے کا تھا کہ وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رض کو

بُرا کہا کرتا تھا ہم ہر چند اوسے منع کرتے تھے باز نہین آتا تھا جب ہم نزدیک یمن کے پہونچے ایک جگہہ اُتر کے سو رہے اور جب کوچ کا وقت آیا ہم سب اوٹھ کے وضو کیا اور اوس کو نئی کو جگایا وہ اوٹھ کے کہنے لگا کہ افسوس ہین تمسے جدا ہوکے اسی منزل مین رہجاونگا ابھی مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ میرے سر پر کھڑے فرماتے ہین کہ ای فاسق تو اس منزل مین مسخ ہو جائیگا ہمنے کہا کہ وضو کر اوسنے پانون اپنے سمیٹے ہمنے دیکھا کہ انگلیون سے اوسکی مسخ ہونا شروع ہوا اور دونون پانون اوسکے بندر کے سے ہو گئے پھر گھٹنون تک پھر کمر تک پھر سینے تک پھر سر اور مونھہ تک مسخ پہونچا اور وہ بالکل بندر ہو گیا ہمنے اوسے پکڑکے اونٹ پر باندھ لیا اور وہان سے روانہ ہوے اور وقت غروب آفتاب کے ایک جنگل مین پہونچے وہان چند بندر جمع تھے اوسنے جب اونہین دیکھا رسّی توڑا کر اون مین جا ملا

دوسری حکایت یہ ہے کہ امام مستغفری نے روایت کی ہے کہ ایک مرد صالح نے بیان کیا کہ ایک شخص کوفے کا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بُرا کہتا تھا ہمارے ساتھ ہم سفر ہوا ہمنے ہر چند اوسے نصیحت کی اوسنے نہ مانا ہمنے اوس سے کہا کہ ہم سے تو علیحدہ ہو جا وہ علیحدہ ہو گیا جب ہم اوس سفر سے پھرے اوسکے غلام کو ہمنے دیکھا ہمنے اوس سے کہا کہ اپنے آقا سے کہدینا کہ ہمارے ساتھ گھر چلے اوسنے کہا کہ اوسکی ایک عجیب حالت ہو گئی ہے دونون ہاتھ اوسکے مثل خوک کے ہو گئے ہین ہم اوسکے پاس گئے اوس سے کہا کہ ہمارے ساتھ گھر کو چل اوسنے کہا مجھے عجیب مصیبت پہونچی ہے اور اپنے ہاتھ دونون آستین سے نکال کے دکھائے کہ مثل خوک کے تھے پھر وہ ہمارے ساتھ ہوا راہ مین ایک جگہہ بہت خوک مجتمع تھے اوسنے اپنے تئین مرکب سے گرا دیا اور بالکل خوک کی صورت ہو کے خوکون مین جا ملا اور خسف کی روایت یہ ہے کہ محب الطبری نے ریاض النضرۃ مین روایت کی ہے کہ ایک قوم رافضیان حلب مین سے پاس امیر مدینہ منورہ کے آئی اور بہت سامال اور اچھے عمدہ تحفے لائی اور یہ درخواست کی کہ ایک دروازہ حجرۂ شریفہ مین کھلوا دے تاکہ

حکایت خسف منکرِ حضرت ابوبکر

وہ جسدِ اطہر حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کو وہان سے نکال لیجاوین امیر مدینہ نے
کہ بدمذہب تھا بسبب محبت دنیا کے اس بات کو قبول کرلیا اور دربان حرم شریف کو
بلا کے کہدیا کہ جب یہ لوگ آوین دروازہ حرم شریف کا کھول دیجیو اور جو کچھ کرین اونھین
منع مت کیجیو دربانِ مذکور کہتا ہی کہ جب لوگ نماز عشا کی پڑھ کے مسجد شریف سے چلے گئے
اور دروازے حرم شریف کے بند ہو گئے چالیس آدمی پھاوڑے اور کدال لیے ہوے
مشعل ساتھ آئے اور باب السلام پر کھڑے ہوے اور کیواڑ کھٹکھٹائے مین نے موافق
حکم امیر کے دروازہ کھول دیا اور ایک گوشۂ مسجد مین بیٹھ کے رونا شروع کیا کہ آلٰہی کیا
قیامت قائم ہوگی سبحان اللہ ہنوز متصل منبر شریف کے نہین پہونچے تھے کہ سب کو ساتھ
تمام اسباب و آلات کے پاس اوس ستون کے جو قریب محراب عثمانی کے ہی زمین نگل گئی
امیر مدینہ منتظر تھا کہ بعد فراغت کے اپنے کام سے وہ لوگ میرے پاس آوینگے جب دیر ہوئی
تب امیر نے مجھے بلاکر حال پوچھا مین نے جو کچھ دیکھا تھا بیان کیا امیر کہنے لگا تو دیوانہ ہوگیا ہی
سمجھ کے کہہ کیا کہتا ہی مین نے کہا کہ امیر خود چل کے دیکھ لیوے کہ ابتک اثر خسف اور اونکے بعض کپڑے نمودہین
طبری نے نسبت اس حکایت کی طرف ثقات کے کی ہو جو بصدق و دیانت مشہور تھے انتہیٰ

معجزہ ۵۷ امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور حاکم نے روایت کی ہے کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہی میری امت تہتّر فرقے ہوجائیگی وہ سب
دوزخی ہونگے مگر ایک فرقہ اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ
ہونگے جو نجات پاوینگے فرمایا کہ جو لوگ میرے طریقے پر اور میرے اصحاب کے
طریقے پر ہونگے انتہیٰ اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ
آپ کی امت مین تہتّر فرقے ہو جاوینگے اور وہ سب دوزخی ہونگے مگر ایک فرقہ جو آپ کے
طریقے پر اور آپ کے اصحاب کے طریقے پر ہوگا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ بعد زمانہ
خلفاے راشدین کے اختلاف امت مین باعتبار عقائد کے بکثرت شروع ہوا اور روافض

اور خوارج اور معتزلہ اور جبریہ وغیرہ پیدا ہوے اور اختلافات بڑھتے بڑھتے نوبت تہتر فرقونکی پہونچی اونمین سے اہل سنت وجماعت کہ اوپر طریقے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کے ہین جنتی ہین اور باقی دوزخی اور تفصیل تہتر فرقون کی اون کتابون مین جو واسطے تفصیل مذاہب کے تصنیف ہوئی ہین مذکور ہی اس مقام پر اوسکا بیان کرنا کچھ ضرور نہین

قسم ششم اخبار متعلقہ بدیگر وقائع متفرقہ

معجزہ ۱۴۵ صحیحین مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے آنے سے پہلے ملک حجاز مین ایک آگ نکلیگی کہ روشن کردیگی اونٹونکی گردنون کو شہر بصری[1] مین یعنے ایسی روشن ہوگی کہ ملک حجاز سے روشنی اوسکی شہر بصری تک کہ ملک شام مین ہی پہونچیگی اونٹ اوس شہر کے اوسکی روشنی مین راہ چلینگے اونٹ کی چال مین گردن اوسکی ہلتی ہی اور خوب نمود ہوتی ہی لہذا اس بات کو کہ اوسکی روشنی مین اونٹ راہ چلینگے اس طرح تعبیر فرمایا کہ گردنین اونٹون کی اوس سے روشن ہونگی سو مطابق اسکے واقع ہوا اواخر عہد خلفاے عباسیہ مین کہ تیسری تاریخ جمادی الآخرہ ۶۵۴ھ ہجری مین روز جمعے کے بعد عشا وہ آگ ملک حجاز مین متصل مدینۂ طیبہ کے نکلی مانند بڑے شہر کے جسمین قلعہ اور برج اور کنگرہ ہون طول اوسکا بقدر چار فرسنگ کے تھا یعنے بارہ[12] میل اور عرض بقدر چار میل اور ارتفاع بقدر ڈیڑھ قامت آدمی کے اور مانند دریا کے موجین مارتی تھی اور مانند سیلاب کی چلتی تھی اور مانند رعد کے آواز کرتی تھی اور یہ بات اوسمین عجیب تھی کہ پتھرون کو جلادیتی تھی اور پہاڑون کو رانگ کی طرح گلادیتی تھی اور درختون پر اوس سے کچھ اثر نہین پہونچتا تھا اور اوسکی روشنی نے عالم کو ایسا روشن کیا تھا کہ مدینے کے لوگ رات کو اوسکی روشنی مین دن کے مانند کام کرتے تھے اور نور اس آگ کا مکے مین اور شہر بصری اور تیما مین معاینہ کیا گیا قسطلانی نے کہ اوسی زمانے مین تھے اس آگ کے بیان مین ایک کتاب علیحدہ تصنیف کی ہی اور سب عجائب و غرائب حالات اسکے لکھے ہین اور لکھا ہے کہ

[1] بصری بضم بای موحدہ وصاد مہملہ ساکنہ وراے مہملہ والف مقصورہ در آخر موضعیست بشام کذا فی الصراح ۱۲ منہ رحمہ اللہ

[2] تیما بفتح ... [illegible marginal note] ... الصراح ۱۲ منہ

ستائیسوین رجب اوسی ۶۵۴ھ ہجری مین وہ آگ فرو ہوئی اور سید سمہودی نے کتاب
خلاصۃ الوفا باخبار دار المصطفیٰ مین اور شیخ عبدالحق دہلوی نے جذب القلوب الی دیار المحبوب
مین اور بھی ترجمہ مشکوٰۃ شریف مین حالات اسکے بیان کیے ہین بالجملہ یہ پیشین گوئی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وضوح سے ظہور مین آئی کہ معاندین کو مجال انکار نہ رہا مندرج ہونا اس
پیشین گوئی کا صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ کتابون مین کہ صدہا سال قبل وقوع اسکے تصنیف ہوئی ہین
اور پھر مطابق بعینہ وقوع مین آنا اول دلیل اوپر تحقیق پیشین گوئی کے ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ
اَصْدَقِ الصَّادِقِیْنَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

معجزہ ۵۹ ابوداؤد نے ابوبکرہ رضی سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بڑا شہر ہوگا مسلمانون کا نزدیک نہر دجلہ کے اور وہ جلی پر پل ہوگا
اور وہ شہر بہت آباد ہوگا اور آخر زمانے مین ترک جنکے چہرے چوڑے ہین اور آنکھین
چھوٹی اوس شہر پر چڑھ آوینگی اور نہر کے کنارے ٹھہرینگے سو شہر کے لوگ تین فرقے
ہو جاوینگے ایک فرقہ اپنا اسباب بیلون پر لادکے جنگل کی راہ لینگے یعنے شہر چھوڑکر بھاگ
جاوینگے وہ لوگ ہلاک ہوے اور ایک فرقہ ترکون کی پناہ مین آجاوینگے وہ بھی ہلاک
ہوے اور ایک فرقہ اپنے لڑکے بالون کو پیچھے کرکر لڑینگے اور کفار ترک سے مقاتلہ
کرینگے وہ لوگ شہید ہین انتہی مطابق اس حدیث کے عہد مستعصم باللہ خلیفہ عباسی مین
واقع ہوا کہ ترکان تتار نے شہر بغداد پر جو دار الخلافۃ اور شہر عظیم مسلمانون کا تھا اور دجلہ
اوسکے بیچ مین واقع ہے اور دجلے پر پل بھی عہد عباسیہ مین رہتا تھا چڑھائی کی اور شہر کو گھیرا
شہر کے باشندونمین بعضے مع اپنے عیال واطفال کے بھاگ گئے اون لوگون کو ترکون کے
ظلم سے نجات نہ ملی مقتول وغارت ہوگئے اور خود مستعصم باللہ اور اکثر اشراف و اعیان شہر نے

قیم ہوے بغداد و کذا فی المرقاۃ [illegible] رحمہ اللہ تعالی
ادجلہ بکسر دال مہملہ و سکون [illegible] رحمہ اللہ
بغنت [illegible] مشہور ہوگئے ۱۲
ابوبکرہ [illegible] [illegible] سے ۱۲
بسبب [illegible] آنحضرت صلی اللہ [illegible]
بکرہ [illegible] ۱۲
[illegible]
غارت [illegible]
وفات [illegible]
مشہور ہین [illegible]
ابوبکرہ [illegible]

بادشاہ اتراک سے امان چاہی اور اونکی اطاعت مین داخل ہوے وہ بھی نہ بچے اور ترکونکی
تیغ بے دریغ سے مقتول ہوے اور کچھ لوگون نے مردانگی کی اور ہمت قوی کرکے اون کافرون سے
جہاد کیا خدا تعالیٰ نے اونھین شہادت نصیب کی پہلے دونون فرقون کو دنیا مین بھی نجات
نملی اور آخرت کے درجے سے بھی محروم رہے اور تیسرا فرقہ دنیا مین بھی بمردانگی وشجاعت
نیکنام ہوا اور آخرت مین بدرجۂ شہادت فائز ہوا **ف** یہ پیشین گوئی بھی جس
کتاب مین درج ہے یعنے سنن ابو داؤد وہ چارسو برس مائۃ وقوع سے پہلی کی تصنیف ہی
معجزہ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین زید بن ارقم رض سے روایت کی ہی کہ وہ بیمار ہوے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کی عیادت کو آئے اور آپ نے فرمایا کہ تم اس بیماری سے
اچھے ہو جاؤ گے لیکن تب کیا حال ہوگا کہ میرے بعد تم جیتے رہو گے اور اندھے ہو جاؤ گے
زید بن ارقم رض نے عرض کیا کہ مین ثواب سمجھکر صبر کرونگا آپنے فرمایا کہ تو تم بیحساب بہشت مین
داخل ہو گے انیسہ بیٹی زید کی کہتی ہین کہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زید بن
ارقم رض اندھے ہو گئے تھے پھر ایک مدت کے بعد خداوند تعالیٰ نے آنکھین اونکی اچھی کردین بعد اوسکے
وہ مرگئے انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی تھی یعنے زید کا اوس بیماری سے
اچھا ہوجانا اور تا زمانۂ مابعد وفات آپکے جیتا رہنا اور اونھین ایام مین اندھا ہونا مطابق اوسکے واقع ہوا
معجزہ صحیح مسلم مین حضرت اسماء بنت ابی بکر رض سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک قوم ثقیف مین ایک بڑا ظالم خونریز ہوگا اور ایک بڑا
جھوٹھا انتہی سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا ظالم خونریز قوم ثقیف مین حجاج پیدا ہوا کہ ظلم
مین ضرب المثل ہی بعضی کتابون مین لکھا ہی کہ حجاج ایسا ظالم تھا کہ کسی چیز مین اوسکو ایسا مزہ
نہین ملتا تھا جیسا قتل ناحق مین اور ترمذی نے اپنی جامع صحیح مین ہشام بن حسان سے

نقل کیا ہی کہ ایک لاکھ بیس ہزار آدمی اوسنے ناحق قتل کیے اور بڑا جھوٹا مختار ثقفی پیدا ہوا
کہ اپنے تئین اوسنے براہ فریب نائب حضرت امام محمد بن الحنفیہ کا قرار دیکے باظہار قصد قصاص
قاتلان امام حسین رض ریاست حاصل کی اور آخر کو جھوٹا دعوی پیغمبری کا کیا ف تطبیق اس خبر کی
حجاج اور مختار پر خود حضرت اسماء اوس حدیث کی روبرو حجاج کے بیان کی تحقیق رکھاتی المشکوٰۃ
معجم ابویعلی نے اپنی مسند میں ابو عبیدہ رض سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ امر میری امت کا انتظام سے رہیگا یہانتک کہ سب سے پہلے رخنہ ڈالیگا
ایک شخص بنی امیہ میں سے جسکا نام یزید ہوگا سو مطابق اسکے واقع ہوا اور سب سے پہلا رخنہ
انتظام اسلام میں یزید کے سبب سے واقع ہوا کہ وہ شخص فاسق شارب خمر بادشاہ ہوا
اور امام حسین رض کو اوسنے شہید کرایا اور مدینے پر لشکر خونریز بھیجکر اکثر صحابہ اور صحابہ زادونکو
قتل کرایا اور بہت بڑے ظلم کیے اور مکے پر بھی لشکر واسطے عبداللہ بن زبیر رض کے بھیجا اور اوسکے
لشکر نے کعبے کا محاصرہ کیا اور وہان پتھر مارے حتی کہ سقف مسجد حرام کو کہ لکڑی کی تھی اون
پتھرون سے بہت صدمہ پہونچا بلکہ روئی میں گندک لپیٹ کے اون لاعنون نے آگ مسجد حرام میں
پہونچائی کہ پردہ خانہ کعبہ کا اور دیوارین خانہ کعبہ کی سب جل گئین غرض کہ جسقدر ظلم اور
بے دینی کی باتین یزید سے واقع ہوئین کبھی واقع نہین ہوئی تھین اور خبر جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی صادق آئی ف اگرچہ سند اس حدیث کی مسند ابویعلی میں ضعیف ہی
مگر رویانی نے اپنی مسند میں ابو درداء رضی اللہ عنہ سے اس مضمون کی حدیث روایت کی ہی
اور مضمون اس حدیث کو اور بہت احادیث سے تقویت ہی حضرت ابوہریرہ رض دعا مانگتے تھے
کہ الٰہی تیری پناہ شروع سنہ ۶۰ ہجری سے اور حکم عمروان کی امارت سے اور یزید کی بادشاہی
سنہ ۶۰ ہجری میں ہوئی اور حضرت ابوہریرہ رض کا انتقال اس سے پہلے سنہ ۵۹ ہجری میں ہوچکا تھا
پس معلوم ہوا کہ ابوہریرہ رض کو بھی بموجب اخبار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
یزید کی بادشاہی اور اوسکے ظلم اور قبائح کی خبر تھی اور ابو داؤد نے حضرت حذیفہ

بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت میں ایک شخص ہوگا
ہونے والے ہیں سب کا نام ... نام ... انکے باپ دادا کی قوم کے ... پس بیشک آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے نام بیان کیا کہ سب سے زیادہ ... اوسکے سبب سے ہوا جتا یا ہوگا
معجزہ حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ سے فرمایا تعیش حمیدا وتقتل شہیدا یعنے زندگانی کرو گے
تم بحالت محمود اور مارے جاؤ گے تم شہید ہو کر انتہی سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ حضرت ثابت
جنگ یمامہ میں کہ عہد خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں ساتھ مسیلمہ کذاب کے واقع ہوئی تھی شہید ہوئے
معجزہ ابو داؤد نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے خطاب کر کے یہ مضمون فرمایا کہ مدینے میں ایک ایسی خونریزی ہوگی کہ خون احجار
زیت کے اوپر بہیگا اور اونکو ڈھک لیگا انتہی ف مدینہ منورہ کی جانب غرب میں ہیں ایسے
پتھر ہیں سیاہ گویا کہ اونپر تیل چپڑا ہوا ہے اسلیے وہ پتھر احجار الزیت کہلاتے ہیں سو جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ ایکبار مدینے میں ایسی خونریزی ہوگی کہ وہ پتھر خون میں ڈوب
جاوینگے اور مطابق اسکے واقعہ حرہ واقع ہوا یزید پلید کے وقت میں بعد شہادت
امام حسین رضی اللہ عنہ کے جبکہ باشندگان مدینہ کہ اکثر اصحاب اور اولاد اصحاب تھے اطاعت یزید سے
بسبب اوسکے شنائع اعمال کے منحرف ہو گئے تب یزید نے اونپر لشکر خونخوار بسر کردگی مسرف بن
عقبہ کے بھیجا اور مقاتلہ عظیم واقع ہوا اور صدہا اصحاب اور اولاد اصحاب شہید ہوئے
اور اوسی سنگستان میں خون بہا اور ایسے شنائع اور قبائح واقع ہوئے کہ زبان قلم پر نہیں آسکتے

کہ نام اوس شخص کا رجال بن عنفوہ تھا اور وہ اہل یمامہ میں سے تھا وفد بنی حنیفہ کے ساتھ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا تھا اور مسلمان ہوکر کلام اللہ سیکھا تھا
جب مسیلمہ کذاب نے دعوی پیغمبری کا کیا تو اوس پر ایمان لے آیا اور جنگ یمامہ میں
ہمراہیان مسیلمہ میں تھا زید بن الخطاب رض کے ہاتھ سے مقتول ہوکے واصل جہنم ہوا

معجزہ بیہقی نے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابو ذر رض کی وفات قریب ہوئی تب
زوجہ اونکی ام ذر رونے لگیں اونھون نے کہا کہ تم کیون روتی ہو ام ذر نے کہا کہ کیسے
نہ روؤن تمھاری وفات جنگل میں ہوئی اور ہمارے پاس کفن بھی نہیں حضرت ابو ذر نے
کہا کہ مت روؤ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو کہ میں بھی اونمیں تھا
خطاب کرکے فرمایا کہ تم میں سے ایک آدمی زمین غیر آباد میں مریگا اوسکے جنازے پر ایک
جماعت مسلمانون کی حاضر ہوگی سو وہ آدمی میں ہی ہون تم راہ کو جاکر دیکھو وہ کہتی ہین کہ میں
نکلی سو کچھ لوگ مسافر سوار آتے دیکھے اونھین میں نے حضرت ابوذر رض کے حال کی خبر کی وہ سب
حضرت ابوذر رض کے پاس آئے اونسے حضرت ابوذر رض نے کہا کہ تم میں سے مجھے کفن وہ دیوے
جو نہ نقیب ہو نہ امیر ایک جوان نے اونمیں سے کہا کہ میں تمھین کفن دیتا ہون یہ عمامہ اپنا ازار اور
دو کپڑے کہ میری گٹھری میں ہین میری ماں کے کاتے ہوے سوت سے بنے ہوے حضرت ابوذر رض
نے کہا کہ اچھا تم مجھے کفن دو بس جب وہ مرگئے اون لوگون نے تجہیز و تکفین کرکے نماز جنازہ
پڑھکے اونھین دفن کردیا انتہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی
تھی کہ ایک شخص حاضرین مجلس میں سے غیر آباد زمین میں مریگا اور ایک جماعت
مسلمانون کی وہان پہونچ کے اوسکی تجہیز و تکفین کریگی سو مطابق اوسکے واقع ہوا

[illegible]

معجزہ ۶۸ طبرانی اور بیہقی نے ابن حکیم ضبی سے روایت کی ہی کہ حضرت ابوہریرہؓ جب مجھے ملتے مجھ سے سمرہؓ کا حال پوچھتے اور جب مین اونکے صحت کی خبر دیتا تو خوش ہوتے مین نے اسکا سبب پوچھا اونھون نے بیان کیا کہ ہم دس آدمی ایک گھر مین تھے سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے پیچھے جو مریگا نار مین ہوگا سو آٹھ تو مر چکے ہین مین اور سمرہ باقی ہین یعنے اوسی خبر کے ڈر سے سمرہ کے حال کی تفتیش کرتا ہون اور حضرت ابوہریرہؓ کا یہ حال تھا کہ جو کوئی کہدیتا کہ سمرہ مر گئے تو اونھین غش آجاتا یہانتک کہ سمرہ سی پہلے انکا انتقال ہوا اور ابن عساکر نے ابن سیرین سے روایت کی ہی کہ سمرہ کو مرض کزاز لاحق ہوا سو بڑی دیگ مین خوب گرم کھولتا پانی بھر کے اوسپر گرمی حاصل کرنے کے لیے بیٹھتے ایکدن اوسمین گر پڑے اور جلکر مر گئے انتہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دس آدمیون کے حق مین جو فرمایا تھا کہ تم مین پچھلا ازروے موت کے نار مین ہوگا سو وہ لوگ نار سے نار جہنم سمجھتے تھے اسی سبب سے حضرت ابوہریرہؓ جب وہ اور سمرہ ہی باقی رہ گئے تو سمرہ کا حال پوچھتے رہتے تھے اور ڈرتے کہ جو وہ پہلے مر جاوینگے تو آخر موت میری ہوگی اور پچھلی موت والے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ نار مین ہوگا اور مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نار سے آگ دنیا کی تھی سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ سمرہ بن جندب جو سب سی پیچھے مرے آگ مین جل کر مرے

معجزہ ۶۹ صحیحین مین ابوسعید خدری سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ تم لوگ پیروی کروگے اون لوگون کے طریقون کی جو تم سے پہلے ہوے ہین بالشت بیالشت دست بدست یہانتک کہ اگر وہ سوسمار کے سوراخ مین گھسے ہونگے تو اس بات مین بھی اونکی پیروی کروگے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلے آدمیون سے یہود اور

نصاریٰ مراد ہین آپ نے فرمایا اور کون انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی
کہ کچھ لوگ آپ کی امت کے روش یہود و نصاریٰ کی اختیار کرینگے سو مطابق اوسکے واقع ہوا
یہود کی روش تھی حسد اور حق کا چھپانا اور لالچ دنیوی سے مسئلہ غلط بتانا اور کتاب الٰہی مین سے
جو حکم اپنے موافق ہوا اوسکا ظاہر کرنا اور جو خلاف ہوا اوسکا چھپانا سو اس قسم کی باتین
علماے سوء مین اس امت مین پائی جاتی ہین اور نصاریٰ کی روش تھی اپنے پیر بزرگون کے
حق مین اس طرح کا اعتقاد کرنا جو خدا ہی کے رتبے کو پہونچا دے سو یہ بات بھی بعض پیر پرستون اور
جاہلون مین پائی جاتی ہے اور سواے اسکے اکثر و بیشتر باتین لوگون نے یہود و نصاریٰ کی تقلید کی ہے

معجزہ طبرانی اور بیہقی اور دارقطنی اور حاکم اور بغوی اور بزار نے روایت کی ہے
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن زبیرؓ سے فرمایا کہ مصیبت تمھین لوگون سے
اور لوگون کو تمسے انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ عبد اللہ
بن زبیرؓ کو لوگون سے مصیبت پہونچیگی اور لوگون کو اون سے سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ
وہ بعد وفات معاویہ اور شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کے سنہ ۶۴ ہجری مین خلیفہ ہوے اور
سواے ملک شام کے اور سب بلاد اسلام کے اونکے قبضے مین آئے اور سنہ ۷۳ ہجری مین عبد الملک
بن مروان کی حکم سے حجاج ظالم نے اونپر لشکر کشی کی اور مکے کا محاصرہ کیا اور انکو شہید کیا سو
اونکو لوگون سے یہ مصیبت پہونچی کہ شہید ہوے اور تکلیفات دنیاوی اونھون نے اور اونکے
اہلبیت نے ظالمون کے ہاتھ سے اوٹھائین اور لوگون کو اونکے سبب سے یہ مصیبت پہونچی کہ
اہل مکہ بلاے محاصرہ حجاج مین مبتلا ہوے اور لوگ حجاج کے ہاتھ سے وہان مارے گئے
خانہ کعبہ کو بھی صدمہ پہونچا کہ عبد اللہ بن زبیر کا خانہ کعبہ سے مقابل تھا اس سبب سے
بیت الحرام پر بھی حجاج کے منجنیق کے پتھر پہونچے اور یہ بھی مصیبت لوگون کو بسبب عبد اللہ بن زبیر

[margin note: معجزہ ... [illegible]]

[footnote: [illegible]]

[illegible] کے گناہ عظیم اور عذاب آخرت مین مبتلا ہوے

معجزہ [illegible] بیہقی اور ابن عدی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید
بن صوحان کے حق مین فرمایا کہ ایک عضو اونکا اونسے پہلے جنت مین جائیگا انتہی سو مطابق اسکے واقع ہوا
کہ بائیان ہاتھ اونکا جہاد مین کٹ گیا اور بعضے مورخین نے لکھا ہی کہ غزوہ نہاوند مین اونکا ہاتھ کٹا اور شہید ہوے

معجزہ ۵ بیہقی اور حاکم نے حسن بن محمد سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے سہیل بن عمرو کے حق مین حضرت عمر رض سے فرمایا کہ توقع ہے کہ یہ ایسا کام کرے اور
اس طرح کا بیان کرے کہ تم خوش ہو اے عمر رض سو ایسا ہی ہوا کہ جب خبر وفات حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ معظمہ مین پہنچی اور وہانکے لوگون کو اضطراب و تزلزل ہوا سہیل
بن عمرو نے کھڑے ہوکر ایسا خطبہ پڑھا جیسا حضرت ابوبکر صدیق رض نے مدینہ منورہ مین پڑھا تھا
اور مکے کے لوگونکو دین پر ثابت کر دیا اور اونکو تسلی اور تسکین دی انتہی سہیل بن عمرو حالت
کفر مین کافرون مین کھڑے ہوکر خطبہ پڑھتے اور اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لڑائی کی
ترغیب دیتے جنگ بدر مین اسیر ہوکر آئے حضرت عمر رض نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے حضور مین عرض کیا کہ اجازت ہو تو مین اسکے دو دانت سامنے کے تلے والے توڑ ڈالون
تاکہ زبان اسکی خوب تقریر پر قادر نہ رہے اور پھر کافرونمین کھڑے ہوکر خطبہ تحریض قتال مسلمین کا
نہ پڑھے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی اور مطابق اسکے واقع ہوا

معجزہ [illegible] صحیحین مین جابر رض سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ قریب ہی میری امت کے لوگ انماط بچھائینگے انتہی انماط جمع ہی نمط کی کہ ایک عمدہ فرش
ہوتا ہی سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد اسکے کہ
فقر اور تنگی مین مبتلا تھے مالدار ہوگئے اور اچھے کپڑے اور اچھے فرش اونکے ہاتھ آئی چنانچہ

[illegible] رحمہ اللہ [illegible] نسیم الریاض [illegible] [illegible]

حضرت جابر رضہ کے گہر مین اوس قسم کے بچھونے تھے بلکہ زوجہ حضرت جابر کی او سے بچھاتا چاہتین تو حضرت جابر رضہ کہتے کہ مت بچھاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہی کہ تیری امت کو ... انماط ہونگے یعنے فرش امیرانہ بچھانے لگین گے سو مطابق اوسکے یہ بات ہوئی سبب یعنے وضع امیرانہ کچھ ضرور نہین اونکی زوجہ کہتین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انماط کے ہونے کی خبر دی اور اوسکے مطابق واقع ہوا تو اوس ... بچھانا ... سکتے

معجزہ صحیحین میں ابن عباس رضہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کذاب کے حق مین یہ بات فرمائی کہ خدا تعالیٰ اوسے ہلاک کریگا **ف** مسیلمہ ایک شخص تھا بنی حنیفہ مین سے مدینہ منورہ مین آیا تھا اوسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہلا بھیجا تھا کہ اگر آپ حکومت بعد اپنے میرے نام کردین تو البتہ مین اتباع آپکا اختیار کرون تب آپ نے ایک شاخ درخت کی طرف جو آپ کے ہاتھ مین تھی اشارہ کرکے فرمایا تھا کہ اگر یہ شاخ درخت مجھ سے مانگیگا تو بھی اوسے ندونگا سو وہ مدینے سے چلا گیا اور دعوے پیغمبری کا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے حق مین فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ اوسے ہلاک کریگا سو مطابق اوسکے واقع ہوا کہ بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزارہا آدمی اوسکے ساتھ مجتمع ہوگئے تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید کو ساتھ لشکر جرار کے اوسپر بھیجا اور حضرت خالد بن ولید رضہ نے اوسپر فتح پائی اور اوس لڑائی مین وہ مارا گیا

فصل سوم ایسی چیزون کے بیان مین جو آنحضرت نے واقعات حالی کو بغیر دیکھے بیان فرمایا

معجزہ بخاری نے انس بن مالک رضہ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر شہادت زید اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کی لوگون کو سنادی قبل اسکے

[illegible]

کر خبر آوے اور آپ نے فرمایا کہ نشان لیا زید نے پس شہید ہوا پھر نشان لیا جعفر نے پس شہید ہوا پھر
نشان لیا ابن رواحہ نے پس شہید ہوا اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور فرمایا آپنے کہ آخر کو
ایک خدا کی تلوار نے نشان لیا اور فتح حاصل ہوئی ف موتہ ایک موضع ہے شام میں ایک مہینے یا زیادہ کی
راہ پر مدینہ منورہ سے وہانکے حاکم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کو قتل کیا تھا
اسلیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر لشکر بھیجا اور اوس لشکر پر زید بن حارثہ کو امیر
فرمایا اور ارشاد کیا کہ اگر زید شہید ہو جائیں تو امیر جعفر ہونگے اور اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو
عبد اللہ بن رواحہ اور اگر وہ بھی شہید ہوں تو مسلمان کسی کو اپنے درمیان میں سے
امیر کرلیں سو جیسا آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی واقع ہوا کہ اوس لڑائی میں یہ تینوں صاحب
شہید ہوے تب لوگوں نے حضرت خالد بن الولید کو سردار کیا اور خدا تعالی نے انکے ہاتھ پر فتح دی
سو بوقت وقوع اس واقعہ کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور اخبار بالغیب کے اس حادثہ کی خبر دی

معجزہ ۹۲ صحیحین میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نجاشی بادشاہ حبشہ کے وفات کی اوسی دن خبر دی جسدن وہ مرا اور آپ عیدگاہ کی طرف
اصحاب کے ساتھ گئے اور صف باندھ کے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں فرمائیں ف
نجاشی لقب تھا بادشاہ ملک حبشہ کا جو وہاں بادشاہ ہوتا اوسے نجاشی کہتے اس نجاشی کا
نام اصحمہ تھا نصرانی مذہب تھا آپکا نامہ اوسے گیا تب وہ مسلمان ہوگیا اور اوسنے صاف
کہدیا کہ جس پیغمبر کی خبر پچھلی کتابوں میں ہے وہ یہی ہیں اور بہت اعتقاد اور نیازمندی سے
پیش آیا اور جب اوسنے وفات پائی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور اخبار
بالغیب کے اوسی دن اوسکی موت کی خبر دی اور غائبانہ اوسکی نماز جنازہ پڑھی ف موافق
اس حدیث کے شافعیہ نماز جنازے کی غائب پر درست کہتے ہیں اور حنفیہ کہتے ہیں کہ جنازہ

نجاشی نام بادشاہ حبشہ ... [illegible]

نجاشی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر منکشف ہوگیا تھا اور غائب کو نجاشی پر قیاس کرنا چاہیے

معجزہ ۷۷ مسلم نے جابرؓ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے پھرے آتے تھے جب قریب مدینے کے پہونچے تب ایک ہوا ایسی شدید چلی کہ قریب تھا کہ سوار کو دفن کردی تب نبی نے فرمایا کہ یہ ہوا ایک منافق کی موت کے لیے چلی ہی پھر مدینے مین پہونچے تو معلوم ہوا کہ ایک بڑا منافق مرگیا انتہی شارحان حدیث نے لکھا ہی کہ وہ منافق رفاعہ بن زید تھا اس حدیث مین آنحضرت نے غائبانہ خبر دی کہ ایک منافق مرگیا سو مطابق اوسکے واقع ہوا کہ مدینے مین رفاعہ منافق مرگیا

معجزہ ۷۸ امام احمد نے ابن عباسؓ سے اور حاکم اور بیہقی نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہی کہ جب حضرت عباس بن عبد المطلبؓ کہ وہ جنگ بدر مین کافرون کے ساتھ تھے اور اسیر ہوکر آگئے تھے مال فدا طلب ہوا یعنے کچھ روپے دین تو رہائی پاوین تب اونھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ میرے پاس اتنا مال نہین کہ جسقدر روپیہ میرے ذمے ٹھہرا ہی اوسکو ادا کردون آپنے فرمایا کہ وہ مال کہ تمنے ام الفضل کے پاس دفن کیا ہی کیا ہوا اور تم کہہ آئے تھے کہ اگر اس سفر مین مین مارا جاؤن تو یہ مال میری اولاد کے لیے ہی حضرت عباسؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ اس مال کی سوائے میرے اور ام الفضل کے اور کسی کو خبر نہ تھی پھر اونھون نے جسقدر روپیہ مطلوب تھا منگا کر ادا کیا

معجزہ ۷۹ بیہقی اور طبرانی نے روایت کی ہی کہ صفوان بن امیہ بن خلف اور عمیر بن وہب بن خلف چچا زاد بھائی اوسکا بعد قصے بدر کے ایک دن مقام حجر مین بیٹھکر باہم تذکرہ کشتگان بدر کا کرنے لگے صفوان نے کہا کہ ان لوگون کے قتل ہوجانے کے بعد کچھ زندگی کا لطف نہین رہا عمیر نے کہا کہ سچ ہی مگر مین مقروض ہون اور میرے پاس کچھ دین اداکرنے کو نہین ہی اور بعد اپنے عیال کے تباہ ہوجانیکا بھی ڈر ہی نہین تو مین جاکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرڈالتا

اور مجھے ایک بہانہ اونکے پاس جانیکا ہی میرا بیٹا وہان قید ہی صفوان نے یہ بات غنیمت سمجھی اور کہا
کہ تیرے دین کو مین ادا کرونگا اور تیرے عیال کی مین ہمیشہ خبرگیری کرتا رہونگا عمیر نے کہا کہ تو اس
بات کو کسی سے ذکر مت کیجیو اور اوسنے اپنی تلوار پر سان رکھوا کر زہر مین بجھائی اور چلکر مدینے مین
پہونچا اور مسجد شریف کے دروازے پر اونٹ کو بٹھایا اور وہ تلوار کو حمایل کیے ہوے تھا
اوسے حضرت عمر رض نے دیکھ کے کہا کہ یہ کتا دشمن خدا کا کچھ بدی کے ہی لیے آیا ہوگا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسکے آنے کی خبر کی آپ نے فرمایا کہ لے آؤ اوسے حضرت عمر رض جاکر اوسے
لے آئے اور اوسکی تلوار اپنے قبضے مین کر لی تھی جب آپ نے اوسے دیکھا فرمایا کہ ای عمر رض اسے
چھوڑ دو پھر آپ نے اوس سے کہا کہ ای عمیر قریب آ جب وہ قریب ہوا تو پوچھا کہ کیون آیا ہی
اوسنے کہا اپنے قیدی کے لیے آیا ہون کہ اوسکے معاملے مین احسان کرو آپ نے فرمایا کہ تلوار
کیون گردن مین ڈالی ہی اوسنے کہا کہ تلوارین کس کام کی ہین آپ نے فرمایا کہ سچ سچ بیان کر کہ تو کس لیے
آیا ہی اوسنے کہا کہ مین اسی کام کے لیے آیا ہون جو مین نے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ تو نے اور
صفوان نے مقام حجر مین تذکرہ کشتگان بدر کا کیا اور تو نے کہا کہ اگر مین مقروض نہوتا اور خوف
ہلاک عیال نہوتا تو مین جاکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر ڈالتا اور صفوان تیرے قرض اور
خبرگیری عیال کا متکفل ہوا اور تو میرے قتل کے لیے آیا اوسنے یہ سنتے ہی کہا اَشْهَدُ
اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ گواہی دیتا ہون کہ تم پیغمبر خدا ہو اس بات کی سوا میرے اور صفوان کے
کسی کو خبر نہ تھی قسم خدا کی مین جانتا ہون کہ خدا ہی نے تمھین اس بات کی خبر کر دی
شکر خدا کا کہ اوسنے مجھے اسلام کی ہدایت دی آپ نے اصحاب سے فرمایا کہ اپنے بھائی کو
دین کی باتین سکھاؤ اور کلام اللہ پڑھاؤ اور اوس کے قیدی کو چھوڑ دو

معجزہ ۵ بیہقی نے حضرت عروہ رح سے روایت کی ہی کہ ایک مرتبہ اونٹنی جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گم ہوگئی آپ نے اوسکو تلاش کروایا نہ ملی ایک شخص نے منافقین
مین سے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہتے ہین کہ مین غیب کی خبرین جانتا ہون اور اونھین

پہ معلوم نہین کہ اونٹنی اونکی کہان ہی پہر اونکے پاس وحی لاتا ہے کیون اونٹنی کا حال اونسے
نہین کہہ دیتا حضرت جبرئیل آئے اور آپکو اوس منافق کے مقولے کی خبر دی اور اونٹنی کا ٹھکانا بھی
بتا دیا آپ نے فرمایا کہ مین نہین کہتا ہون کہ مین غیب جانتا ہون لیکن اللہ نے مجھے خبر دی
منافق کے مقولے کی اور اوس جگہہ کی بھی بتا دیا جہان اونٹنی ہی سو وہ اونٹنی فلانی گھاٹی مین ہی
اوسکی مہار ایک درخت سی اٹک گئی ہی لوگ پہونچے اور اوس گھاٹی مین اوس اونٹنی کو اوسیطرح پایا جیسا
آپنے فرمایا تھا اوس منافق کا نام شارحان حدیث زید بن لصیت بلام و صاد مہملہ بروزن قبیل لکھا ہی
صحیح ۱۸ بخاری صحیحین مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سی روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مجھے اور زبیر اور مقداد کو حکم دیا کہ تم روضۂ خاخ تک جاؤ وہان ایک عورت ملیگی
اور اوسکے پاس ایک خط ہی سو وہ خط لے آؤ ہم تینون سوار ہوکر گھوڑے دوڑاتے
وہان پہونچے اور عورت کو وہان پایا ہمنے کہا خط نکال دے اوسنے کہا کہ میرے پاس کوئی
خط نہین ہی ہمنے کہا کہ خط نکال دے نہین تو ہم تجھے ننگا کرینگے اوسنے اپنے بالون کی جوڑے مین سے
خط نکال کر دیا سو اوسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لے آئے سو وہ خط حاطب
بن ابی بلتعہ کی طرف سے تھا بجانب کچھ لوگون کے مشرکان مکہ سے اور اوسمین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ ارادے یعنے ارادۂ غزوۂ مکہ کا ذکر تھا سو آپنے اوس خط کا حال حاطب
سے پوچھا اونھون نے عرض کیا کہ میرے لڑکے بالے مکے مین ہین اور میرا وہان کوئی قرابتی
ایسا نہین ہی جو اونکی حمایت کرے اسلیے مین نے یہ چاہا تھا کہ قریش پر ایک احسان میرا
ثابت ہو تاکہ میرے لڑکے بالون سے متعرض نہون حضرت عمر رضہ نے عرض کیا کہ اجازت
ہو تو حاطب کو قتل کرون یعنے اسلیے کہ اوسنے یہ حرکت منافقانہ کی آپ نے فرمایا کہ نہین

لصیت بلام مضمومہ و صاد مہملہ بروزن قبیل [illegible] ۱۲ منتہی الارب
روضۂ خاخ [illegible] مابین مکہ و مدینہ [illegible] ۱۲
التہذیب [illegible] مقداد بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن ربیعہ [illegible] الکندی [illegible] ۱۲ تقریب
حاطب [illegible] ابی بلتعہ بفتح باء موحدہ و سکون لام و فتح تاء مثناۃ [illegible] ۱۲

بعد ہونے اوس پر اللہ تعالیٰ نے مہربانی خاص کی ہی اور فرمایا ہی کہ میں نے تمھاری سب خطائیں معاف کیں انتہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قصد لشکرکشی کا واسطے فتح مکے کے فرمایا اور آپکو اس قصد کا اخفا منظور تھا حاطب بن ابی بلتعہ نے کفار قریش کو ایک خط اس مضمون کا لکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لشکر عظیم لیکر تمھارے اوپر آتے ہیں اور قسم ہی خدا کی کہ اگر وہ اکیلے تمھارا قصد کریں تو اللہ اونکی مدد کرے اور تم پر غالب ہو جاویں تم اپنا فکر کرلو اور چھپا کر اس خط کو ایک عورت کی ہاتھ روانہ کیا کہ اوسکی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بوحی آلہی معلوم ہوئی تب آپنے حضرت علیؓ اور زبیرؓ اور مقدادؓ کو بھیجا ف اس حدیث سے کمال فضیلت اون اصحاب کی ثابت ہوئی جو جنگ بدر میں آپکے ساتھ تھے اور حضرات خلفا اربعہ بھی اہل بدر سے ہیں [illegible]

معجزہ ۸۲ بیہقی نے دلائل النبوۃ میں زہری سے روایت کی ہی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو خبر دی کہ کیڑے نے سوا اللہ کے نام کے بالکل عبارت اوس صحیفے کی کھالی جسمیں قریش نے عہد لکھا تھا کہ بنی ہاشم کی عداوت پر [illegible] اور اوسنے اور بھی بالکل چھوڑ دیں سو قریش نے اوس صحیفے کو دیکھا تو ویسا ہی پایا جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی ف بعد نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جبکہ اسلام مکہ میں شائع ہوا اور مذمت بتوں کی برملا ہوئی کافران قریش کو بہت رنج ہوا اور مسلمانوں پر انھیں بہت قہر آیا تب اونھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ کیا اور اس بات پر ابو طالب اور بنی ہاشم راضی نہوئی تب اونھوں نے کہا یا تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حوالہ کرو یا تم سب

ہم سے علیحدہ ہوکر گھاٹی مین جا رہو اور ہمارے تمہارے برادری ترک نہ ساتھ کھانا
اور نہ ساتھ پینا اور نہ ہم تم کسی مجلس مین اکٹھے ہون ابو طالب و بنی ہاشم نے اس بات کو
قبول کر لیا اور سب کے سب شعب[له] مین جا رہے اور کفار قریش نے ایک عہدنامہ مضمون قطع
برادری کا اور استحکام عداوت کا ساتھ بنی ہاشم کے لکھ کر کعبے مین لٹکا دیا اور رہا نکہ عداوت پر
مستعد ہوئے کہ جو کوئی گانوں کا آدمی غلہ یا کچھ چیز بیچنے کو لاتا اوسکو منع کر دیتے کہ بنی ہاشم
کے ہاتھ نہ بیچے تین برس اسی طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شعب مین بسر کیے
اور بڑی تکلیف اوٹھائی دین اثنا اللہ جل جلالہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے
مطلع کیا کہ اوس عہدنامے کو دیمک کھا گئی ہی جہان کہین اوسمین نام اللہ کا تھا اوسکو دیمک نے
چھوڑ دیا ہی اور باقی سب کھا لیا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے ابو طالب کو
مطلع کیا اور ابو طالب قریش کے پاس گئے اور اون سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے
اس طرح پر خبر دی ہی تم اوس عہدنامے کو منگوا کر دیکھو اگر یہ بات جھوٹی نکلے تو ہم محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو تمہارے حوالے کر دینگے اور اگر سچی ہو تو تم ہماری تکلیف دہی سے باز آؤ اور ہمین
شعب سے نکلنے دو اونھون نے وہ صحیفہ منگوا کر دیکھا تو واقعی جہان کہین اللہ کا نام تھا وہ باقی تھا
اور باقی کو دیمک نے کھا لیا تھا تب وہ نادم ہوئے اور بنی ہاشم سے کہا تم شعب سے نکل آؤ

معجزہ ۸۳ بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسری کے
مقتول ہونے کی اوس رات کی صبح کو خبر دی جس رات وہ مارا گیا اور قصہ اسکا یہ ہی کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ۶ سنہ ہجری مین اکثر بادشاہون اور امیرون کو نامے لکھے
کسری پرویز بادشاہ فارس کو بھی نامہ لکھا اور اوسکو طرف اسلام کی دعوت کی اوسنے آپکے
خط کو پھاڑ ڈالا اور کہا کہ اپنے نام کو میرے نام سے پہلے کیون لکھا اور باذان[عه] اوسکی جانب سے
ملک یمن مین عامل تھا اوسکو لکھا کہ تو دو آدمی چالاک اور تیز اوس شخص کے پاس بھیج جو دعوی
پیغمبری کا کرتا ہی کہ وہ اوس شخص کو تیرے پاس لے آئین سو باذان نے دو آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[له] شعب بالکسر راہ در کوہ ۱۲ منتہی الارب

[عه] باذان بیاے موحدہ ...

کے پاس مدینے مین بھیجے اونھون نے آپکے سامنے تقریر بیباکانہ کی اور کہا کہ تم کسریٰ کے
پاس چلو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم کل آؤ اوسی رات مین شیرویہ پرویز کے
بیٹے نے پرویز کو مار ڈالا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بوحی الٰہی اس بات سے اطلاع ہوئی
آپ نے اون شخصون سے بلاکر فرمایا کہ تم چلے جاؤ رات کسریٰ کو شیرویہ نے مار ڈالا وہ پھر گئے
اور باذان سے اونھون نے جاکر یہ حال بیان کیا باذان نے کہا کہ اگر تصدیق اس امر کی معلوم
ہو تو بیشک وہ پیغمبر ہین اور اونھین ایام مین نامہ شیرویہ کا بنام باذان باین مضمون پہونچا کہ
پرویز ظالم تھا مین نے اس سبب سے اوسکو مار ڈالا اور تم اوس شخص سے جو دعوی پیغمبری ملک عرب
مین کرتا ہی کچھ تعرض مت کرو باذان تصدیق خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
دریافت کرکے مع دونون بیٹون اپنے کے مسلمان ہوگیا ف کسریٰ نے جب نامہ آپکا پھاڑ ڈالا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے حق مین بددعا کی کہ الٰہی اوسکی خاندان کو پاش پاش کر دے
اللہ تعالیٰ نے اوسکے خاندان کی سلطنت کو تھوڑے دنون مین بالکل نیست ونابود کر دیا

معجزہ ۴۸ ابو داود اور بیہقی نے عاصم بن کلیب سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے جنازے پر تشریف لے گئے تھے بعد فراغت کے دفن سی اوس
میت کی عورت نے آپ کی دعوت کی آپ اوسکے گھر تشریف لیگئی جب کھانا آیا اور آپنے کھانا
شروع کیا سو ایک لقمہ آپنے مونھ مین چبایا اور نگلا نہین پھر آپنے فرمایا کہ یہ ایسی بکری کا گوشت ہی
کہ بغیر اجازت مالک کی لی گئی ہی اوس عورت صاحب خانہ نے کہلا بھیجا کہ مین نے نقیع مین جہان
بکریان بکتی ہین بکری خریدنے کو آدمی بھیجا وہان نہ ملی پھر مین نے ایک اپنی ہمسائی کے پاس کہ اوسنے
ایک بکری مول لی تھی آدمی بھیجا کہ وہ بکری بقیمت دیوے وہ گھر نہ ملا تب مین نے اوسکی بی بی کے
پاس آدمی بھیجا اوسنے وہ بکری بھیجدی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کھانیکو قیدیون کو کھلا دو

مترجمان سکھ بیانہ سکھتی بیان ... منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

نیل ایک باز ارا سے مدینہ مین ۱۲
بفتح بون وتا ف بروزن
کذا فی المشکوۃ ۱۲ منہ رحمہ اللہ ع
فقہ البینۃ ازروسے حدیث وارد کذا فی
دعبا وزمان قوم وبیضیان قریب بیغان
وسکون تحتیہ تہ ۱ ست وارا قافیل
فاعل بن کلیب بضم کاف وفتح لام
بیین دعا دو عاملین بروزن
سلہ عاصم

ف قید اون کے کھلانیکا اوس لیے حکم دیا کہ وہ کفار تھے ایسے کھانے کے لائق تھے

معجزہ ۸۵ طبرانی نے معجم کبیر میں اور بزار نے ابن عمر رض سے روایت کی ہی کہ ایکبار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد منیٰ میں بیٹھا تھا سو ایک شخص انصاری اور ایک شخص قبیلہ ثقیف میں سے آیا اور دونون نے سلام کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم کچھ پوچھنے آئے ہین آپنے فرمایا کہو تو مین بتادون جو تم پوچھنے آئے ہو یا تم خود بیان کرو اونھون نے کہا کہ آپ ہی ارشاد کیجیے آپ نے فرمایا کہ تم یہ بات پوچھنے آئے ہو کہ ہم اپنے گھر سے جو بقصد خانہ کعبہ آئے اوسمین ہمین کیا ثواب ہی اور بعد طواف کے دو رکعتونکا کیا ثواب ہی اور طواف بین الصفا والمروہ کا کیا ثواب ہی اور وقوف عرفات کا کیا ثواب ہی اور رمی جمار کا کیا ثواب ہے اور قربانی کرنیکا کیا ثواب ہی اون دونون نے عرض کیا کہ قسم ہے اوس ذات کی جسنے تمھین براستی بھیجا ہم انھین باتونکو پوچھنے کو آئے تھے

معجزہ ۸۶ ابن عساکر نے واثلہ بن اسقع سے روایت کی ہی کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا آپ اپنے اصحاب مین بیٹھے ہوے باتین فرماتے تھے مین حلقے کے بیچ مین جا بیٹھا بعضے اصحاب نے مجھسے کہا کہ یہان سے اوٹھ جاؤ کہ وسط حلقہ مین بیٹھنا منع ہی آپ نے فرمایا کہ اوسے بیٹھا رہنے دو مین جانتا ہون جس غرض کے لیے وہ گھر سے آیا ہے مینے عرض کیا کہ وہ کیا ہی آپ نے فرمایا کہ تم اس بات کی پوچھنے کیلیے گھر سے نکلے ہو کہ بِرّ کیا چیز ہی اور شک کیا چیز ہی مینے کہا کہ قسم ہی اوس ذات کی کہ جسنے براستی آپکو بھیجا ہی اسی لیے گھر سے آیا ہون آپ نے فرمایا کہ بِر وہ چیز ہی کہ سینے مین ٹھہرے اور دلکو اوسپر اطمینان حاصل ہو اور شک وہ چیز ہی کہ سینے مین نہ ٹھہرے سو تو شبہہ والی بات چھوڑ کر غیر شبہہ والی بات اختیار کر اگرچہ مفتی لوگ تجھے فتوے دیدین **ف** واثلہ بن اسقع کو مقصود پوچھنا ایسے امور کا تھا جن مین حکم صریح نہین اور تردد ہی کہ بھلی بات کون ہی اور بری بات کون ہی سو آپ نے ارشاد کیا کہ امور مشتبہہ مین اطمینان قلب مومن صالح کا اعتبار ہے جسپر اوسے اطمینان ہو وہ نیک ہی اور جسمین اوسے تذبذب ہو اوسکو چھوڑ دے

باب دوم بیان معجزات عالم ملائکہ مین

معجزہ ۸۷ صحیحین مین حضرت سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ اونھون نے کہا کہ مین نے روز اُحد کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داہنی طرف اور بائین طرف دو شخص سفید پوش دیکھے کہ خوب قتال کرتے تھے اور اونھین مین نے پہلے بھی کبھی نہین دیکھا تھا اور بعد اسکے بھی نہین دیکھا یعنے جبرئیل و میکائیل **ف** اللہ تعالی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کے لیے اکثر غزوات مین فرشتون کو بھیجا چنانچہ جنگ بدر مین پانچہزار فرشتے مدد کو آئے تھے چنانکہ کلام اللہ مین یہ امر مذکور ہی اور جنگ حنین مین بھی فرشتے مدد کو آئے تھے اور جنگ اُحد مین بھی فرشتون نے مدد کی چنانچہ جبرئیل و میکائیل کو حضرت سعد ابن ابی وقاص نے مشاہدہ کیا

معجزہ ۸۸ صحیح مسلم مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ روز بدر ایک شخص مسلمانون مین سی پیچھے ایک شخص کے مشرکون مین سی دوڑتا تھا کہ ناگاہ اوسنے ایک کوڑے مارنے کی آواز سنی اور ایک سوار کی کہ اوسنے کہا بڑھ اے حیزوم سو کیا دیکھتا ہی کہ وہ مشرک آگے اوسکے چت گر پڑا ہے اور ناک اوسکی ٹوٹ گئی ہے اور مُنھ پھٹ گیا ہی کوڑے کی مارسے اور یہ سب جگہہ سبز ہوگئی ہے وہ شخص مسلمان انصاری تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اوسنے اس واقعے کو بیان کیا آپ نے فرمایا کہ تو سچ کہتا ہے یہ آسمان سوم کی مدد مین کا فرشتہ تھا **ف** حیزوم فرشتے کے گھوڑے کا نام ہے

معجزہ ۸۹ ابن اسحاق اور بیہقی نے ابو واقد لیثی سے روایت کی ہی کہ مین روز بدر ایک مشرک کے پیچھے واسطے قتل اوسکے کے جھپٹا سو قبل اسکے کہ میری تلوار اوس تک پہونچے اوسکا سر گر پڑا اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے سہل بن حنیف سے روایت کی ہی کہ اونھون نے کہا کہ ہمنے روز بدر دیکھا کہ ہم اشارہ تلوار کا کسی مشرک کی طرف کرتے تھے سو قبل اسکے کہ تلوار

۱۲ تقریب التہذیب سعد بن [illegible] — الانصاری الاوسی صحابی من اہل بدر [illegible] — سہل بن حنیف بن واہب [illegible] — منتہی الارب حارث بن عوف صحابی ست ۱۲ — ابو واقد اللیثی — فرشتگان ست ۱۲ منتہی الارب — اسپ جبرئیل ست [illegible] — [illegible] — لغات [illegible] مشہور

۱۲ القاموس

اوسکے سر تک پہونچے سر اوسکا کٹ کے گر پڑتا تھا ف یہ صورت باین سبب ہوئی کہ ملائکہ جو غزوہ بدر مین واسطے مدد مسلمانون کے اوترے تھے کافرون کو قتل کرتے تھے

معجزہ ٩٠ بیہقی نے ابوبردہ بن نیار سے روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا کہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین تین سر لایا اور مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انمین سے دو کو تو مین نے قتل کیا ہے اور تیسرے کا یہ حال ہے کہ مین نے ایک مرد سفید رنگ دراز قامت دیکھا کہ اوس نے اوسے مارا سو مین نے اوسکا سر اوٹھا لیا آپنے فرمایا کہ وہ فلانا فرشتہ تھا

معجزہ ٩١ بیہقی نے سائب بن ابی حبیش سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ قسم ہے خدا کی مجھے کسی آدمی نے روز بدر اسیر نہین کیا تھا جبکہ قریش شکست کھا کر بھاگے مین بھی بھاگا سو ایک مرد سفید رنگ دراز قامت نے کہ ایک گھوڑے پر درمیان آسمان اور زمین کے سوار تھا مجھے باندھکر چھوڑ دیا اور عبدالرحمن بن عوف آئے اونھون نے مجھے بندھا ہوا پایا سو اونھون نے لشکر مین پکارا کہ اسے کسنے باندھا ہے کسی نے نہ بتایا کہ مین نے باندھا ہے یہانتک کہ وہ مجھے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لگئے آپنے مجھسے پوچھا کہ تجھے کسنے اسیر کیا ہے مین نے کہا کہ مین نہین پہچانتا ہون اور جو بات مین نے دیکھی تھی اوسکا ظاہر کرنا مجھے اچھا نہ معلوم ہوا آپ نے فرمایا کہ تجھے کسی فرشتے نے اسیر کیا ہے ف باین جہت کہ سائب بن ابی حبیش تب تک کافر تھے اون کو اچھا نہ معلوم ہوا کہ فرشتے کا دیکھنا بیان کرین اسواسطے کہ اس سے حقیقت ملت اسلام کی متحقق ہوتی تھی

معجزہ ٩٢ امام احمد اور ابن سعد اور ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ عباسؓ کو جنگ بدر مین ابو الیسر نے

[illegible]

اسیر کیا تھا اور ابو الیسر حقیر اور کمزور آدمی تھا اور عباس مرد قوی تھے سو جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالیسر سے پوچھا کہ تمنے عباس کو کیسے اسیر کیا انھون نے عرض کیا کہ
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکے اسیر کرنے پر مجھے ایک شخص نے مدد کی کہ مین اوسکو نہ پہلے
دیکھا تھا اور نہ پھر کبھی دیکھا آپنے فرمایا کہ تمھاری مدد کی عباس کے اسیر کرنے پر ایک فرشتہ کریم نے

معجزہ ۹۶ بیہقی نے روایت کی ہی کہ سہیل بن عمرو نے بیان کیا کہ مین نے جنگ بدر مین کچھ لوگ گورے چٹے
ابلق گھوڑون پر سوار ایسے دیکھے کہ اونکا مقابلہ کوئی نہ کر سکے انتہی سہیل بن عمرو اوس وقت تک مشرک تھے جو جنگ
بدر مین اوتری تھی ف یہ معجزات مشاہدہ ملائکہ غزوہ بدر مین جو مذکور ہوئی قرآن مجید مین بھی مذکور ہین

معجزہ ۹۷ مسلم نے حضرت عمر رض سے روایت کی ہی کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین
بیٹھے تھے سو یکبارگی ایک شخص نمودار ہوا کپڑے اوسکے بہت سفید تھے اور بال اوسکے خوب سیاہ اور
کوئی علامت سفر کی اوسمین پائی نہین جاتی تھی اور ہم مین سے کوئی اوسکو پہچانتا بھی نہ تھا
سو وہ شخص آپکے پاس آکے بیٹھ گیا اور اپنے دونون زانو آپ کے دونون زانو سے متصل کر دیے
اور اپنے دونون کف دست آپ کی دونون زانو پر رکھ دیے اور کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مجھے بتاؤ کہ اسلام کسے کہتے ہین آپ نے فرمایا اسلام اسے کہتے ہین کہ گواہی دو کہ کوئی لائق
عبادت کے نہین مگر اللہ اور بیشک محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر خدا کے ہین اور نماز پڑھو اور
زکوٰۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو اور حج خانہ کعبہ کرو اگر قدرت ہو وہانتک پہونچنے کی
اوس شخص نے کہا سچ کہتے ہو سو ہم لوگ متعجب ہوے کہ پوچھتا بھی ہے اور تصدیق بھی
کرتا ہی پہلے پوچھنا تو اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ یہ شخص واقف نہین اور یہ کہنا کہ سچ کہتے ہو
اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ یہ شخص واقف ہی بعد اسکے اوس شخص نے کہا کہ مجھے بتائیے

مین بھی مذکور ہین ۱۲
نزول ملائکہ قرآن مجید
رحمہ اللہ شرف معجزات
کر اسکو التقریب ۱۲ منہ
بآخر کی بن مدینہ مین وفات پائی
سو برس سے زیادہ ہوئی عمر اونکی
کعب بن عمرو بن عباد ہے نام اونکا
انصاری بدری ہین نام اونکا
و مین ... [illegible] سے ... [illegible]
ابوالیسر ... [illegible]
سلم

کہ ایمان کسے کہتے ہین آپنے فرمایا کہ ایمان اسے کہتے ہین کہ ایمان لاؤ تم اللہ پر اور اللہ کے فرشتون پر
اور اللہ کی کتابون پر اور اللہ کے رسولون پر اور روز قیامت پر اور ایمان لاؤ کہ اللہ نے ہر نیکی و بدی کو
پہلے سے مقدر کر رکھا ہی اوس شخص نے کہا کہ سچ کہتے ہو پھر اوس شخص نے کہا کہ مجھے بتلائیے احسان
کیا ہی آپنے فرمایا کہ احسان اسے کہتے ہین کہ خدا کی عبادت کرو تم اسطرح کہ گویا خدا کو دیکھتے ہو اور جو
ایسا حال نہو تو اس طرح کہ گویا خدا تمھین دیکھتا ہی اوس شخص نے کہا کہ سچ کہتے ہو پھر اوس شخص نے
کہا کہ مجھے بتائیے کہ قیامت کب آوے گی آپنے فرمایا کہ اس بات مین پوچھا گیا پوچھنے والے سے زیادہ نہین
جانتا یعنے اس بات مین مجھے تم سے زیادہ علم نہین پھر اوس شخص نے کہا علامتین قیامت کی بیان
فرمائیے آپنے فرمایا کہ ایک یہ نشانی ہی کہ لونڈی اپنی بی بی کو جنے یعنے کنیزک زادون کی کثرت ہوگی
جو لڑکا کہ مالک سے اور لونڈی سے پیدا ہوتا ہی وہ آزاد ہوتا ہی سو جو لڑکی اس طرح پیدا ہوگی
وہ بی بی ہوگی ہم رتبہ اپنے باپ کے اور ماں اوسکی لونڈی ہے اور آپ نے فرمایا کہ ایک
علامت یہ ہی کہ جو لوگ ننگے پاؤن ننگے بدن مفلس ہین اور بکریان چگاتے ہین لنبی لنبی عمارتین
بناوین پھر وہ شخص چلا گیا پھر تھوڑی دیر گذری تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھ سے پوچھا کہ اے عمر رض تم جانتے ہو کہ یہ پوچھنے والا کون تھا مین نے کہا کہ خدا و خدا کا رسول
خوب جانتا ہی آپ نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھے سائل بنکر اس وضع پر آئے تھے تا کہ تم لوگون کو
تمھارے دین کی باتین سکھاوین انتہی یہ حدیث ان الفاظ کہ صحیح مسلم مین مذکور ہے اور
اصل مضمون صحیح بخاری مین بھی ہی اور اکثر کتب حدیث اور صحیحین مین بروایت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ بھی وارد ہے اور اوس روایت مین ہی کہ جب وہ شخص چلا گیا اوسی وقت
آپ نے فرمایا کہ اس شخص کو پھیر لاؤ لوگ اوس شخص کے پیچھے گئے سو کوئی آدمی نہ دیکھا
معجزہ ۹۵ صحیح مسلم مین عمران بن حصین رض سے روایت ہی کہ مجھے ملائکہ سلام کیا کرتے تھے

معجزہ ۹۵

مسلم — عمران بن حصین ... الخزاعی ... اسلم ... وکان فاضلا ... [illegible]

یہانتک کہ مین نے بیماری مین بدن داغا تو ملائکہ نے مجھے سلام کرنا چھوڑ دیا پھر مین نے بدن داغنا چھوڑ دیا پھر مجھے ملائکہ سلام کرنے لگے اور صحیح ترمذی مین ہی کہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے گھر مین لوگ سنتے تھے کہ کوئی سلام کرتا ہی اور کسی سلام کرنیوالے کو نہین دیکھتے تھے نسیم الریاض مین ہی کہ کتب معتمدہ مین مصافحہ کرنا ملائکہ کا بھی ساتھ عمران بن حصین کے لکھا ہی وقت امام نووی نے لکھا ہے کہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو بواسیر تھی اوسی کے علاج کے لیے اونھون نے بدن داغا تھا کہ خون تھم جاوے اور وہ بڑے صابر اور متوکل تھے اس علاج مین ترک توکل پایا گیا اس سبب سے ملائکہ نے سلام کرنا چھوڑ دیا تھا

معجزہ ۹۶ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین اور ابن سعد نے طبقات مین عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ مجھے جبرئیل علیہ السلام کو اونکی اصل صورت پر دکھاوو آپ نے فرمایا کہ تم دیکھ نہ سکوگے اونھون نے کہا کہ آپ دکھا دیجیے آپ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گئے اور حضرت جبرئیل کعبے پر اوترے آپ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ نگاہ اوٹھاؤ اونھون نے نگاہ اوٹھا کر دیکھا جبرئیل علیہ السلام کا جسم مانند زبرجد اخضر کے سو غش کھا کر گرے
یعنے زمرد سبز جیسا ہوا منہ رحمہ اللہ ۱۲

معجزہ ۹۷ ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ اونھون نے جبرئیل علیہ السلام کو دو بار دیکھا یعنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

معجزہ ۹۸ صحیحین مین اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ اونھون نے جبرئیل کو دیکھا یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ۱۲

معجزہ ۹۹ مسلم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہی کہ ابوجہل نے کہا کہ قسم لات و عزی کی جو مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھونگا منھ کو خاک آلودہ کرتے یعنے نماز مین سجدہ کرتے تو مین اونکی گردن کو پاؤن سے کھوندڈالونگا سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے وہ اسی ارادے پر آیا پھر یکبارگی اولٹے پاؤن پھرا ہاتھون سے کسی چیز کو روکتا ہوا لوگون نے اوس سے پوچھا کہ تجھے کیا ہوا اوسنے کہا کہ مین نے اپنے اور محمد کے درمیان مین ایک خندق آگ کی دیکھی اور بہت ڈر کی بات اور پر دیکھے فرشتون کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ سے متصل ہوتا تو فرشتے اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر کے لیجاتے ۱۲

معجزہ۔ صحیحین مین ابو سعید خدری رضی سے روایت ہی کہ اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ ایک رات اپنے مکان مین سورۂ بقر پڑھتے تھے اور گھوڑا اونکا اون کے متصل بندھا تھا اسی یکبارگی وہ گھوڑا اوچھلنے کودنے لگا وہ چپ ہورہے گھوڑا ٹھہر گیا پھر اونھون نے پڑھنا شروع کیا پھر گھوڑا کودنے لگا پھر وہ چپ ہورہے پھر وہ ٹھہر گیا پھر اونھون نے پڑھنا شروع کیا پھر گھوڑا کودنے لگا سو اونھون نے نماز سے سلام پھیرا اور بیٹا اونکا یحیی گھوڑے سے متصل تھا اونھین ڈر ہوا کہ وہ گھوڑا اوس لڑکے کو کچھ صدمہ نہ پہونچاوے سو اوس لڑکے کو وہانسے اوٹھا لیا اور سر آسمان کی طرف اوٹھایا دیکھا کہ ایک چیز مثل سایبان کے ہی اور اوسمین چراغان سے روشن ہین جب صبح ہوئی یہ سب حال اونھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین عرض کیا آپ نے فرمایا کہ قرآن پڑھتے رہو اے ابن حضیر قرآن پڑھتے رہو اے ابن حضیر اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ڈرا کہ کہین گھوڑا یحیی کو کھوند نہ ڈالے کہ وہ گھوڑے سے قریب تھا جب مین اوسکے پاس گیا اور سر آسمان کی طرف اوٹھایا تو مینے مثل سایبان کے دیکھا کہ اوسمین چراغان سے تھے سو مین اونکو دیکھتا رہا یہانتک کہ وہ اونچے ہوکے غائب ہوگئے آپ نے پوچھا کہ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا اُسید نے کہا کہ نہین آپنے فرمایا کہ وہ فرشتے تھے کہ تمھاری آواز سُنکر قریب ہوے تھے اگر تم پڑھتے رہتے تو صبح کو لوگ اونھین دیکھتے

باب تیسرا بیان معجزات عالم انسان مین

اس باب مین چار فصلین ہین فصل اول معجزات متعلقہ بظہور برکات وہدایت فصل دوم معجزات متعلقہ بشفاے مرضی وآفت رسیدگان فصل سوم معجزات متعلقہ باحیاے موتی فصل چہارم معجزات متعلقہ بقہر بے ادبان ومحفوظی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از شر اعدا

فصل اول معجزات متعلقہ بظہور برکات وہدایت

معجزہ۔ صحیح مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ اونھون نے کہا کہ مین اپنی مان کو اسلام کی طرف دعوت کرتا تھا اور وہ مشرک تھی ایک دن مینے اوس سے اسلام کے لیے کہا

او سنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین کلمہ بے ادبی کہا مجھے بہت ناگوار معلوم ہوا
اور مین روتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا اور مین نے کہا کہ ای رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دعا فرمایئے کہ خداے تعالی میری مان کو ہدایت کرے آپ نے فرمایا اَللّٰھُمَّ اھْدِ
اُمَّ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یا اللہ ہدایت کر ابوہریرہ رض کی مان کو مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سنکر
خوش ہوتا ہوا اپنے گھر آیا دیکھا دروازہ بند ہی اور میری مان نے میرے پاؤن کی آواز سنکر
کہا کہ وہین ٹھہر دای ابوہریرہ اور مین نے پانی کی آواز سنی سو میری مان نے نہا کے اور کپڑے پہنکر
دروازہ کھولا اور کہا اے ابوہریرہ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ مین خوش ہو کر شدت خوشی سے روتا ہوا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
حضور مین آیا اور اپنے مان کے اسلام کی خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حمد الہی بجا لائے
ف سبحان اللہ کیا جلدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا نے تاثیر کی اور کیا تصرف آپ کا
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مان کے دل مین ظاہر ہوا کہ یا ایسی کافرہ شدید العناد تھی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتی تھی یا جھٹ پٹ نہا کے مسلمان ہو گئی اور آپکی رسالت کی گواہی دی

معجزہ صحیحین مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ اونھون نے بیان کیا کہ تم لوگ کہتے ہو
کہ ابوہریرہ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت روایتین کی ہین اور اللہ جل جلالہ جاے وعدہ ہی
یعنے جسدن اللہ سے ملاقات ہوگی اوسدن ظہور اوس وعدے کا ہوگا جو جھوٹی حدیث
کی روایت کرے مین وارد ہی حال یہ ہی کہ ہمارے بھائی مہاجرین کاروبار تجارت مین مشغول
رہتے تھے اور ہمارے بھائی انصار کاروبار زراعت مین اور مین ایک مرد مسکین تھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اپنی شکم پری پر حاضر رہتا تھا یعنے کچھ فکر تجارت و زراعت
نہین رکھتا تھا روٹی جو ملی کھا لی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر رہا سو
ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اپنا کپڑا پھیلائے رہے جبتک کہ مین
یہ کلام پورا کرون اور بعد اسکے اوس کپڑے کو اکٹھا کرکے اپنے سینے سے لگائے تو وہ شخص کبھی

معجزہ ۱۰۱

میری حدیث نہ بھولیگا ابو ہریرہؓ کہتے ہین کہ مینے اپنی کملی پھیلا دی اور جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کلام کو پورا کر چکے تب مین نے اوسے اٹھا کر کے اپنے سینے سے لگا لیا قسم ہو اوس ذات پاک کی کہ جسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا دین دیکر بھیجا کہ مین کبھی آپکے کسی کلام کو نہین بھولا شیخ عبد الحق دہلوی رحمہ اللہ نے ترجمہ مشکوٰۃ شریف مین اوس کلام کی شرح مین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہا لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت دعا کی تھی اپنی امت کے لیے کہ جو کوئی میری حدیثین سنے یاد رکھے اور کبھی نہ بھولے

معجزہ ۱۰۳ بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنظلہ بن حذیمؓ کے سر پہ ہاتھ رکھا اور اونکے حق مین دعا سے برکت کی سو یہ حال ہوگیا کہ کسی آدمی کے منھ مین ورم ہوتا یا کسی بکری کے تھن مین ورم ہوتا اور وہ ورم والا محل ورم کو حنظلہ کے سر مین موضع مس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لگا دیتا تو صاف وہ ورم جاتا رہتا ف حذیم بکسر حای مہملہ وسکون ذال معجمہ وفتح یای مثناۃ تحتانیہ نام والد حنظلہ کا ہی اور وہ اور باپ اونکو حنیفہ بھی صحابی تھے اور حنظلہ ساتھ اپنے باپ اور دادا کے صغر سن مین آپکے حضور مین حاضر ہوے تھے

معجزہ ۱۰۴ طبرانی نے روایت کی ہی کہ عائذ بن عمروؓ جنگ حنین مین زخمی ہوے تھے سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے منھ سے خون پونچھا اور اونکے حق مین دعا کی سو اونکی پیشانی آپکی دست مبارک کے اثر سے روشن ہوگئی اور ہمیشہ اوتنی جگہہ روشن رہی

معجزہ ۱۰۵ بیہقی نے عمرو بن ثعلبہ جہنیؓ سے روایت کی ہی کہ مین نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیّالہ مین ملاقات کی اور مسلمان ہوا آپ نے میرے منھ پر ہاتھ پھیرا سو حال یہ ہوا کہ عمرو سو برس کی ہوکر مرے اور جس جگہہ اونکے سر اور داڑھی پر دست مبارک پہونچا تھا وہانکے بال

[illegible]

سفید نہو ف سیالہ بروزن سجادہ بسین مہملہ و یای تحتانیہ و لام ایک موضع ہی قریب مدینہ منورہ کے

معجزہ ابن عبد البر نے استیعاب مین روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہاتے تھے اوسوقت زینب بنت ام سلمہ رض آئین آپ نے اونکے منھہ پر پانی چھڑکا اوسکی برکت سے ہمیشہ رونق جوانی کی اونکے چہرے مین رہی نہایت بڈھی ہوگئین تب بھی جمال جوانیکا اونکے چہرہ سے نگیا

معجزہ صحیحین مین جریر بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے واسطے خراب کرنیکے بتخانہ ذی الخلصہ کے ارشاد فرمایا اور میرا یہ حال تھا کہ گھوڑے کی پیٹھہ پر نہین ٹھہر سکتا تھا سواری مین اکثر گر پڑتا تھا مین نے یہ حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین عرض کیا آپ نے میرے سینے پر ہاتھہ مارا اور فرمایا کہ یا اللہ اسکو ثابت رکھہ اور اسکو ہادی اور مہدی کر جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اوس دن سے کبھی گھوڑے پر سے نہین گرا اور ڈیڑھ سو سوار اپنے ساتھ لیگیا اور بتخانہ ذی الخلصہ کو توڑ ڈالا اور جلا دیا

معجزہ ۱۰۸ ابو داؤد نے عبد اللہ بن عمر رض سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روز بدر کے تین سو پندرہ آدمی کے ساتھہ نکلے اور آپ نے فرمایا کہ یا اللہ یہ لوگ ننگے پاؤن ہین انکو سواری دے یا اللہ یہ لوگ ننگے بدن ہین انکو کپڑا دے یا اللہ یہ لوگ بھوکے ہین انکا پیٹ بھر دے سو اللہ تعالی نے فتح دی اور جب وہانسے پھرے تو کوئی آدمی نہ تھا کہ جسکے پاس ایک اونٹ یا دو اونٹ نہون اور سبھون نے کپڑے پائے اور سبھون کا پیٹ بھرا ف اگرچہ اس روایت مین تین سو پندرہ آدمی مذکور ہین مگر مشہور یہ ہے کہ تین سو تیرہ آدمی تھے ستتر مہاجرین مین سے اور دو سو چھتیس انصار مین سے

معجزہ ۱۰۹ ترمذی اور دارمی نے روایت کی ہی کہ سمرہ بن جندب نے کہا کہ ہم ساتھہ تھے جناب

لہ ... ذی الخلصہ بتخانہ ... [illegible]

لہ جریر بجلی ... [illegible]

لہ ... [illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک پیالے مین سے نوبت بنوبت صبح سے رات تک کھاتے تھے دس آدمی بیٹھتے تھے جب وہ کھا چکتے تب دس آدمی اور آن بیٹھتے لوگون نے پوچھا کہ اوس پیالے مین کھانا کہان سے بڑھتا تھا اونھون نے کہا کہ کونسی بات کا تمھین تعجب ہے اور آسمان کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہان سے

معجزہ ۱۱۰ صحیح بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری مان نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمھارا خادم انس اسکے واسطے خدای تعالیٰ سے دعا فرمایئے آپ نے فرمایا کہ یا اللہ انس کو بہت مال دے اور بہت اولاد دے اور جو کچھ تو نے اوسے دیا ہے اوسمین برکت کر انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ قسم خدا کی میرے پاس مال بہت ہے اور میری بیٹی بیٹون کی اولاد یہان کثرت ہے کہ آج قریب سو کے اونکی شمار پہونچتی ہے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے ایسی کچھ کثرت مال اور اولاد مین حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہوئی اور یہانتک برکت ہوئی کہ ابن جوزی نے روایت کی ہے کہ درختان انگور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ایک برس مین دوبار پھل لاتے تھے

معجزہ ۱۱۱ طبرانی نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھاتے تھے ایک چھوکری نے آپ سے کھانا مانگا آپ اپنے آگے سے دینے لگے اوسنے کہا کہ مین آپ کے منھ مین سے مانگتی ہون آپ نے دہان مبارک کا کھانا اوسے دیا اور وہ چھوکری بہت بیحیا تھی جوہین آپ کے دہان مبارک کا کھانا اوس کے پیٹ مین گیا اللہ تعالیٰ نے اوسے ایسی حیا عنایت فرمائی کہ مدینے مین اوس سے زیادہ پھر کوئی حیا والی عورت نہ تھی

معجزہ ۱۱۲ بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کی کہ خدای تعالیٰ اونکے مال مین برکت کرے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اگر پتھر اوٹھاتا تھا تو مجھے امید ہوتی تھی ببرکت دعاے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اوسکے تلے سونا ملیگا ف حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ببرکت دعاے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے مالدار ہوے کہ جب اونکا انتقال عہد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین ہوا تو پھاوڑون سے سونا کھود کر اونکے وارثون مین تقسیم ہوا تھا

معجزہ ۱۱۰ (حاشیہ)
ابو امامہ — بفتح ہمزہ نام صدی بن عجلان صحابی
معجزہ ۱۱۲ (حاشیہ)

اور کھودنے والے کھودتے کھودتے تھک گئے تھے اور اونکی چار زوجہ تھین اونہین سی ایک کو کہ نام اوسکا تماضر تھا اور وہ قبیلہ بنی کلب سے تھی عبدالرحمن بن عوف رض نے مرض موت مین اوسے طلاق دی تھی سو بعوض ربع ثمن کے جو اوسے بحسب فرائض پہونچتا تھا اوس سے اور ورثہ نے کچھ اوپر اسّی ہزار دینار پہ مصالحہ کیا اور پچاس ہزار دینار فی سبیل اللہ خرچ کرنے کو عبدالرحمن بن عوف رض نے وصیت کی اور ایک باغ ازواج طاہرات کو دے مرے کہ چار لاکھ کی قیمت کا تھا اور بہت سے صدقات اور خیرات لکھوکھا روپے کے اونھون نے کیے اور یہ سب ببرکت دعاے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا

معجزہ ۱۱۳ بیہقی اور طبرانی نے ابو ایوب انصاری سے روایت کی ہے کہ اونھون نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت ابوبکر رض کے لیے کھانا پکوایا بقدر اونہین دونون صاحبون کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے فرمایا کہ تیس آدمیون کو شرفاے انصار مین سے بلالو سو اونکو بلایا اون سبھون نے کھایا اور کھانا بچ رہا پھر آپ نے فرمایا کہ پچاس آدمیون کو بلوالو سو پچاس آدمی اور آئے اور اونھون نے بھی کھانا کھایا اور بچ رہا پھر آپنے فرمایا کہ ستر آدمی اور بلالو ستر آدمی اور آئے اور اونھون نے بھی کھانا کھایا اور بچ رہا ابو ایوب رض کہتے ہین کہ سبھون نے خوب سیر ہو کر کھایا اور سب مسلمان ہوے اور سبھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی ابو ایوب رض کہتے ہین کہ سب ایک سو اسی آدمیون نے اوسدن اوس کھانے مین سے کھایا یعنے ڈیڑھ سو تو مذکور ہوے اور تیس اور **ف** یہ قصہ اوائل ہجرت مین واقع ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق ابو ایوب رض کے گھر ٹھہرے تھے اور تبتک سب انصار مسلمان نہو چکے تھے

معجزہ ۱۱۴ صحیحین مین حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رض سے روایت ہے کہ ہم ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سو تیس آدمی تھے ایک صاع یعنے ساڑھے تین سیر آٹا گوندھا گیا اور ایک بکری حلال کی گئی اور اوسکی کلیجی بھونی گئی سو قسم خدا کی کہ ہر آدمی کو ہم ایکسو تیس مین سے اوس کلیجی کی بوٹی پہونچی بعد اوسکے آپ نے اوس بکری کے گوشت کو دو قابون مین بھروایا سو ہم سب نے خوب سیر ہو کے کھایا

۱۱۳ عبدالرحمن بن عوف بن عبد عوف ... قرشی زہری صحابی ... ۱۲ قاموس

تماضر بضم التاء ... ۱۲ قاموس

۱۱۴ ابو ایوب ... صحابی ...

معجزہ ۱۵ مسلم اور ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ اہل صُفّہ کو بلا لو مینے سب کو اکٹھا کیا سو ہمارے سامنے ایک پیالہ
رکھا گیا سو ہم سب نے خوب سیر ہو کے کھایا اور وہ پیالہ ویسا ہی رہا جیسا تھا سوا اسکے کہ اوسمین نشان
انگلیون کے معلوم ہوتے تھے **ف** صُفّہ کہتے ہین دالان کو سو مسجد شریف کے متصل ایک دالان تھا
کہ اوسمین فقراء صحابہ جنکے گھر بار نہ تھا جیسے ابوہریرہ اور سلمان رض اور ابوذر رض رہا کرتے تھے ابونعیم
محدث نے لکھا ہے کہ اصحاب صُفّہ کچھ اوپر سو آدمی تھے اور عوارف المعارف مین لکھا ہے کہ کچھ کم چارسو[1] آدمی تھے

معجزہ ۱۶ امام احمد اور بیہقی نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اولاد عبدالمطلب کی دعوت کی اور وہ چالیس آدمی تھے اونمین ہی کچھ لوگ ایسے
تو ہی تھے کہ ایک آدمی ایک بکری کو کھا جاوے اور سات آٹھ سیر دودھ پی جاوے اور آپنے
آدھ سیر آٹا پکوایا اوس سے سبھون نے سیر ہو کر کھایا اور بچ رہا پھر آپ نے ایک بڑا پیالہ
دودھ کا منگوایا جسمین بقدر تین چار آدمیون کے پینے کے لائق دودھ سماتا تھا اور سبھون نے
اوس پیالہ مین سے سیراب ہو کے پیا اور دودھ اوس پیالہ مین ویسا ہی رہا گویا کسی نے پیا ہی نہین

معجزہ ۱۷ ابن سعد نے امام زین العابدین رض سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ
عنہا نے ایکبار ایک ہانڈی دن کے کھانے کے لیے پکائی حضرت علی رض کو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے بلانے کو بھیجا کہ دن کا کھانا اونکے ساتھ کھاوین آپ نے حکم دیا کہ ایک ایک پیالہ اوس
ہانڈی مین سے نکال کے آپ کی سب ازواج طاہرات کو پہونچا دین اور پھر ایک پیالہ اپنے لیے
اور ایک حضرت علی رض کے لیے اور ایک حضرت فاطمہ رض کے لیے نکلوایا پھر ہانڈی کو جو اوٹھایا تو وہ
لبریز تھی حضرت بی بی فاطمہ رض کہتی ہین کہ ہمارے سب گھر نے اوس ہانڈی مین سے کھایا جتنا خدا نے چاہا

معجزہ ۱۸ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
[وسلم نے] رسول اللہ صلی اللہ علیہ [وسلم] کے حق مین دعا کی اَفْلَحَ وَجْھُکَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَہٗ فِیْ شَعْرِہٖ وَبَشَرِہٖ
برکت دعاے جناب رسول اللہ صلعم اللہ برکت دے اوسکے بالون مین اور اوسکی جلد بدن مین سو
حضرت عثمان رض [illegible] ہوا تو بھاوڑون سے

[1] تفسیر بیضاوی اور مدارک مین بھی چارسو آدمی لکھے ہین ۱۲ منہ رحمہ اللہ

ابو قتادہ ستر برس کے ہوکے مرے اور کوئی بال اونکا سفید نہین ہوا تھا اور بدن مین ذرا تغیر
نہین آیا تھا چہرے پر جوانی کی سی رونق تھی یہ معلوم ہوتا تھا گویا پندرہ برس کے ہین

معجزہ ۱۱۹ ترمذی اور بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد
بن ابی وقاص رض کے حق مین دعا کی کہ خدا تعالی اونکی دعائین قبول کرے سو اونھون نے پھر جو دعا کی سو قبول ہوئی

معجزہ ۱۲۰ صحیحین مین ابن عباس رض سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے
حق مین دعا کی کہ الہی اونکو سمجھ درست دے دین مین اور سکھا انکو تفسیر سو برکت دعا کے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اونکو بہت علم ہوا کہ حبر کہلائے اور علم تفسیر مین ایسا کمال ہوا کہ ترجمان القرآن کہلائے

معجزہ ۱۲۱ بیہقی نے عمرو بن حریث سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے عبد اللہ بن جعفر کے لیے دعا کی کہ خدا تعالی اونکی خرید و فروخت مین برکت
کرے سو اونکا ایسا حال ہوا کہ جو چیز خرید تے تھے اوسمین فائدہ کامل اوٹھاتے تھے

معجزہ ۱۲۲ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین اور ابو نعیم نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مقداد رض کے حق مین دعاے برکت کی وہ ایسے مالدار ہوگئے کہ مال کی غرارے
اونکے ہان تھے **ف** ضُباعہ رض بنت زبیر رض زوجہ مقداد رض نے بیان کیا کہ مقداد ایک دن واسطے
قضاے حاجت کے باہر گئے تھے سو وہ بیٹھے تھے کہ ایک چوہا سوراخ مین سے ایک دینار لیکر نکلا
اور اونکے سامنے رکھ گیا اور پھر ایک اور دینار لے آیا اسیطرح سترہ دینار لایا مقداد رضی اللہ عنہ
اون سب دینارون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے آئے اور حال بیان کیا آپنے
پوچھا کہ تمنے سوراخ مین ہاتھ تو نہین ڈالا تھا اونھون نے کہا کہ نہین قسم ہی مجھے اوس ذات کی جسنے تمھین
سچا پیغمبر کیا ہی آپنے فرمایا کہ صدقہ ہی اللہ کا خدا تمھارے لیے اسمین برکت کرے ضُباعہ کہتی ہین کہ اون

ضُباعہ بضم ضاد معجمہ و باء موحدہ ... نام زنے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالی
غرارہ بکسر غین معجمہ گون ۱۲ نفائس اللغات
... وفات یافت ۱۲ منہ رحمہ اللہ
... وابن عبد اللہ در حبشہ متولد شد ...
عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب کہ مشہور بجعفر طیار ...
التقریب ۱۲ منہ رحمہ اللہ
عمرو بن حریث ... صحابی صغیر مخزومی قرشی ... در سنہ ۸۵ ہشتاد و پنج وفات یافت
... المفسر للسان ۱۲ قاموس
الترجمان کعنفوان و زعفران

دینار انمین سے آخر دینار ختم نہین ہونے پایا تھا کہ مین نے غرارے چاندی کے مقداد کے گھر مین دیکھے

معجزہ ۱۲۳ بخاری اور دارقطنی اور امام احمد نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عروہ بن ابی الجعد بارقی کے لیے دعاے برکت کی عروہ نے کہا کہ قسم ہی خدا کی میرا یہ حال ہوا کہ کناسہ مین جا کھڑا ہوتا تھا سو نہین پھرتا تھا وہان سے یہانتک کہ چالیس ہزار نفع کے حاصل کر لیتا تھا اور بخاری نے اس حدیث مین ذکر کیا ہی کہ عروہ کا یہ حال تھا کہ اگر مٹی خرید کرتے اوس مین بھی اونھین نفع ہوتا **ف** کناسہ نام ہے ایک بازار کا کوفہ مین

معجزہ ۱۲۴ بیہقی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضؓ کے حق مین دعا کی تھی کہ اونھین سردی اور گرمی کی تکلیف نہ پہونچے سو حضرت علیؓ کا یہ حال تھا کہ گرمیون مین جاڑونکے کپڑے پہنتے تھے اور جاڑونمین گرمیونکے اور اونھین کچھ تکلیف نہین پہونچتی تھی

معجزہ ۱۲۵ بیہقی نے عمران بن حصینؓ سے روایت کی ہی کہ عمران نے کہا کہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر تھا حضرت بی بی فاطمہ رضؓ تشریف لائین اور آپ کے سامنے کھڑی ہوئین آپنے اونکی طرف دیکھا کہ بسبب بھوک کے چہرہ اونکا زرد ہو رہا تھا آپنے اون کے سینے پہ ہاتھ رکھا کہ اے اللہ پیٹ بھرنے والے بھوکون کے اور اونچے کرنیوالے نیچون کے فاطمہ رضؓ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بلندی دے یعنے تکلیف اونکی دور کر عمران کہتے ہین کہ مین نے دیکھا کہ چہرہ مبارک حضرت بی بی فاطمہ رضؓ کا سرخ اور روشن ہوگیا اور زردی اونکی چہرے کی جاتی رہی پھر ایکبار مین اونکی خدمت مین حاضر ہوا اونھون نے مجھ سے فرمایا کہ اوسدن سے مجھے پھر کبھی بھوک نے تکلیف ندی **ف** بیہقی نے بعد روایت اس حدیث کی کہا ہی کہ یہ قصہ ماقبل نزول آیت حجاب کا ہے

معجزہ ۱۲۶ بیہقی اور ابن جریر نے روایت کی ہی کہ طفیل بن عمرو نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ مجھے کوئی معجزہ عنایت ہو تاکہ میری قوم اوس معجزے کو

دیکھکر میرے ساتھ ایمان لاوے آپنے دعا کی کہ یا اللہ طفیل کے لیے ایک نور ظاہر ہو جاوے
کہ اسکے ساتھ رہے سو اونکی پیشانی مین درمیان دونون آنکھون کے ایک نور ظاہر ہوگیا پھر
طفیل نے کہا کہ یا اللہ مجھے ڈر لگتا ہی کہ کہین میری قوم یہ نہ کہین کہ اسکے چہرے پر سفید داغ ہی
سو وہ نور اونکے کوڑے کے کنارے پر منتقل ہوا یا اور رات مین اونکا کوڑا مانند چراغ کے چمکتا تھا
اور اونکا نام ذوالنور ہوگیا ف ابن عبدالبر نے ابن عباسؓ سے مفصل قصہ طفیلؓ کا یون
روایت کیا ہی کہ طفیل اپنی قوم مین سردار تھا اور اوسکی قوم اوسکی مطیع تھی اور شاعر تھا کہ شعر خوب
کہتا تھا مکے مین وارد ہوا قریش نے اوس سے جاکے کہا کہ تو اپنی قوم کا سردار ہی ہمین ڈر ہے کہ
یہ شخص یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھ سے ملاقات کرکے تجھے بہکا نہ دے اسکے سبب سے
درمیان مرد کے اور اوسکی جورو کے اور اولاد کے جدائی ہو جاتی ہی طفیل کہتے ہین کہ مجھے یہانتک
اونھون نے ڈرایا کہ مین نے جب قصد کیا مسجد حرام مین جانیکا جہان جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے تب مین نے اپنے کانون کو روئی رکھکر خوب بند کرلیا بایین غرض
کہ آپ کی آواز میرے کانون تک نہ پہونچے اور مین مسجد مین داخل ہوا یکبارگی جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میرے متصل آکھڑے ہوے اور خدا تعالی کو منظور ہوا کہ آپکا کلام مجھے سنائے
مین نے اپنے دل مین یہ بات خیال کی کہ آپکا کلام نہ سننا یہ نادانی کی بات ہی اور مین آدمی سمجھ والا ہون
بھلی بری بات کو پہچانتا ہون مین تو آپکا کلام سنونگا اگر بھلی بات ہوگی تو قبول کرونگا اور جو
بری بات ہوگی نہ مانونگا سو مین نے کانون مین کی روئی نکال ڈالی اور آپکا کلام سننا شروع کیا
سو مین نے ایسا کلام سنا کہ مانند اوسکے کبھی کوئی کلام اچھا اور حلاوت والا نہین سنا تھا بعد اوسکے
مین آپکے چلنے کا منتظر رہا یہانتک کہ جب آپ مسجد سے تشریف لیچلے مین آپکے ساتھ ہو لیا اور
آپکے ساتھ آپکے مکان مبارک مین داخل ہوا اور مین نے عرض کیا کہ آپ کی قوم نے تو مجھ سے

سلہ نسیم الریاض مین ہے کہ کچھ مخصوص اصحاب مین سے اصحاب النور ہین طفیل بن عمروؓ اور اسید بن حضیرؓ اور عباد بن بشرؓ اور حمزہ بن عمرو اسلمیؓ اور قتادہ بن النعمان اور اونکا نام حسن بن علیؓ اور ہرایک کا ایک قصہ ہے کہ اپنے محل پر مذکور ہوسے ۱۲ منہ رحمہ اللہ

ایسا ایسا کہا تھا اور مین نے آپکا کلام سنا اور میرے دلمین یہ بات آئی کہ آپکا کلام حق ہی سو آپ
اپنا دین مجھے بتایئے اور فرمایئے کہ کن باتونکا آپ حکم کرتے ہین اور کن باتون سی آپ منع کرتے ہین
آپ نے اسلام مجھے تلقین کیا اور مین مسلمان ہوا پھر مین نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مین اپنی قوم دوس[له] کی طرف پھر جاتا ہون اور مین اونمین سردار ہون اور وہ میری اطاعت
کرتے ہین مین اونکو اسلام کی طرف دعوت کرونگا آپ دعا فرمایئے کہ خدا تعالیٰ مجھے کوئی ایسی
نشانی دے جس سے میری مدد ہو آپ نے فرمایا کہ یا اللہ اسکو کوئی نشانی دے بعد اوسکے مین
وہان سے چلا یہانتک کہ متصل دوس کے پہونچا جب وہانکے ٹیلے پر چڑھا تب میری دونون
آنکھون کے درمیان مین ایک نور ظاہر ہوا مانند ستارے کے مین نے کہا یا اللہ مونھ کے سوا اور کہین
یہ روشنی ہو جاوے مین ڈرتا ہون کہ کہین میری قوم اس نور کو سفید داغ نہ خیال کرے سو وہ
نور میرے کوڑے کے سرے مین آگیا سو مین نے دیکھا کہ مین چلتا ہون اور وہ نور میری کوڑی ک
سرے پر ہی جیسے قندیل لٹکی ہوتی ہی اور میرا باپ اور میری جورو میرے کہنے سے مسلمان ہو گئے
مین نے پھر سب قوم کو طرف اسلام کے دعوت کی اونھون نے نہ مانا پھر مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے حضور مین کہ آپ مکے مین تھے حاضر ہوا اور عرض کیا کہ قوم دوس مسلمان نہوئی
اونمین زنا اور ربوا غالب ہی آپ اونکے حق مین بد دعا کیجیے آپ نے فرمایا کہ یا اللہ ہدایت کر
دوس کو پھر مین اونمین پھر گیا اور ٹھہرا رہا اور اون کو طرف اسلام کے دعوت کرتا تھا
یہانتک کہ اونمین سے جنکی قسمت مین اسلام تھا مسلمان ہوے پھر مین آپکے حضور مین
مدینے مین بعد غزوۂ اُحُد اور خندق کے مع ستر اسی آدمیون کے اپنے کنبے مین سے حاضر ہوا

معجزہ ۱۲۷ انس خطیب نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایام
حجۃ الوداع مین ایک شخص یمامہ کا ایک لڑکا لایا کہ اوسیدن پیدا ہوا تھا ایک کپڑے مین
لپٹا ہوا آپ نے اوس لڑکے سے پوچھا کہ مین کون ہون اوسنے کہا کہ آپ پیغمبر خدا ہین آپنے
فرمایا کہ سچ کہتا ہے تو خدا تجھ مین برکت کرے پھر لڑکا نہ بولا جبتک کہ بولنے کی

[له] دوس بفتح دال مہملہ و سکون واو و سین مہملہ بن عدنان بن [illegible]

عمر انکے سر کی ہوئی اور اوس لڑکے کو لوگ مبارک الیمامہ کہا کرتے تھے

معجزہ سو اٹھائیسوان ۱۲۸ بیہقی نے روایت کی ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی میں چند موے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے سو وہ ٹوپی رکھکر جس لڑائی میں گئے اللہ نے اونھیں فتح دی

معجزہ ۱۲۹ صحیح مسلم میں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اونھون نے ایک جُبّہ نکالا اور کہا کہ اسکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنا کرتے تھے اور ہم اسکو دھوکر بیمارون کو پانی پلاتے ہین اور بدن مین اوسکے لگاتے ہین سو اونکو شفا ہوجاتی ہے

معجزہ ۱۳۰ طبرانی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایکبار حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ پیاس کے مارے روتے تھے آپ نے زبان مبارک اونکے موتہہ مین دے دی سو اونھون نے چوسی بس اونکی پیاس کو تسکین ہوئی اور رونے سے چپ ہوے

معجزہ ۱۳۱ بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شیرخوار لڑکون کے منہہ مین آب دہن مبارک پہنچا دیتے تھے تو دن بھر سیر رہتے تھے اور اونکو دودھ پینے کی حاجت نہین رہتی تھی

معجزہ ۱۳۲ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین اور ابن عبد البر نے استیعاب مین ام عاصم زوجہ عتبہ بن فرقد سے روایت کی ہے کہ ہم تین بیبیان عتبہ بن فرقد کی تھین اور ہمیشہ اچھی اچھی خوشبو لگاتی تھین مگر عتبہ بن فرقد کے بدن مین ایسی خوشبو آتی تھی کہ ہماری خوشبو پر ہمیشہ غالب رہتی تھی اسکا سبب ہمنے پوچھا اونھون نے بیان کیا کہ ایکبار مین بیمار ہوا تھا سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سامنے بٹھا کر کپڑے میرے اوتروا کر آب دہن مبارک ہتھیلی مین لگا کے میری پیٹھ اور پیٹ پر ہاتھ پھیر اتھا سبحان اللہ کیا برکت آب دہن اور کف مبارک کی تھی کہ ساری عمر عتبہ کو بدن کی خوشبو نہ گئی بلکہ سب عورتون کی خوشبو پر اونکی خوشبو غالب رہی

فصل دوم معجزات متعلقہ بشفاے مرضے وآفت رسیدگان

معجزہ ۱۳۳ صحیح بخاری مین براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو ابو رافع پر کے بھیجا

ابن عازب بعین مہملہ وزاے معجمہ بروزن فاعل صحابی انصاری اوسی مین ... ہجری مین وفات پائی ۱۲ کذا فی التقریب

سو عبداللہ بن عتیک رض رات کو اوسکے گھر مین داخل ہو گئے اور سوتے مین اوسکو قتل کیا عبداللہ
بن عتیک رض کہتے ہین کہ مین نے تلوار اوسکے پیٹ پر رکھ دی اور مین نے زور کیا یہانتک کہ اوسکی پیٹھ تک
پہونچی تب مین سمجھا کہ مین اوسے قتل کر چکا اور دروازے کھولتا ہوا مین وہان سے نکلا اور
ایک زینے سے پانون میرے نے خطا کی چاندنی رات مین کہ مین گر پڑا اور پنڈلی کی ہڈی میری
ٹوٹ گئی اوسپر مین نے اپنی پگڑی سے پٹی باندھی اور وہانسے اوٹھکر اپنے ساتھیون کے پاس پہونچا
اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور سب حال عرض کیا آپ نے فرمایا
اپنا پانون پھیلاؤ مین نے پانون اپنا پھیلایا آپ نے اوسپر مسح کیا پس مین بالکل اچھا ہو گیا
گویا کہ کبھی میرے پانون مین صدمہ پہونچا ہی نہ تھا ف مفصل قصہ قتل ابو رافع کا یہ ہے
کہ ابو رافع ایک سوداگر ملک حجاز مین ایک گڑھی مین رہتا تھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو تکلیف پہونچاتا تھا اور آپ کے دشمنون کی مدد کرتا تھا سو جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے چند جوان انصاریون پر عبداللہ بن عتیک رض کو امیر کرکے اوسکے
قتل کے لیے بھیجا جب وہ لوگ متصل گڑھی کے پہونچے اور آفتاب غروب ہو گیا تھا اور وہان
کے آدمی اپنے مواشی کو لیکر چلے عبداللہ بن عتیک رض نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ اب تم ٹھہرو
مین جاتا ہون کچھ تدبیر دربان سے کرکے بھیتر گھس جاؤنگا سو وہان سے چلکے گڑھی کے
دروازے کے متصل پہونچے اوس گڑھی مین ایک گدھا گم ہو گیا تھا وہ لوگ اوسکی تلاش مین
چراغ لے کے نکلے عبداللہ بن عتیک رض کہتے ہین مجھے ڈر ہوا کہ کہین مجھی پہچان نہ لین
سو مین اپنا سر ڈھک کر بیٹھ گیا جیسے کوئی قضائے حاجت کو بیٹھتا ہی اور لوگ سب
داخل ہو گئے دربان نے پکار کے مجھ سے کہا کہ ای بندۂ خدا اگر تجھے آنا ہی تو آ ورنہ مین
دروازہ بند کرتا ہون پس مین داخل ہو گیا اور ایک گدھے کے تھان مین کہ نزدیک
دروازے گڑھی کے تھا مین چھپ رہا اور دربان نے دروازہ بند کر دیا اور کنجیان
ایک کھونٹی پر لٹکا دین جب ابو رافع مع اپنے ہمراہیون کے رات کے کھانے سے فارغ ہوا

ف عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ [illegible]

تھوڑی سی دیر تک وہ لوگ اوسکے پاس باتین کرتے رہے بعد اوسکے وہ لوگ پھر کے اپنے اپنے مقاموں پر سونے کے لیے آگئے تب مین نے وہ کنجیان اوٹھالین اور دروازہ گڑھی کا کھول دیا بابین خیال کہ اگر یہ لوگ مجھے جان لینگے تو مجھے جانا سہل ہوگا بعد اوسکے مین نے دروازے کنجیون سے کھولنے شروع کیے ہر دروازہ کھولکے بھیتر سے بند کرتا تھا اور جو لوگ کہ حجرون مین متصل ابورافع کے رہتے تھے اونکے دروازون کو مین نے بند کر دیا اور پھر مین وہان پہونچا جہان ابورافع تھا وہان اندھیرا تھا اور وہ اپنے عیال کے بیچ مین تھا مجھے نہین معلوم کہ کہان تھا مین نے پکارا کہ ای ابورافع اوسنے کہا کہ کون ہی مین نے اوسکی آواز کے اوپر تلوار چلائی اور تلوار نے کچھہ کام نہ کیا اور وہ چلایا مین وہانسے نکل آیا اور تھوڑی دیر بعد مین نے آواز بدلکے پوچھا کہ کیا ہی ای ابورافع وہ کوئی اپنا آدمی سمجھا اور کہا کہ خرابی ہو تمھین ابھی کسی شخص نے میرے اوپر تلوار چلائی تھی مین نے اوسکے متصل جا کر ایسا ہاتھہ مارا کہ کام اوسکا تمام کیا اور اوسکے پیٹ پر تلوار رکھکر زور کیا یہانتک کہ اوسکی پیٹھہ تک پہونچی تب مین سمجھا کہ مین اوسکو قتل کر چکا اور دروازے کھولتا ہوا مین نکلا سو ایک زینے پر پہونچا اوترنے مین مجھکو گمان ہوا کہ مین زمین تک آگیا حالانکہ مین زمین تک نہین آیا تھا مین نے پیر بڑھا کر رکھا سو مین چاندنی رات مین گر پڑا اور ساق میری ٹوٹ گئی مین نے اوسپر اپنی پگڑی سے پٹی باندھی اور اپنے ہمراہیون مین لنگڑاتا آیا سو مین نے اونسے کہا کہ تم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جاکر خوشخبری پہونچاؤ مین یہانسے تب چلونگا جب نوحہ گر کی آواز سنونگا اور گڑھی کے دروازے کے متصل مین بیٹھہ رہا جب مرغ بولا اور صبح ہوئی تب نوحہ گرنے گڑھی پر چڑھکر پکارا کہ مین ابورافع سوداگر اہل حجاز کی خبر مرگ کی سنتا ہون تب مین خوش ہو کر بے قلق و اضطراب چلا ہنوز میرے ہمراہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین نہ پہونچنے پائے تھے کہ مین جا پہونچا اور مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر قتل ابورافع کی سنائی اور حال ٹوٹ جانے اپنی ساق کا بیان کیا آپنے ارشاد کیا

کہ پاؤں پھیلا تو میں نے پھیلا دیا آپ نے اوس پر ہاتھ پھیرا بس یہ حال ہوا کہ گویا میری ساق
میں صدمہ کچھ پہونچا ہی نہ تھا یہ تفصیل قصے کی بھی روایات صحیح بخاری میں مندرج ہے
معجزہ ۳۴ بخاری میں یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ میں نے ایک چوٹ کا نشان سلمہ
بن الاکوع رضی اللہ عنہ کی ساق میں دیکھا اور میں نے پوچھا کہ یہ کیسی چوٹ ہے
انھوں نے کہا کہ یہ چوٹ مجھے خیبر کے دن لگی تھی لوگوں نے کہا تھا کہ سلمہ شہید ہو گیا
مجھے ایسی سخت ضرب آئی ہے کہ اس سے جانبر نہ ہوںگا میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے حضور میں آیا آپ نے اوس چوٹ پر تین بار دم کیا میں بالکل اچھا ہو گیا
معجزہ ۳۵ بیہقی اور نسائی نے روایت کی ہے کہ محمد بن حاطب کے ہاتھ پر لڑکپن میں ہانڈی
اولٹ پڑی اور ہاتھ جل گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا اور دعا کی اور لعاب دہن مبارک لگایا فوراً اچھا ہو گیا
معجزہ ۳۶ طبرانی اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ شرحبیل جعفی کی ہتھیلی میں ایک ایسا غدود تھا
کہ سبب اوسکے وہ تلوار نہیں پکڑ سکتے تھے اور گھوڑے کی باگ تھام نہیں سکتے تھے انھوں نے
اوس غدود کا حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا آپ نے اوس غدود پر
ہتھیلی مبارک کو چاکے زور سے [illegible] دیا یہانتک کہ وہ غدود بالکل جاتا رہا اور کچھ اوسکا نشان نہ
معجزہ ۳۷ ترمذی اور نسائی اور حاکم اور بیہقی نے عثمان بن حنیف سے روایت کی ہے
کہ ایک اندھے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آکر کہا کہ یا رسول اللہ آپ دعا کیجیے
کہ میری آنکھیں کھل جاویں آپ نے فرمایا کہ اوٹھ وضو کر اور بعد اوسکے دو رکعت نماز پڑھ بعد اوسکے

[illegible]

یہ دعا پڑھو اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ
اِنِّی اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ اَنْ یَّکْشِفَ عَنْ بَصَرِیْ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیَّ سو اوسنے
آپ کے حکم کے موافق وضو کرکے دو رکعتین پڑھکے یہ دعا پڑھی اوسیوقت اوسکی آنکھین کھل گئین
ف یہ حدیث اکثر محدثین نے باسناد صحیحہ نقل کی ہی اور واسطے برآید مطلب کی یہ دعا مجرب ہی
اگر اَنْ یَّکْشِفَ عَنْ بَصَرِیْ کی جگہہ اور روایتون مین فِیْ حَاجَتِیْ ہٰذِہٖ لِتُقْضٰی وارد ہی کہ یہ عبارت
ہر حاجت کو شامل ہی اور حضرت عثمان بن حنیف اور اونکے بیٹے اس دعا کو واسطے قضاے
حاجات کے تعلیم کیا کرتے تھے اور بہت حکایتین برآید حاجات کی برکت اس دعا کی منقول ہین

معجزہ ۱۳۸ ابو نعیم اور واقدی نے عروہ سے روایت کی ہی کہ ابن ملاعب الاسنہ کو مرض
استسقا ہوا سو اوسنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین قاصد بھیجا اور درخواست
دعا کی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی مٹی لیکر اوسمین لعاب دہن مبارک ڈالکے اوس
قاصد کو دی پھر اوسنے براہ تعجب اوس مٹی کو لیا سمجھا کہ کچھ مجھ سے ٹھٹھا کیا مگر اوس مٹی کو پاس ابن ملاعب الاسنہ
کے لیگیا اور ایسے وقت مین پہونچا کہ وقت موت تھا اوسنے گھول کر وہ مٹی پی لی اوسیوقت اچھا ہوگیا

معجزہ ۱۳۹ بیہقی اور طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کی ہی کہ حبیب بن فدیک کے باپ کی
آنکھون مین پھلی پڑگئی اور بالکل اندھے ہوگئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی آنکھون پر دم کیا
اوسیوقت اونکی آنکھین اچھی ہوگئین راوی کہتا ہی کہ مین نے اونھین اسی برس کی عمر مین سوئی مین ڈورا ڈالتے دیکھا

معجزہ ۱۴۰ طبرانی نے روایت کی ہی کہ عبد اللہ بن انیس رض کے سر مین چوٹ آئی جناب

---

۱۲ ترجمہ یا اللہ مین سوال کرتا ہون اور متوجہ ہوتا ہون طرف تیری ساتھ برکت نبی تیرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جو نبی رحمت ہین اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیشک مین متوجہ ہوتا ہون ساتھ برکت تمھاری کے طرف رب تمھارے کے کہ دور کرے بینائی میری یا اللہ سفارش قبول کر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی میری حق مین ۱۲ منہ رحمہ اللہ

۱۲ واقدی ایک محدث ہین مشہور ۱۲ منہ رحمہ اللہ

۱۳ ملاعب الاسنہ کا نام عامر بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کا ایک شخص تھا بہادران عرب مین سے اور اوسے ملاعب الرماح بھی کہتے ہین ۱۲ منہ رحمہ اللہ

۱۴ حبیب بن فدیک ۱۲

۵۱

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس چوٹ پر لعاب دہن مبارک ڈالدیا بس وہ چوٹ اچھی ہوگئی
ف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن انیس کو ساتھ بھیجا اہل خیبر
چند اصحاب کے پاس بشیر بن سلام کے بھیجا تھا اور وہ ایک شخص تھا کہ اوسنے قوم غطفان
مین سے ایک لشکر واسطے لڑائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جمع کیا تھا سو اون اصحاب نے
اوسے جاکے سمجھایا اور کہا کہ اگر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوگا
تو وہ تیری خاطرداری کرینگے اور وہان ٹھہرے رہنے پر اتنک کہ وہ اونکے ساتھ ہو لیا
اور وہان سے چلے اور عبد اللہ بن انیس نے اپنے اونٹ پر اوسے سوار کر لیا یہانتک
کہ جب قریب خیبر کے پہونچے تب وہ اپنے دل مین پچتایا سو اس بات کو ابن انیس سمجھ گئے
اور اونھون نے اوسکے ایک تلوار ماری کہ اوسکا ایک پاؤن کٹ گیا اور اوسنے اونکے
ایک لاٹھی ماری کہ اوس سے انکے سر پہ چوٹ آئی پھر جب یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے حضور مین آئے آپ نے آب دہن مبارک اوس چوٹ پر ڈال دیا اور وہ چوٹ اچھی ہوگئی
معجزہ ۱۴۳ صحیحین مین ہے کہ حضرت علی رضہ کی آنکھین دکھتی تھین جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے آب دہن مبارک اونکی آنکھون مین لگا دیا فوراً اچھی ہوگئین ف یہ معجزہ غزوہ
خیبر مین واقع ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار آگیا تھا اس سبب سے آپ لڑائی پر
تشریف نہین لے جاتے تھے ایک دن آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضہ کو نشان دیا اور
لڑائی کو بھیجا وہ خوب لڑے مگر قلعہ فتح نہوا دوسرے دن حضرت عمر رضہ کو نشان دیا اونھون نے بھی
جاکر خوب لڑائی کی مگر قلعہ فتح نہوا تب آپ نے فرمایا کہ کل مین ایسے شخص کو نشان دونگا کہ
اللہ اور رسول اوسے دوست رکھتے ہین اور وہ اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہے اوسکے ہاتھ پر
قلعہ فتح ہو جاویگا صبح کو لوگ جمع ہوے اور منتظر تھے کہ کسکی قسمت مین یہ سعادت ہے
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی آنکھین دکھتی تھین آپ نے اونھین بلوایا لوگ اونھین لے آئے
آنکھون پر اونکے پٹی بندھی تھی آپ نے فرمایا کہ پاس آؤ اور آب دہن مبارک اونکی آنکھون مین

له غطفان

لگا دیا اور محروح ہوئے یہ سب رت آنکھین کھول دین آپنے اونکین انشان دیا اور وہ صوت قلعی کو فتح کیا

عجب ۵ رزین نے روایت کی ہو کہ ایک دن حضرت عمرؓ کے سامنے حضرت ابوبکرؓ کا ذکر ہوا

تو وہ روئے اور اونھون نے کہا کاش میرے سارے اعمال حضرت ابوبکرؓ کے ایک دن کے

عمل اور ایک رات کے عمل کے برابر ہوتے رات تو وہ جس رات رہا ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے غار کی طرف گئے سو جب دونون صاحب غار پر پہونچے ابوبکر صدیق رضؓ نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ غار مین نہ داخل ہون پہلے مین داخل ہون جو کچھ

غار مین ہو تو اسکا صدمہ مجھے پہونچے آپ کو نہ پہونچے سو غار مین گھس گئے اونھون نے اوسمین جھاڑو دی

اور اوسکے سب سوراخون کو اپنی ازار پھاڑ کے اوسکے ٹکڑون سے بند کیا دو سوراخ

باقی رہگئے سو اونھون نے اون دونون مین اپنے دونون پاؤن اڑا دیے پھر آپ سے

کہا کہ آئیے آپ داخل ہوے اور ابوبکر صدیق رضؓ کی گود مین سر مبارک رکھ کے سو گئے

اور ایک سوراخ سے سانپ نے ابوبکر صدیق رضؓ کے پاؤن مین کاٹا اونھون نے جنبش نہ کی

اس ڈر سے کہ کہین آپ جاگ نہ پڑین اور بسبب صدمہ زہر کے آنسو اونکی آنکھون سے

نکل آئے اور چہرۂ مبارک پر گرے آپ بیدار ہوے اور حال پوچھا ابوبکر صدیق رضؓ نے

عرض کیا کہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہون مجھے سانپ نے کاٹا آپ نے آب دہن مبارک

اوس جگہ پر ڈالا جہان سانپ نے کاٹا تھا سو فوراً اثر زہر کا جاتا رہا مگر قریب زمانہ موت

ابی بکر صدیق رضؓ کے اوس زہر نے عود کیا کہ اوس سے اونکی وفات ہوئی اور دن ابوبکر

صدیق رضؓ کا پس وہ دن ہے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اور

عرب کے لوگ مرتد ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم زکوٰۃ نہ دینگے ابوبکر صدیق رضؓ نے کہا کہ اگر اونٹ

کے باندھنے کی ایک رسی بھی مجھے نہ دینگے جو بعہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیتے تھے تو

مین اونسے جہاد کرونگا مین نے کہا کہ اے خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون سے

موافقت کرو اور نرمی کرو ابوبکر صدیق رضؓ نے کہا کہ تم جاہلیت مین قوی اسلام مین

نرم ہوتے ہو وحی آنا بند ہوگیا اور دین تمام ہوگیا کیا سر سے بھی کم ہوجاوے انتہی ف
ابوبکر صدیق رضہ سے اوس وقت معجزہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اثر زہر بار ہو جاتا رہا تھا
پھر بوقت موت اونکے اوس زہر نے عود کیا اسمین یہ سر تھا کہ اونکو بھی مرتبہ شہادت حاصل ہو
چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات بھی بسبب اسی کے ہوئی کہ بعود اثر زہر خیبر ہوئی تھی

معجزہ ۱۴۳ ابوالقاسم بغوی نے معاویہ بن حکم سے روایت کی ہی کہ ہم ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوۂ خندق مین تھے سو میرے بھائی علی بن حکم نے اپنا گھوڑا خندق مین اوتارا سوار اون کے پانوں پر دیوار خندق سے صدمہ پہونچا کہ پانوں اونکا نہایت پچ گیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور گھوڑے سے نہین اوترے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی چوٹ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا بسم اللہ فوراً اونکی چوٹ اچھی ہوگئی اور ذرا تکلیف باقی نہ رہی

معجزہ ۱۴۴ بیہقی اور ابن اسحق نے روایت کی ہی کہ خبیب بن یساف کے بدر کے دن درمیان دونون کندھون کے تلوار لگی یہانتک کہ ایک جانب بدن کی لٹک پڑی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے بدن کو ملا دیا اور اوسپر دم کیا پس وہ اچھا ہوگیا ف یہ معجزہ عین حالت لڑائی مین واقع ہوا تھا اور خبیب کا زخم جو ببرکت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اچھا ہوگیا اوسیوقت دشمنون نے اپنے زخمی کرنے والے کو مار ڈالا

معجزہ ۱۴۵ بیہقی نے حضرت علی رضہ سے روایت کی ہی کہ اونھون نے بیان کیا کہ مین ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور مین بیمار تھا اور مین یہ کہتا تھا کہ یا اللہ اگر میری اجل آگئی ہو تو آجاوے تو مین اس بیماری کی تکلیف سے نجات پاؤن اور جو ابھی نہین آئی تو مجھے شفا دے اور اگر امتحان کے لیے یہ بیماری ہو تو مجھے صبر دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

[illegible]

مجھے پانون سے مارا اور کہا کہ [illegible] پھر [illegible] اچھا [illegible]
شفا دے حضرت علی [illegible] اچھا ہوگیا اور [illegible]

معجزہ ۱۴۱ ابن ابی شیبہ نے ام جندب سے روایت کی ہے کہ ایک عورت قبیلہ خثعم کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئی اوسکی ساتھ ایک لڑکا تھا وہ باتین نہین کرتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے منہہ مین کلی ڈالدی اور دونون ہاتھ دھوکر پانی اوس عورت کو دیا کہ لڑکے کو پلاوے اور دونون آنکھون مین لگاوے اوس عورت نے ویسا ہی کیا اور وہ لڑکا فورًا اچھا ہوگیا باتین کرنے لگا اور ایسا عقلمند ہوا کہ اور لوگون کی عقل پر عقل اوسکی فائق تھی

معجزہ ۱۴۲ بیہقی اور محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے کہ جنگ اُحد مین قتادہ بن نعمان کی آنکھ مین تیر لگا کہ وہ آنکھ اونکی رخسارے پر آ گئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس آنکھ کو پھر حدقے مین اپنے دست مبارک سے رکھ دیا پھر وہ اچھی ہو گئی اور دونون آنکھون مین زیادہ خوبصورت اور روشن رہی **ف** روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتادہ سے جب اونکی آنکھ پر صدمہ پہونچا فرمایا کہ اگر چاہو تمھاری آنکھ پھر رکھدون اور اچھی ہو جاوے اور اگر چاہو صبر کرو اور تمہین جنت ملے اونھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت تو بڑی اچھی عطا ہے مگر مجھے کانا ہونا برا معلوم ہوتا ہے آپ میری آنکھ اچھی کر دیجیے اور میرے لیے واسطے جنت کی دعا کیجیے آپ نے آنکھ اونکی حدقے مین رکھدی کہ اچھی ہوگئی اور اونکے لیے جنت کی دعا کی سبحان اللہ کیا انعام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ قتادہ کو دنیا کی عار سے نجات ملی اور جنت بھی ملی **ف** یہ معجزہ مشہور ہے اور اولاد قتادہ مین اس بات کا تفاخر تھا کہ اونکے جد کی آنکھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے اچھی ہوگئی چنانچہ عاصم بن عمر بن قتادہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس ایام خلافت مین اونکی آئے اور اونھون نے

صحابی شہید بدر و ہو اخو ابی سعید لامہ مات ۲۳ ۔ الظفری بمعجمہ وفاء مفتوحتین ۔ النعمان بن زید بن عامر الانصاری ۔ قتادہ بن ۔ رحمہ اللہ ۔ ۸ وزن جعفر نام قبیلہ ۱۲ منہ ۔ بمعجمہ وثاء مثلثہ و عین مہملہ ۔ التہذیب ۔ صحابیۃ لہا حدیث ۱۲ تقریب ۔ ام جندب الازدیۃ

یہ اشعار پڑھے اشعار ۔ اَنَا ابْنُ الَّذِیْ سَالَتْ عَلَی الْخَدِّ عَیْنُہٗ ۔ فَرُدَّتْ بِکَفِّ الْمُصْطَفٰی اَیَّمَا رَدِّ ۔ فَعَادَتْ کَمَا کَانَتْ لِاَوَّلِ اَمْرِھَا ۔ فَیَا حُسْنَ مَا عَیْنٍ وَیَا حُسْنَ مَا رَدِّ ۔

معجزہ ۱۴۸ ترمذی اور بیہقی نے روایت کی ہی کہ ابو قتادہ کے غزوہ ذی قرد مین تیر لگا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے زخم پر آب دہن مبارک لگا دیا پس وہ بالکل اچھا ہو گیا

معجزہ ۱۴۹ بیہقی نے شمر بن عطیہ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ایک لڑکے کو لائے کہ وہ جوان ہو گیا تھا اور کبھی اوسنے بات نہ کی تھی یعنی خلقی گونگا تھا سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے کہا کہ مین کون ہون اوسنے کہا کہ آپ رسول خدا ہین

معجزہ ۱۵۰ احمد اور بیہقی اور ابن ابی شیبہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ ایک عورت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اپنے ایک بیٹے کو لائی کہ اوسے جنون تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے سینے پر ہاتھ پھیرا اوسنے زور سے قے کی اور اوسکے پیٹ مین سے ایک چیز مانند بچے کتے سیاہ کے نکلی اور وہ اچھا ہو گیا

فصل سوم معجزات متعلقہ باحیاے موتیٰ

معجزہ ۱۵۱ بیہقی اور ابن عدی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ ایک جوان انصاری نے وفات پائی اوسکی مان ایک اندھی بڑھیا تھی ہمنے اوسپر کپڑا اوڑھا دیا اور اوسکی مانسے تسلی کی باتین کرنے لگے اوسنے کہا کہ کیا میرا بیٹا مر گیا ہمنے کہا کہ ہان اوسنے کہا کہ یا اللہ اگر تو جانتا ہی کہ مین نے تیری طرف اور تیرے پیغمبر کی طرف اس امید پر ہجرت کی ہی کہ تو ہر تکلیف مین

میری مدد کرے تو یہ مصیبت میرے اوپر مت ڈال حضرت انس کہتے ہین کہ ہم لوگ ہین موجود تھے کہ
اوس مردے نے اپنے منھ سے کپڑا کھولا اور اچھا ہو گیا اور بیٹھے اور اوسنے کھانا ساتھ کھایا **ف** یہ معجزہ
احیاء موتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا کہ آپکی امت کی ایک بوڑھیا نی آپکے نام کی برکت سے مردیکو جلا لیا

معجزہ ۱۵۲ بیہقی نے عبد اللہ بن عبید اللہ انصاری سے روایت کی ہی کہ ثابت بن قیس
جنگ یمامہ مین شہید ہوے ہین اونکے دفن ہین حاضر تھا سو جب اونکو قبر مین رکھ چکے ہم لوگون نے
سنا کہ وہ کہتے تھے کہ محمد رسول اللہ ابو بکر الصدیق عمر الشہید عثمان البر الرحیم پھر جو ہنے اونھین دیکھا
تو ویسے ہی مردہ تھے جیسے باتین کرنے سے پہلے **ف** یہ بھی معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا کہ
مردے نے زندہ ہوکے آپکی رسالت کی اور خلفاے راشدین کی خلافت کی گواہی دی

معجزہ ۱۵۳ طبرانی اور ابو نعیم اور ابن مندہ نے نعمان[۵۱] بن بشیر سے روایت کی ہی کہ زید[۵۲]
بن خارجہ رضی نے جب وفات پائی اونکی نعش ڈھکی ہوئی اونکے گھر مین تھی اور عورتین گرد اونکے
چلا رہی تھین اور وقت درمیان مغرب اور عشا کا تھا سو اونھون نی کہا کہ چپ ہو چپ ہو
پھر اونکے منھ پر سے کپڑا کھولا تب اونھون نے کہا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ الْاَمِيْنُ وَخَاتَمُ
النَّبِيِّيْنَ فِى الْكِتَابِ الْاَوَّلِ یعنے محمد پیغمبر خدا کے امین ہین اور آخر ہین سب پیغمبرونکے موافق
پہلی کتابون کے یا لوح محفوظ کے پھر اونھون نے کہا صَدَقَ صَدَقَ یعنے سچ کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا بعد اسکے اونھون نے حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت عثمان
رضی اللہ عنہم کی تعریف کی بعد اوسکے کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ
بَرَكَاتُهٗ بعد اوسکے مردہ ہو گئے جیسے کہ تھے **ف** یہ معجزہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل
معجزہ سابقہ کے ہے کہ مردے نے زندہ ہوکے آپ کی رسالت کی شہادت دی اور

---

۵۱ نعمان بن بشیر صحابی انصاری خزرجی ہین اور انکے باپ بشیر بن سعد بن ثعلبہ بھی صحابی ہین اور نعمان اول مولود ہین انصار مین بعد ہجرت کے سنہ ۶۴ ہجری مین وفات پائی کذا فی نسیم الریاض ۱۲ منہ رحمہ اللہ

۵۲ زید بن خارجہ صحابی انصاری خزرجی ہین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین اونھون نے وفات پائی کذا فی التقریب ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالی

خلفاء راشدین کی تعریف بیان کی **ف** جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اولیاء امت سے احیاء موتی اکثر واقع ہوا ہی امام یافعی نے کتاب روضۃ الریاحین مین بعض اون کے شہرت و تواتر کرامات حضرت غوث الثقلین قدس اللہ سرہ العزیز کے لکھا ذکر اس مقام پر مین ایک کرامت کے ذکر پہ اکتفا کرتا ہون وہ یہ کہ ایک بڑھیا کے بیٹے کو جناب حضرت غوث الثقلین سے بہت محبت تھی اکثر آپ کی ہی خدمت مین جاکر حاضر رہتا دنیا کے کاروبار مین کم مشغول ہوتا ایک دن اوس بڑھیا نے آپ کے حضور مین حاضر ہو کے عرض کیا کہ مین نے اس اپنے بیٹے کو آپکی نذر کیا اور فقط اپنا حق اپنے سوا دیا آپ سے تعلیم باطن فرمائیے اسلیے کہ میرے کام مین تو یہ رہتا ہی نہین ہر گھڑی یہین آ حاضر رہتا ہی اور اوس لڑکے کو خانقاہ مبارک مین چھوڑ آئی آپ نے اوسے ریاضت اور سبق باطن مین مشغول کیا کبھی کبھی وہ بڑھیا اپنے بیٹے کو دیکھنے کو آتی تھی ایکدن آئی تو دیکھا کہ وہ بیٹا اوسکا چنے چبا رہا ہی اور بہت حقیر و ناتوان ہو گیا ہی پھر وہ حضرت غوث الثقلین کے پاس گئی دیکھا کہ آپ مرغی کا گوشت کھا رہے ہین اوسنے کہا کہ حضرت آپ مرغی کا گوشت کھاتے ہین اور میرے بیٹے کو چنے کھلاتے ہین آپ نے مرغی کی ہڈیون پر ہاتھ رکھ کے فرمایا قُومِي بِإِذْنِ اللهِ الَّذِي يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ یعنے اوٹھ کھڑی ہو اوس خدا کے حکم سے جو بوسیدہ ہڈیونکو زندہ کریگا فوراً وہ مرغی زندہ ہو گئی اور آواز کرنے لگی تب آپ نے اوس بڑھیا سے فرمایا کہ جب تیرا بیٹا ایسا ہو جاوے تب جو جی مین آوے کھاوے انتہی سبحان اللہ کیا رتبہ ہی اولیاے امت محمدی کا معجزہ احیاے موتی کہ بڑا مایہ الافتخار عیسائیونکا ہی بلکہ العیاذ باللہ اسے دلیل الوہیت حضرت عیسیٰ قرار دیا ہے ان سے ظہور مین آیا

فصل چہارم معجزات متعلقہ بقہر بے ادبان و محفوظی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم از شر اعدا

معجزہ ۱۵۸ مسلم نے سلمہ بن اکوع سے روایت کی ہی کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بائین ہاتھ سے کھانا کھاتا تھا آپ نے فرمایا کہ سیدھے ہاتھ سے کھا اوسنے کہا کہ مین سیدھے ہاتھ سے کھا نہین سکتا ہون حال آنکہ ہاتھ اوسکا اچھا تھا یہ بات اوسنے

فائدہ کرامت حضرت غوث الثقلین

غلط براہ بیباکی کہی تہی تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو سیدہی ہاتھ سی نکھا سکیگا اوسکا
ایسا ہی حال ہوگیا کہ سیدھا ہاتھ اوسکا کام سے جاتا رہا منہہ تک نہین پہونچا سکتا تہا

معجزہ ۱۵۵ انشرہ صحیحین مین ابن عباس رضہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
قوم مضر پر بد دعا کی سواونپر ایسا قحط پڑا کہ قریب تہا کہ وہ سب کے سب ہلاک ہوجاوین اور
اونکے مواشی بہی ہلاک ہوجاوین یہانتک کہ قریش نے عاجزی کی اور رحم چاہا تب آپنے
مینہہ کے لیے دعا کی اور مینہہ برسا ف آپنے بد دعا کی تہی کہ الٰہی انپر ایسا قحط پڑے جیسا یوسف کے
زمانے مین پڑا تہا سو ایسا قحط شدید پڑا کہ ٹیڑی اور ہڈی اور خون کہانے لگے تب ابو سفیان نے
یا کعب بن مرہ نے آپسے کہا کہ تم حکم کرتے ہو صلہ رحم کا یعنے اقارب سے سلوک نیک کرنیکا
اور تمہاری قوم ہلاک ہوگئی تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ مینہہ برسے تب آپ نے دعا کی یا اللہ مینہہ
برسا جلدی سے نفع والا جس سے چراگاہ جمے اور عالم کو گہیرے سو ایک ہفتہ نہین گذرا کہ مینہہ برسا

معجزہ ۱۵۶ انشرہ صحیحین مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ جب کسریٰ پرویز بادشاہ
فارس نے آپکے نامے کو پہاڑ ڈالا تب آپنے اوسکے حق مین بد دعا کی کہ خدای تعالیٰ اوسکے
ملک کو پہاڑ ڈالے اور پاش پاش کردے سو سلطنت ملک فارس کی مطلق باقی نہین رہی
اور تب سے اب تک کہین پر روی زمین پر مجوسیون کی حکومت نہین ہی ف بعد صلح حدیبیہ کے جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر ملوک اور سلاطین کو نامے لکہے اور طرف اسلام کی دعوت کی
اوس زمانے مین فارس کا بادشاہ کسریٰ پرویز نوشیروان کا پوتا تہا اوسکو بہی آپنے نامہ لکہا
اور بعد بسم اللہ کے سرنامہ یون لکہا من محمد رسول اللہ الی کسریٰ عظیم فارس اوس کافر نے
براہ تکبر اس بات سے کہ اپنا نام میرے نام سے پہلے کیون لکہا نامہ مبارک کو پہاڑ ڈالا اسپر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے حق مین بد دعا کی خدای تعالیٰ نے اوسکی خاندان کی سلطنت کو
کہ صدہا سال سے بکمال شوکت چلی آتی تہی پاش پاش کرکے نیست و نابود کردیا ف اوسی
زمانے مین ہرقل بادشاہ نصاریٰ کو بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ نے نامہ لکہا تہا وہ بتعظیم پیش آیا اور

نام ہے کو آداب سو رکھا سو اوسکی قوم کا ملک اتبک باقی ہی اور اونکی سلطنت کو بالکل زوال نہین ہوا

معجزہ ۱۵۷ بیہقی اور حاکم اور ابن اسحاق نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عتیبہ بن ابی لہب کے لیے بددعا کی کہ یا اللہ اوسپر اپنی کتون مین سے کوئی کتا مسلط کر اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین قصہ بددعا کرنے کا یہ لکھا ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ام کلثوم عتبہ کے نکاح مین تھین اور اونکی بہن رقیہ عتیبہ کے نکاح مین جب سورۂ تبت نازل ہوئی تب ابولہب نے اپنے ان دونون بیٹون سے کہا کہ اگر تم دونون محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیون کو طلاق ندوگے تو مجھ سے تمسے کچھ سروکار نہین اور اون دونون کی مان حمالۃ الحطب نے بھی یہی کہا تب عتیبہ نے ام کلثوم کو طلاق دی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جا کے کہا کہ مین نے تمھاری بیٹی کو طلاق دی اور بہت سی بے ادبی اور گستاخی کی تب آپ نے اوسکے حق مین بددعا کی اللھم سلط علیہ کلبا من کلابک سو شیر نے اوسکو کھا لیا اور شام مین موضع زرقا مین اور اوسکا قصہ حاکم نے یون بیان کیا ہی حدیث ابی نوفل سے کہ ابولہب اور اوسکا بیٹا عتیبہ شام کو گیا تھا سو متصل ایک صومعہ راہب کے ٹھہرے راہب نے اونسے کہا کہ یہان درندے ہین تم اپنی جان کا بچاؤ کر لیجیو ابولہب نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اس بیٹے کے لیے بددعا کی ہی سو ایسی تدبیر کرو کہ وہ اس منزل مین بچ جاوے سو سب اسباب اکٹھا کرکے اونچا کرکے اوسپر میرے بیٹے کو سلاؤ سو اونھون نے ایسا ہی کیا اور سب گرد اوسکے سو گئے اور رات کو شیر آیا ہر ایک کا منھ اوسنے سونگھا اور کود کر عتیبہ کا سر کاٹ ڈالا **ف** شیر بحکم الٰہی موافق دعاے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عتیبہ کے ہلاک کرنے کو آیا تھا اسی لیے اور سبھون کو سونگھ کر چھوڑ دیا اور عتبہ کو ہلاک کیا اور گوشت اوسکا باین جہت کہ خباثت بغض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھرا ہوا تھا نکھایا **ف** ابولہب کے تین بیٹے تھے عتبہ اور عتیبہ اور معتب سو دو اونمین سے فتح مکہ مین مسلمان ہو گئے مگر مکے ہی مین رہے مکے سے ہجرت کرکے مدینے مین نہین آئے اور ایک کافر رہا اوسکو شیر نے مار ڈالا اور اسمین اختلاف ہی

کہ وہ عُتبہ تھا یا عُتیبہ بعضے علما نے یہ لکھا ہی کہ صحیح یہی ہی کہ وہ عُتبہ تھا اور عُتیبہ اور مُعتّب مسلمان ہوگئے

معجزہ ۱۵۸ صحیحین مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے متصل نماز پڑھ رہے تھے ابو جہل اور چند ہمراہی اوسکے وہان بیٹھے تھے سو آپسمین اونھون نے کہا کہ کوئی تم مین سے جاکر فلانی جگہ کہ اونٹ حلال ہوا ہی اوسکے پیٹ کی آلایش لے آوے اور جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ مین جاوین تب ونکی پیٹھ پر رکھدے تب شقی ترین اونمین جو تھا یعنے عُقبہ بن ابی مُعیط اوٹھا اور وہ پیٹ کی آلایش اونٹ کی لے آیا اور جب آپ سجدہ مین گئے تب آپکے دونون کندھون کی درمیان مین رکھدی اور آپس مین ہنسنے لگے اور آپ سجدے مین رہے یہانتک کہ حضرت بی بی فاطمہ رضہ آئین اور اوس آلایش کو آپ کی گردن پر سے اوٹھایا اوسوقت آپ نے سر اوٹھایا اور آپ نے قریش پر بد دعا کی اور بالخصوص نام لیکر ابو جہل اور عُتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور اُبَی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط اور عُمارہ بن ولید کے حق مین بد دعا کی کہ الٰہی انکو تباہ کر سو یہ سب لوگ ہلاک ہوے اور اکثر اونمین سے جنگ بدر مین واصل جہنم ہوے

معجزہ ۱۵۹ بیہقی نے روایت کی ہے کہ حَکَم بن ابی العاص آپ کی مجلس مین منہ پھٹکا کر آنکھون کا اشارہ منافقون سے آپکے کلام کی نفی کے لیے کرتا تھا آپ نے دیکھ کے فرمایا کہ ایسا ہی ہو جا چنانچہ ویسا ہی ہو گیا اور تا بموت ویسا ہی رہا کہ منہ پھٹکایا کرتا تھا

معجزہ ۱۶۰ بیہقی نے اسماء بنت ابی بکر رضہ سے روایت کی ہی کہ جب حمالۃ الحطب زوجہ ابولہب کو مضمون سورہ تَبَّتْ یَدَا اَبِی لَهَبٍ کا پہونچا وہ ایک پتھر لیکے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئی آپ مسجد مین بیٹھے تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضہ بھی بیٹھے تھے جب متصل آپکے پہونچی تو سوا حضرت ابوبکر رضہ کے اور کوئی اوسے نظر نہ پڑا خدا تعالیٰ نے اوسکی آنکھونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مروان اسی کا بیٹا ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ
دعا جملتین ایک شخص تھا بنی امیہ مین سے
رحمہ اللہ سے علم بفتحتین بن ابی العاص مین
سے عمارہ بضم عین مہملہ و تخفیف میم ۱۲ منہ
کافر سے از کفار قریش ۱۲ منہ رحمہ اللہ
سکون یاے مثناۃ تحتانیہ و طاے مہملہ نام
نو جدہ بن ابی معیط بضم میم و فتح عین مہملہ و
سلط عتبہ بضم عین مہملہ و سکون تاے فوقانیہ

کے دیکھنے سے اندھا کر دیا حضرت ابوبکر سو حضرت کہتے ... کہ حضرت ... صاحب ...
ہجو کرتے ہیں سو قسم ہی خدا کی جو میں اونھیں باتی تو یہ پتھر اونکے ...

معجزہ ۱۶۱ ابو نعیم اور طبرانی نے حکم بن ابی عاص سے روایت کی ... کہ ہم چند
کافرون نے آپس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا وعدہ کیا کہ رات کو بیک
ناگاہ آپکو مار ڈالیں سو ایک جگہ ہم اسی انتظار پر کھڑے ہو رہے یہاں تک کہ آپ ہمارے قریب
پہونچے سو ہم نے پیچھے سے ایک بڑی آواز سنی جس سے ہمنے گمان کیا کہ سارے ملک تہامہ
میں کوئی آدمی اس آواز کے صدمے سے جیتا نہ بچا ہوگا پس ہم غش کھا کے گرے اور اتنی دیر
بیہوش پڑے رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام سے نماز پڑھکر اپنے دولتخانے کو
تشریف لے گئے بعد اسکے دوسری رات پھر ہمنے ویسا ہی قصد کیا سو جب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ہمارے متصل پہونچے آکر صفا اور مروہ ہمارے اور آپ کے درمیان میں حائل ہو گئے

باب چوتھا بیان معجزات عالم جنات میں

معجزہ ۱۶۲ بخاری نے حضرت عمر رض سے روایت کی ہی کہ ایک روز میں بتون کی پاس
حاضر تھا ایک شخص نے ایک گوسالہ بتون کی نذر کر کے ذبح کیا ایک بت کے پیٹ سے آواز نہایت
بلند نکلی کہ وہ کہتا تھا یَا جَلِیحُ اَمْرٌ نَجِیحٌ رَجُلٌ فَصِیحٌ یَقُولُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
یعنے اے مرد قوی ایک کام کی بات ہی ایک شخص فصیح کہتا ہی لا الٰہ الا اللہ یعنی نہین ہی کوئی قابل
عبادت کے مگر اللہ حضرت عمر رض کہتے ہیں کہ لوگ یہ آواز سنکر بھاگ گئے میں وہان ٹھہر رہا کہ حقیقت
اس آواز کی دریافت کرون دوسری بار بھی ویسی ہی آواز سنی سو کچھ مدت نہ گذری کہ ہمنی خبر سنی
نسبت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ یہ نبی ہیں یعنے لا الٰہ الا اللہ تلقین کرتے ہیں

معجزہ ۱۶۳ بیہقی اور نسائی نے روایت کی ہی کہ جب خالد بن الولید رض نے بحکم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم عمارت عزے کو ڈھا دیا وہان ایک کالی عورت نکلی ننگے بال پریشان کیے ہوے
اور اپنے سر پہ ہاتھ رکھ کے چیخنے لگی حضرت خالد رض نے اوسکو تلوار سے دو ٹکڑے کیا

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آکے اس قصے کو بیان کیا آپ نے فرمایا کہ عزی اوس دن ختم ہوگئی
اب کبھی اوسکی عبادت نہوگی فائدہ عزی ایک درخت تھا یا تین درخت تھے سو اونپر عبادت ہوتی تھی
اور مشرکین اوسے پوجتے تھے اوس درخت مین سے آوازین سنائی دیتی تھین اور باعث اوسکی عبادت کا
ایک روح خبیثہ از قبیل شیاطین تھی کہ وہی اوسکے سبب سے آوازین دیا کرتے تھے جب کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ روح خبیثہ صورت پکڑ کے نمودار ہوئی حضرت خالد بن
ولید نے اوسے قتل کیا سو آپ نے فرمایا کہ اصل عزی وہی تھی اوسی کے اغوا سے اونکی پرستش
ہوتی تھی اب وہ جو مارلگئی تو اوس بتخانے کی جڑ بالکل قلع ہوگئی اب عبادت عزی کی کبھی نہوگی

معجزہ ۱۶۴ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین ابن مسعودؓ سے روایت کی ہی کہ ایک دن آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے مکے مین فرمایا کہ جسکا جی تم مین سے جنون کے دیکھنے کو چاہے
سو آج رات کو حاضر ہو ابن مسعودؓ کہتے ہین کہ سوا میرے اور کوئی حاضر نہوا آپ مجھے ساتھ
لیکر چلے یہانتک کہ جب مکے کی بلند جانب پہونچے آپ نے اپنے پاے مبارک سے ایک خط میرے
واسطے کھینچا اور فرمایا کہ اسی مین بیٹھے رہیو اور آپ تشریف لے گئے اور ایک جگہ کھڑے ہوکر
کلام اللہ پڑھنا شروع کیا سو آپ کو ایک جماعت کثیر نے گھیر لیا اور میرے اور آپکے درمیان مین
حائل ہوگئی اور مین نے سنا کہ جنون نے آپ سے کہا کہ کون گواہی دیتا ہی کہ تم پیغمبر خدا ہو اور وہان
ایک درخت متصل تھا آپ نے فرمایا کہ اگر یہ درخت گواہی دے تو تم مانوگے اونھون نے کہا ہان
پھر آپ نے اوس درخت کو بلایا اور اوس درخت نے گواہی دی تب وہ سب جن ایمان لائے

معجزہ ۱۶۵ ابو نعیم نے دلائل النبوۃ مین روایت کی ہی کہ ابن مسعودؓ سے لوگون نے پوچھا
کہ تم جس رات جن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے آپ کے ساتھ تھے
اونھون نے کہا کہ ہان مدینے مین ایک ایک آدمی ایک ایک شخص کو اہل صفہ مین سے رات کا کھانا
کھلانے لے گیا اور مجھے کوئی نہ لیگیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ہوکے
گذرے اور مجھ سے پوچھا کہ تمھین کوئی کھانا کھلانے نہ لے گیا مین نے کہا نہین آپ نے فرمایا

کہ میرے ساتھ آؤ شاید تمہیں رات کا کھانا ملجائے میں آپکے ساتھ حجرہ ام سلمہ تک گیا آپ اندر تشریف لے گئے پھر ایک چھوکری نے آنکے کہا کہ کھانا اسوقت نہیں ہو میں مسجد کو پھر گیا اور کپڑا لپیٹ کے لیٹ رہا پھر چھوکری آئی اور اوسنے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے ہیں میں حاضر ہوا کھانے کی توقع پر آپ باہر تشریف لائے اور آپ کی ہاتھ میں ایک چھوہارے کی چھڑی تھی وہ آپ نے میرے سینے پر لگائی اور فرمایا کہ میرے ساتھ چلو جہان میں چلون اور کچھ بتایا کہ میں نے تین بار پڑھ لیا پھر میں آپ کے ساتھ چلا یہانتک کہ بقیع الغرقد کو پہونچے آپنے اپنی لکڑی سے خط کھینچا اور فرمایا کہ اسمین بیٹھے رہو جبتک کہ میں آؤن اسپر سے مت ہٹیو پھر آپ تشریف لے گئے اور میرے سامنے چھوہارون کے درختون میں ایک ابر سیاہ سا اوٹھا اور مجھے ڈر ہوا کہ آپکو کچھ صدمہ نہ پہونچے مگر مین نے یاد کیا کہ آپنے فرمایا تھا کہ یہان سے مت ہٹیو اس لیے میں وہانسے نہ اوٹھا پھر میں نے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ بیٹھ جاؤ پھر وہ بیٹھے یہانتک کہ جب صبح قریب ہوئی تب وہ لوگ گئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے مینے اپنے اندیشے کا ذکر کیا آپنے فرمایا کہ وہ لوگ نصیبین کے جن تھے کہ میری ملاقات کیلیے آئے تھے

ف ابو البقاء شبلی حنفی نے اپنی کتاب آکام المرجان فی احکام الجان میں لکھا ہی کہ حدیثون سے یہ بات ثابت ہوتی ہی کہ چھ مرتبہ جن آپکے حضور میں حاضر ہوے پہلی مرتبہ مکے میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یکبارگی گم ہو گئے اور اصحاب نے آپ کو میدانون میں اور پہاڑ کی گھاٹیون میں تلاش کیا صبح کو آپ جانب کوہ حرا سے تشریف لائے اور آپنے فرمایا کہ میرے پاس جنون کا بلانے والا آیا تھا سو میں اوسکے ساتھ گیا اور میں نے جنون کو کلام اللہ سنایا اور اس قصے کو ابو داؤد نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہی اور اوس مرتبہ آپکے ساتھ کوئی نتھا اور دوسری مرتبہ

(آکام بر وزن افعال جمع اکم کی بتحقیق ... ۱۲ منہ)

۱۲ بقیع الغرقد ایک مقام ہے مدینہ منورہ میں ... [illegible] ... ۱۲ منہ
۱۲ نصیبین ایک شہر ہے ... [illegible] ... ۱۲ منہ

جن آپکے حضور مین تحجون مین آئے تیسری مرتبہ اعلاے مکہ کے پہاڑون مین اور چوتھی مرتبہ بقیع الغرقد
مین اور ان دونون بار عبداللہ بن مسعودؓ آپ کے ساتھ تھے اور پانچون مرتبہ خارج مدینہ مین اور
اس بار حضرت ابن زبیرؓ آپ کے ساتھ تھے اور چھٹی مرتبہ ایک سفر مین کہ بلال آپکے ساتھ تھے حضرت
عبداللہ بن مسعودؓ جب کوفے مین آئے وہان کچھ بڈھے سیاہ فام قوم زط مین سے دیکھے اونکو دیکھکر گھبرا گئے
اور کہا کہ یہ بہت مشابہ ہین اون جنون کے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے

معجزہ ۱۹۶ بیہقی نے سوادؓ بن قارب سے روایت کی ہے کہ اونھون نے بیان کیا کہ مجھے ایام
جہالت مین ایک جن سے آشنائی تھی وہ آیندہ کی خبرین مجھے پہونچایا کرتا تھا اور مین لوگونکو بتادیا
کرتا تھا اس تقریب سے مجھے بہت فائدہ ہوتا تھا اور لوگ مجھے نذرین دیا کرتے تھے اور اوسکی
خبرین سچی نکلتی تھین ایکبار مین سوتا تھا کہ اوس جن نے مجھے آکر جگایا اور کہا کہ اوٹھ اور ہوش مین آ
اور سمجھ لے اگر تجھے شعور ہے کہ ایک پیغمبر اولاد لوی بن غالب سے پیدا ہوے ہین پھر چند اشعار پڑھے
مضمون اونکا یہ ہے کہ مجھے تعجب ہے جنون کے حال سے کہ مضطرب ہوکر اپنے اونٹونپر زین باندھ کر
مکے کو بطلب ہدایت جاتی ہین اور مسلمان جن مانند ناپاک جنون کے نہین ہین تو بھی کوچ کر طرف
اوس شخص کے کہ سردار ہے قبیلۂ بنی ہاشم مین اور بلند کر دونون آنکھین اپنی طرف اوس سردار کے
سوادؓ بن قارب کہتے ہین کہ مین وہ ابیات سنکر رات بھر بیچین رہا دوسری رات بھی اوس جن نے
آکر مجھے جگایا اور اوسی جنس کے اشعار پڑھے اور تیسری رات بھی ایسا ہی اتفاق ہوا جب تین
رات متواتر مین نے یہ حال دیکھا میرے دلمین محبت اسلام کی پیدا ہوئی اور مین مکے کو روانہ ہوکے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پہونچا آپنے مجھے دیکھتے ہی فرمایا مرحبا اے سوادؓ بن قارب

معجزہ ۱۹۶

بیہقی رحمہ اللہ تعالے

[illegible]

... سے دین حسبۃ بھیجتے تم آئے ہو میں سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اشعار ... کو
... دل اون اشعار کو آپ سن ... اور سواد بن قارب نے قصیدہ کہا ہے جو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہا تھا پڑھا آخر اوس قصیدہ کی یہ بیت ہے بیت

وَكُنْ لِي شَفِيعًا يَوْمَ لَا ذُو شَفَاعَةٍ ۞ سِوَاكَ بِمُغْنٍ عَنْ سَوَادِ بْنِ قَارِبِ

معجزہ ۱۶۷ امام احمد نے ... عبد اللہ اور ابو نعیم نے جابر سے اور بیہقی نے امام
زین العابدین سے روایت کی ہے کہ اول خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں
اوس طرح پہونچی کہ ایک مدینہ کی عورت کے ساتھ ایک جن کو تعشق تھا وہ ہر رات اوس عورت کے پاس آیا
کرتا تھا اور اکثر اوقات پرندہ کی صورت بنکر دیوار پر آبیٹھتا تھا جب خلوت ہو جاتی تو پھر آدمی کی
شکل بناکر صحبت کرتا تھا ایکبارگی اوسکا آنا موقوف ہوگیا چند روز نہ آیا ایکدن آکر بصورت جانور
دیوار پر بیٹھا اوس عورت نے کہا کہ تجھے کیا ہو گیا جو اتنی مدت سے نہیں آتا اوسنے کہا کہ اب تجھ سے رخصت
ہوتا ہوں مجھسے آنیکی توقع مت رکھ مکہ میں ایک پیغمبر پیدا ہوئے ہیں اونھوں نے ہمپر زنا حرام کیا ہے

معجزہ ۱۶۸ ابو نعیم نے حضرت عثمان رضہ سے روایت کی ہے کہ ہم ایکبار حدود شام میں تھے
وہاں ایک عورت کاہنہ تھی کہ اس فن میں بہت مشہور تھی ہم اوسکی ملاقات کو گئے اور اوس سے
حال اپنے سفر کا پوچھا اوسنے کہا کہ اب مجھے کچھ نہیں معلوم ہوتا اور جس جن سے مجھے رابطہ تھا اور اوس سے
پوچھکر تمھیں جواب سوال دیتی تھی ایکدن اوسنے میرے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا کہ اب رخصت ہوتا ہوں
میں نے کہا کیوں کہا کہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے ہیں اور ایسی بات پیش ہوئی ہے کہ جسکی طاقت نہیں

معجزہ ۱۶۹ بیہقی نے روایت کی ہے کہ مازن طائی عمان میں بتوں کی خدمت پر مقرر تھا
مازن کہتا ہے کہ وہاں کے بتوں میں ایک بت کا نام ناجر تھا ایک دن میں نے اوسکے لیے ایک جانور ذبح
کیا اوس بت کے پیٹ میں سے آواز سنی گئی کہ کوئی کہتا تھا اشعار جنکا ترجمہ یہ ہے اے مازن میری طرف آ

[illegible]

ان دین پاؤ سنے گا اسکا جاننا ضرور ہی یہ پہنچا ہی خدا کے بھیجے ہوئے ہوئے ہین حق جو خدا کا اوتارا ہی تو اوسپر ایمان لا تاکہ بچے تو ایسی آگ کی گرمی سے کہ شعلہ مارتی ہو اور لکڑیون کی جگہ اوسمین پتھر ڈالے جاتے ہین مازن کہتا ہی کہ مین یہ آواز سنکر بہت متعجب ہوا اور دوسری بار ایک ذبیحہ ادا کیا اوس آواز پہلی بار سے واضح سنی کہ کوئی کہتا ہی اشعار جنکا ترجمہ یہ ہی اے مازن سن کہ خوش ہو تو نیکی ظاہر ہوئی اور بدی چھپی ایک نبی قوم مضر سے پیدا ہوا ہی اللہ تعالیٰ کا دین لیکر سو تو چھوڑ دے پتھر کے تراشے ہوئے کو تاکہ دوزخ کی آگ سے سلامت رہے مازن کہتا ہی کہ اوس وقت سے مین بیچ تلاش اس پیغمبر کے تھا کہ قوم مضر سے مبعوث ہوا ہی ایک قافلہ حجاز سے آیا مین نے اوس سے پوچھا کہ وہان کی کیا خبر ہی اونھون نے کہا کہ ملک تہامہ مین ایک شخص پیدا ہوئے ہین کہ نام اونکا احمد ہے وہ اپنے تئین خدا کا بھیجا ہوا کہتے ہین مین سمجھا کہ اوس آواز سے آپ ہی مراد ہین سواری اور اسباب آمادہ کرکے مکے کی طرف روانہ ہوا آپ کی صورت دیکھتے ہی دل میرا مائل باسلام ہوا اور مین مسلمان ہوگیا آپ نے کہا کہ کچھ اور بھی تمھارا مطلب ہی مین نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے تین مطلب ہین اول یہ کہ مین تماشائی ہون شوق باجے اور شراب اور زنا بازی کا بہت رکھتا ہون دوسرا یہ کہ ہمارے ملک مین قحط بہت ہی تیسرا یہ کہ میرے اولاد نہین ہی مجھے اولاد کی تمنا ہی آپ ان تینون باتون کے لیے دعا فرمائیے آپ نے فرمایا کہ الٰہی بدلے راگ اور باجے کے اسے توفیق قرأت قرآن کی دے اور بدلے حرام عورتون کے حلال عورتین ملین اور اسے شرم و حیا نصیب کر اور اولاد بھی عنایت کر مازن کہتا ہی کہ خدائے تعالیٰ نے وہ سب عیب مجھ سے دور کیے اور ملک ہمارا آباد اور سرسبز ہوگیا اور چار عورتین خوبصورت میری نکاح مین آئین اور حیان بن مازن بیٹا قابل اور لائق مجھ کو اللہ نے دیا

معجزہ اکہترواں بزار اور ابو نعیم اور ابن سعد نے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ قبل بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم ایک بت کے پاس موضع بوانہ مین بیٹھے تھے اور ایک اونٹ

واسطے نذر اوس بت کی ذبح کیا تھا یکبارگی اوس بت کی پیٹ مین سے ایک آواز ہمنے سنی کہ کوئی کہتا تھا خبردار ہو اور سن تعجب کی بات جاتا رہا جنون کا چرانا اخبار آسمانی کو بسبب آنے وحی کے اور جنون کو شعلون سے مارتے ہین بسبب آنے ایک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نکلے ہین کہ نام اونکا احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور ہجرت گاہ اون کی یثرب ہے جبیر کہتے ہین کہ ہم متعجب ہوکر وہانسے اوٹھے اور بعد چند روز کے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری مشہور ہوئی

معجزہ ۱۷۱ ابن شاہین وغیرہ محدثون نے روایت کی ہے کہ ذباب بن حارث نے کہا کہ میرا ایک جن آشنا تھا کہ خبرین غیب کی پہونچاتا تھا ایک دن میرے پاس آیا مین نے اوس سے کچھ پوچھا اوسنے میری طرف بنگاہ حسرت دیکھ کے کہا کہ اے ذباب تعجب کی بات سن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتاب لیکر خدا کی طرف سے مبعوث ہوے ہین مکے مین لوگون کو حق بات کی طرف بلاتے ہین سو لوگ نہین مانتے مین نے کہا کیا کہتا ہے سوال دیگر جواب دیگر اوسنے کہا کہ پھر سمجھ لیگا تو اور اوٹھا ہوا چلا گیا چند روز نہ گذرے تھے کہ خبر پیغمبری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہونچی انتہی اور عمرو بن ابی شیبہ نے بھی مثل اس قصے کے خمعوج بن عثمان غفاری سے روایت کیا ہے کہ ایک کاہن قبیلۂ غفار مین تھا اوسے بھی اوسکے یار جنی نے جواب دیا اور وداع کیا

معجزہ ۱۷۲ ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ ایک روز حضرت عمر رض اپنی مجلس مین بیٹھے تھے ایک شخص آیا حضرت عمر رض نے اوس سے کہا کہ تیرے قیافے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو کاہن تھا اور جنون سے تیری صحبت رہی تھی اوسنے کہا کہ ہان حضرت عمر رض نے کہا کہ اب بیان کر اب بھی تمھین صحبت جنون کی رہتی ہے یا نہین اوسنے کہا کہ نہین اور قبل رواج دین اسلام کے ایک دن جن ہم صحبت میرے آگے آئے اور کہا کہ یَا سَالِمُ یَا سَالِمُ جَاءَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ وَالْحَمِیْدُ

اَللّٰہُ اَبَرُّ غَیرُ حَلِیمٍ اَتٰنَا ثُمَّ اللّٰہُ اَکبَرُ یعنے اے سالم اے سالم آیا حق ظاہر رستگی ہوئی ہے پنجم بھیجے نہ خواب سونے والے کا اللہ بہت بڑا ہی ایک شخص اوس مجلس مین حاضر تھا اوسنے کہا کہ مجھے بھی ایسا ہی قصہ کا اتفاق ہوا ہی کہ ایک دن مین ایک میدان صاف جنگل مین چلا جاتا تھا اور ادھر اودھر سے کوئی نظر نہ آتا تھا یکبارگی ایک شتر سوار روبرو میرے پیدا ہوا اور اوسنے باواز بلند کہا یَا اَحمَدُ یَا اَحمَدُ اَللّٰہُ اَعلٰی وَاَمجَدُ اَتَاکَ مَا وَعَدَکَ مِنَ الخَیرِ یَا اَحمَدُ یعنے ای احمد ای احمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ بہت بلند رتبہ ہی اور بہت بزرگ ہی آیا جو کچھ وعدہ کیا تجھسے اللہ نے خیر کا ای احمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہہ کے وہ شتر سوار میری نگاہ سے غائب ہو گیا ایک مرد انصاری کہ اوس مجلس مین حاضر تھا بیان کیا کہ مین شام کو گیا تھا ایکبار زمین بے آب و گیاہ مین چلا جاتا تھا یکبارگی اشعار سنے کہ مضمون اونکا یہ ہی کہ ایک ستارہ چمکا اور اوسنے اپنی مشرق کو روشن کیا وہ ایک رسول ہین جو کوئی اونکی تصدیق کرے فلاح پاوے اللہ نے اونکے امر کو ثابت کیا ہی

معجزہ ۱۷ اخبار مکہ فاکہی نے اخبار مکہ مین عامر بن ربیعہ سے اور ابو نعیم نے ابن عباس رضہ اور اور محدثون نے عبد الرحمن بن عوف اور اور صحابیون سے روایت کی ہی کہ ایکبار ایک جن نے کوہ ابو قبیس پر آواز سخت کی اور چند شعر ہجو دین اسلام مین اور اس مضمون کی کہ مسلمانونکو جلد مار ڈالو اور شہر سے نکال دو اور بت پرستی مت چھوڑو پڑھے کافر بہت خوش ہوے اور مسلمانونسے کہنے لگے کہ غیب سے بھی تمہارے قتل اور شہر بدر کرنیکا حکم ہوتا ہی مسلمانونکو نہایت رنج ہوا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آکر اس حال کو بیان کیا آپ نے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو وہ آواز کرنے والا ایک شیطان تھا مسعر نام عنقریب خدا تعالی اوسے سزا کو پہونچاویگا جب تیسرا دن ہوا آپ نے مسلمانون کو بشارت دی اور فرمایا آج ایک جن قوی ہیکل سمحج نام میرے پاس آکر مسلمان ہوا مین نے اوسکا نام عبد اللہ رکھا اوسنے مجھسے پروانگی قتل مسعر کی لی اور مین نے اجازت دی آج مسعر مارا جاویگا مسلمان خوش ہوے اور منتظر رہے شام کے وقت اوسی مقام سے ایک آواز سخت آئی چند شعر اس مضمون سے کہ ہمنے

ہوگئے اور ملکہ جنون کا جاتا رہا آگ کے شعلون سے وہ مارے جاتے ہین تو جا محمد صلی اللہ علیہ
وسلم رسول رب العالمین کی پاس اور اسلام الاتیم کہتے ہین کہ جب صبح ہوئی اور مین وہان سے
روانہ ہوا ایک شہر مین پہونچا اور آگے ایک راہب کے یہ قصہ بیان کیا اوسنے کہا کہ جنون نے
سچ کہا کہ ایک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حرم سے نکلینگے اور دوسرے حرم کو ہجرت
کرینگے اور وہ پیغمبر سب پیغمبرون سے افضل ہین تو جلدی سے اونکی خدمت مین پہونچ

معجزہ ۱۷۱۵ ابو نعیم نے خویلد ضمری سے روایت کی ہی کہ ہم ایک بت کے پاس بیٹھے تھے
ایکبارگی اوسکے پیٹ مین سے آواز آئی کہ جن جو خبرین آسمانی چرالاتے تھے سو یہ بات
جاتی رہی اب ستارون سے جنون کو مارتے ہین بسبب ایک نبی کی کہ مکے مین پیدا ہوے ہین
نام اونکا احمد ہی اور جاے ہجرت اونکی یثرب ہی حکم کرتے ہین نماز کا اور روزی کا اور نیکوکاری
اور اقارب سی سلوک کرنیکا ہم سب یہ آواز سنتے ہی اوٹھ کھڑے ہوی اور پیغمبر کی تفتیش کی
لوگون نے کہا سچ ہی مکے مین ایک پیغمبر پیدا ہوے ہین کہ نام اُنکا احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے

معجزہ ۱۷۱۶ ابو نعیم اور ابن جریر اور طبرانی وغیرہ محدثون نے باسانید متکثرہ وطرق
متعددہ عباس بن مرداس سے کہ ایک سردار مشہور سرداران عرب مین سی تھا روایت کی ہی
کہ میرے باپ نے بوقت وفات واسطے عبادت ایک بت کی کہ اوسکا نام ضمار تھا وصیت کی تھی
اور کہا تھا کہ اگر تمھین کوئی مشکل پیش آوی تو اسی بت کی طرف رجوع لائیو ایک دن مین جنگل کو
شکار کے واسطے گیا تھا اور ایک درخت کی سائے تلے دوپہر کے وقت آرام کے لیے بیٹھا تھا اور
میرے ساتھ جو نوکر اور رفقا تھے وہ بھی درختون کے سایے مین ٹھہرے تھے یکبارگی مینے دیکھا
کہ ایک شتر مرغ سفید جیسے روئی کا گالا ہوا اپر سے اوترا اور اوس شتر مرغ پر ایک مرد پیر سفید پوش
نورانی سوار ہی اوسنے مجھسے کہا کہ ای عباس بن مرداس کچھ جانتا ہی کہ آسمان کو چوکیدارون سے

بالکسر وسکون راسے مہلہ ودال مکسور صحابی ست ۴ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بن مرداس | لقمہ اللہ سلہ عباس بن مرداس ۱۲ | از کنانہ کہ ذاتی غنیمہ ۱۱ رب ۱۲ منہ | فقری نسبت بضرہ کہ کرد بہار است | ۱۲ کذا فی القاموس سلہ | بہار در ۲ ہر قبیلہ بضیر نام اوست | نوکلہ بغاے سرداران سلہ

محافظت کرتے تھے اور جنات ان تمثال مین پر شایع ہوئی اور گاذر سے باتین ہونے لگا کہ تیار ہوئے اور جو شخص کہ بیچ اونکے زمین پیدا ہوا ہی رات دوشنبہ اور شب سہ شنبہ ہوا ہی اور اوسکے پاس ایک اونٹنی تصدیق ہو رہا ہی یہ کلام سنکے مین نے رہب کھایا اور وہانسے سوار ہوکے گھر پہونچا اور اول اوسی ضمار بت کی آگے گیا اور تھوڑی دیر تک متوجہ اوس بت کو بیٹھا اوسکو پیٹ سے آواز آئی چند شعر جن مضمون اونکا یہ کہ سارے قبائل سلیم سے کہدو کہ پجانے والے ہلاک ہوے اور مسجد والے زندہ ہوے ضمار ہلاک ہوا اور اوسے لوگ پوجتے تھے ایک مدت تک قبل اوترنے کتاب کے طرف اوسکے نام پاک اونکا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی بیشک وہ جو وارث ہوے نبوت اور ہدایت کا بعد مریم کے بیٹے کے قریش مین سے ہین ہدایت پانیوالے ہین نے قصہ لوگون سے چھپایا اور کسی سے نہ کہا ایکبار اون دنون مین جبکہ کفار غزوہ احزاب سے پھرے تھے مین اوسوقت بطرف عقیق کے واسطے خرید اونٹون کے گیا تھا یکبارگی ایک آواز سخت آسمان سے سنی سر اوٹھا کر دیکھا کہ وہی پیر سفید پوش شتر مرغ پر سوار ہے اور کہتا ہے کہ وہ نور کہ روز دوشنبہ اور شب سہ شنبہ دنیا مین آیا ہی اب عنقریب ساتھ ناقہ قصوا کے ملک نجد مین پہونچے گا عباس بن مرداس کہتا ہی تب ہی سے اعتقاد اسلام کا میرے دلمین راسخ ہوا

معجزہ ۱۷۸ ابن سعد اور ابو نعیم نے سعید بن عمرو ہذلی سے روایت کی ہی کہ میرے باپ نے ایک دن ایک بت کے آگے بطور نذر کے ایک بکری حلال کی اوس بت کی پیٹ مین سے آواز آئی اشعار کہ ترجمہ اونکا یہ ہی تعجب ہی کہ ایک پیغمبر پیدا ہوے اولاد عبد المطلب سے

حرام کرتے ہیں زنا کو اور بتون کے لیے ذبح کرنے کو نگہبانی کی گئی آسمانونکی اور یک بیک مارے گئے
ہم ستارون سے میرا باپ یہ آواز سنکر ہکا بکا رہ گیا کسی نے اوسکو آپکا نشان نہ بتایا تاکہ
کہ حضرت ابوبکر صدیق نے کہا کہ ہان محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبد المطلب
ہمارے درمیان میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین تمہین چاہیے کہ اوپر ایمان لاؤ
معجزہ ۱۷۹ ابن سعد نے جعد بن قیس مرادی سے روایت کی ہی کہ ہم چار آدمی اپنے
وطن سے بارادہ حج روانہ ہوئے راہ میں ملک یمن کے ایک جنگل میں چلے جاتے تھے
ایک آواز آئی اشعار اس مضمون کے کہ اے سوار و جانیوالے جب تم حرم ادب حطیم پر تم
پہونچو تو ہمارا اسلام پہونچا دیجیو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنھین اللہ نے پیغمبر کیا ہے اور
یہ کہدیجیو کہ ہم تمہارے دین کے تابعدار ہین اسی بات کی وصیت کی تھی ہمکو مسیح بیٹے مریم نے
معجزہ ۱۸۰ امام احمد اور بزار اور ابو یعلی اور بیہقی اور ابو نعیم نے بلال بن حارث رض
سے روایت کی ہی کہ ایکبار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے مقام عرج
مین منزل ہوئی میں اپنے خیمے سے آپ کی ملاقات کے لیے گیا دیکھا کہ آپ لشکر کے خیمے سے
دور جنگل میں تنہا بیٹھے ہین جب میں متصل پہونچا آواز غوغا و شور کی میرے کانونمین پہونچی
گویا کہ بہت سے آدمی آپس میں کچھ جھگڑا کر رہے ہین میں نے توقف کیا اور سمجھا کہ مردان
غیب کا ہجوم آپکے پاس ہے یہانتک کہ آپ خود وہان سے اوٹھکر تبسم کرتے ہوے تشریف
لائے میں نے عرض کیا کہ غوغا اور شور کیا تھا آپ نے فرمایا کہ مسلمان جنون کو ساتھ کافر
جنون کے بابت سکونت کے نزاع تھا اور میرے پاس واسطے انفصال اس خرخشے کے آئے تھے
میں نے یون انفصال کر دیا کہ مسلمان جبش میں اور کافر غور میں سکونت رکھیں او آپس میں نکلین
کثیر بن عبداللہ کہ راوی اس حدیث کے ہین کہتے ہین کہ مین نے تجربہ کیا ہی کہ ملک حبش میں جسے

کذا فی منتہی الارب ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

۵۳ عرج بفتح عین مہملہ و سکون را ... بیست میل از مکہ

سنہ ۱۲ تقریب التہذیب

سنہ ستین و لہ ثمانون

عبد الرحمن المدنی صحابی مات

بلال بن الحارث المزنی ابو

جن کا آسیب ہوتا ہی جلد شفا پاتا ہی اور ملک غور مین جسے آسیب ہوتا ہی اکثر ہلاک ہو جاتا ہی

معجزہ ۱۸۱ خطیب نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہی کہ ایکبار ہم ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر مین تھے اور آپ ایک درخت چھوہارے کے تلے بیٹھے تھے یکبارگی ایک بڑے سانپ کالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف قصد کیا لوگون نے چاہا کہ اوسے مار ڈالین آپنے فرمایا کہ اسے آنے دو یہانتک کہ متصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہونچا اور اپنا سر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کان کی سوراخ مین لیگیا پھر آپنے اوسکے کانون کے پاس منھ لیجا کے کچھ فرمایا بعد اوسکے وہ سانپ غائب ہو گیا گویا کہ زمین اوسے نگل گئی ہمنے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سانپ کو آپنے اپنے کانون کے متصل پہونچنے دیا ہمین بہت ڈر غالب ہوا تھا آپنے فرمایا کہ جانور نتھا جن تھا کہ جنون کا بھیجا ہوا آیا تھا فلانی سورت مین سے کچھ آیتین بھول گیا تھا اون آیتون کی تحقیق کرلیے جنون نے اوسے بھیجا تھا تم لوگونکو دیکھکر سانپ کی صورت بنکر وہ آیتین پوچھ گیا اور جابر کہتے ہین کہ بعد اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوے اور راہ مین ایک گانوئین پہونچے اوس گانوئن کے آدمی خبر آپ کی آمد کی سُنکر باہر گانوئن کے منتظر تھے جب آپ وہان پہونچے تو اونھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس گانوئن مین ایک عورت نوجوان ہی اوسپر ایک جن عاشق ہوا ہی اور اوسپر آچڑھا ہی نہ کھاتی ہی نہ پیتی ہی قریب ہی کہ ہلاک ہو جاوے جابر کہتے ہین کہ مینے اوس عورت کو دیکھا بہت خوبصورت تھی جیسے چاند کا ٹکڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسے بلا کر فرمایا کہ اے جن تو جانتا ہی کہ مین کون ہون محمد رسول خدا ہون اس عورت کو چھوڑ دے اور چلا جا آپکے یہ فرماتے ہی وہ عورت ہشیار ہو گئی اور نقاب منھ پر کھینچ لیا اور مردون سے شرم کرنے لگی اور بالکل صحیح ہو گئی

باب پانچوان بیان معجزات عالم علوی یعنے آسمان اور ستارہ و زمین

معجزہ ۱۸۲ قال اللہ تعالیٰ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ تفسیر اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ نزدیک ہوئی قیامت

اور اب تم لوگون کو قیامت کے آنے مین مجال استبعاد نہین رہا بڑی وجہ استبعاد قیامت کی یہ تھی کہ صورتِ عالم کا بگڑ جانا بالخصوص اجرام علویہ یعنے آسمان اور ستارونکا پھٹ جانا تمھارے نزدیک غیر ممکن تھا سو تمنے اے اہل مکہ بچشم خود دیکھ لیا کہ اِنْشَقَّ الْقَمَرُ یعنی چاند پھٹ گیا جبکہ تمنے ہمارے پیغمبر سے درخواست کی تھی کہ کوئی معجزہ دکھائین سو اونھون نے چاند کو دو ٹکڑے دکھلا دیا یہانتک کہ جبلِ حرا اون دونون ٹکڑون کے درمیان مین دیکھا گیا اور جب چاند کہ منجملہ اجرام علویہ ایک نیر نورانی ہی پھٹ گیا تو اور ستارونکا اور آسمانونکا پھٹ جانا اور سارے عالم کی ہیئت کا بدل جانا اور فنا ہوجانا کچھ محال نہین پس تم پیغمبر کو کہ ہمیشہ قیامت سے ڈراتے ہین سچا سمجھو اور اونکی اطاعت اختیار کرو اور ایمان لاؤ لیکن عجیب حال ہے جاہلان بیدین کا کہ جو باتین اونکے دلون مین سما رہی ہین اگرچہ صریح خلافِ عقل ہین اور اونکی خوبی پر کوئی دلیل نہین جیسے بت پرستی اونکو بہتر جانتے ہین وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً اور اگر دیکھتے ہین کوئی معجزہ نمایان جیسے پھٹ جانا چاند کا کہ بہت بڑا معجزہ ہی اور تصرف ہی عالم علوی مین اور دلیلِ کامل ہے اوپر صدق پیغمبر اور آنے قیامت کے یُعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ منھ پھیرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ جادو ہے کہ ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتا ہی ف

یہ معجزہ شق القمر معجزاتِ مشہورہ متواترہ مین سے ہی اور قرآن مجید مین بوضوح تمام مذکور ہی جیسا کہ اوپر کے بیان سے واضح ہوتا ہی اور بعضے نافہم جو بہ نقل قولِ ضعیفِ مرجوح یہ کہتے ہین کہ انشق القمر سے مراد یہ ہی کہ قیامت کو چاند پھٹ جائے گا سو یہ قول باطل محض ہے کوئی عاقل بنظرِ سیاق وسباق آیت کے اِس مقام پر ہرگز یہ نہ سمجھے گا کہ انشقاق آیندہ روز قیامت مراد ہے اوّلاً اسواسطے کہ اقتربت الساعة کے کہ خبر قرب وقوع قیامت ہی انشقاق قمر حالی کو مناسبت ہی کہ دلیل ہے اوپر امکان قیامت کے جیسا کہ ہمنے تفسیر مین بیان کیا نہ انشقاق قمر آیندہ کو

قرار اللکتاب [illegible] ۱۲ وانجزاء دی ست ازعیاں من بذکرہ وان ست [illegible] ۱۲ وذلک کوئی ست بلکہ [illegible] کرا فی منتہے الارب ۱۲ صلے اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ رحمہ اللہ سلمہ لفظ عربی ہے اس بات پر دال ہے کہ کفار قریش نے اور بہت سے معجزے آنحضرت صلے اللہ علیہ دیکھے تھے اور وہ دشمن بھی سحر کہا کرتا تھا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالے

اسواسطے کہ اوسکو علاقہ ساتھ وقوع قیامت کے ہی نہ ساتھ قرب قیامت کے پس اگر منظور بیان
انشقاق روز قیامت ہوتا تو یون کہتے کہ آویگی قیامت اور پھٹ جائیگا چاند جیسا کہ اہل
سلیقہ پہ پوشیدہ نہین ہی ثانیا انشق صیغہ ماضی ہی بے وجہ موجہ اوسکو بمعنے مضارع ٹھہرانا
بیجا ہی ثالثا وہ معطوف ہی اقتربت پر کہ وہ بھی صیغہ ماضی ہی بمعنے ماضی پس مناسبت عطف بھی
مقتضی اس بات کو ہی کہ انشق سے معنے ماضی ہی مراد ہون رابعا وان یروا آیۃ یعرضوا الآیۃ
صاف دلیل ہی اس بات پر کہ اوس سے ماقبل معجزہ شق القمر ہی مذکور ہی نہ انشقاق روز قیامت
بالجملہ بے شبہہ وشک اس مقام پر ذکر معجزہ شق القمر ہی اور بنص قرآنی تحقق اس معجزے کا
ثابت اور احادیث کے طریقے سے بھی یہ معجزہ بروایات متواترہ ثابت ہی جماعت اصحاب نے
مثل حضرت علی اور ابن عباس اور ابن عمر اور جبیر بن مطعم اور حذیفہ بن الیمان اور
انس بن مالک رضی اللہ عنہم نے اس قصے کو روایت کیا ہی اور ان اصحاب سے جماعت
کثیرہ تابعین نے اور اونسے بیشمار تبع تابعین نے روایت کی ہی اور صحیحین مین اور بہت
کتب معتبرہ حدیث مین اسکی روایت ہی اور امام تاج الدین سبکی نے شرح مختصر ابن حاجب
مین صاف لکھا ہی کہ روایت شق القمر کی متواترہ ہی اور تفصیل اوسکے قصے کی یہ ہی کہ قبل
ہجرت کے مکہ معظمہ مین ابو جہل اور ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ کفار قریش نے
مجتمع ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ اگر تم سچے ہو تو چاند کے
دو ٹکڑے کردو آپ نے فرمایا کہ اگر مین ایسا کرون تو تم ایمان لاؤگے اونھون نے کہا
کہ ہان ہم ایمان لاوینگے آپ نے اللہ جل جلالہ سے درخواست کی کہ یہ بات ہوجاوے
یعنے چاند آپ کے حکم سے شق ہوجاوے سو چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور آپنے پکارکے اور
ہر ایک کافر کا نام لیکر فرمایا کہ اے فلانے اے فلانے گواہ رہو سو سب لوگون نے اچھی
طرح سے دیکھ لیا اور دونون ٹکڑے اتنے فرق سے ہوگئے تھے کہ جبل حرا اون
دونون کے درمیان مین نظر پڑتا تھا کافرون نے کہا کہ یہ انکا سحر ہے پھر ابو جہل نے کہا

کہ سحر ہی تو تمھارے اوپر سحر ہوگا یہ بات تو نہین ہو سکتی کہ سارے [illegible] والون پر سحر کر دین ہم
شہر والے لوگ جو تمھارے یہان آوین اون سے تم حال پوچھو سو اون آفاق کے آنے
والون سے پوچھا سبھون نے بیان کیا کہ ہمنے بھی چاند کا شق ہونا دیکھا فقط بیدینون نے
اس معجزے پر دو اعتراض کیے ہین ایک یہ کہ آسمان اور ستارون مین خرق والتیام محال ہے
پھر چاند کیسے پھٹ گیا اور دوسرا یہ کہ اگر یہ امر واقع ہوتا تو اور اقالیم کے لوگ بھی دیکھتے
اور اپنی تواریخ مین نقل کرتے سو یہ دونون اعتراض بیہودہ ہین اعتراض اول کا یہ جواب ہے
کہ موافق مذہب اہل اسلام کے آسمان اور ستارون مین خرق والتیام ہرگز محال نہین
قیامت مین آسمان اور ستارے سب پاش پاش ہو جاوینگے چنانچہ نصوص قطعیہ
آیات قرآنی و احادیث نبوی اس باب مین بیشمار وارد ہین اور موافق قواعد حکمت کے
بھی یہ بات باطل ہی حکماے انگلستان نے جو فیثاغورس کی ہیئت کی کمال تشریح اور
ترویج کی ہی صاف ثابت کیا ہی کہ سب ستارے کثیف مثل زمین کے ہین اور سب قابل کون فساد
اور خرق والتیام کے ہین اور حکماے مشائین نے جنکا مذہب امتناع خرق والتیام فلکیات ہے
کوئی دلیل اس بات پر قائم نہین کی کہ سب افلاک اور کواکب مین خرق والتیام نہین ہو سکتا
بلکہ صرف فلک الافلاک کی امتناع خرق والتیام پر دلیل کہ اون کے اصول بے سروپا پر مبنی ہی کر
قائم کی ہی چنانچہ صدر شیرازی نے شرح ہدایت الحکمۃ مین دو جگہہ یہ بات ذکر کی ہی پس چاند کا
امتناع خرق موافق مذہب مشائین کے بھی ثابت نہین اور دوسرے اعتراض کا یہ جواب ہی
کہ یہ بات غلط ہی کہ اور اقالیم والون نے نہین دیکھا اور نقل نہین کیا زمانہ وقوع مین کافران
قریش نے اور اہل اقالیم سے جو حال شق القمر کا دریافت کیا تو سبھون نے مشاہدہ اوسکا بیان کیا
چنانچہ کتب معتبرۂ احادیث مین مذکور ہی اور تاریخ فرشتہ مین ہی کہ ملیبار کے ایک راجہ نے
مسلمانون کی زبانی قصۂ شق القمر کا سنا اور اپنے برہمنون سے اون سالون کے حالات
مین کہ جو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اس قصے کو تلاش کرایا سو برہمنون نے

کتابون مین دیکھکر اوسکی تصدیق کی اور وہ راجہ مسلمان ہوگیا اور سوانح الحرمین مین لکھا ہی کہ
شہر دہار کہ متصل دریاے چنبل صوبہ مالوہ مین واقع ہی وہانکا راجہ اپنے محل کی چھت پر
بیٹھا تھا ایکبارگی اوسنے دیکھا کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور پھر مل گیا اوس نے براہمنون و پنڈتون سے
استفسار کیا اونھون نے کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہی کہ ایک پیغمبر عرب مین پیدا ہونگے اونکے
ہاتھ پر معجزہ شق القمر ظاہر ہوگا چنانچہ راجہ نے ایک ایلچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین
بھیجا اور ایمان لایا اور آپ نے اوسکا نام عبد اللہ رکھا اور قبر اوس راجہ کی اوس شہر کے باہر اب تک
زیارتگاہ ہی فقط اور مولانا رفیع الدین صاحب نے اپنے رسالہ شق القمر مین بھی اس قصے کو
تاریخ فضلی سے نقل کیا ہی اور نام اوس راجہ کا راجہ بھوج لکھا ہی اور دوسرا جواب یہ ہی کہ یہ
معجزہ بوقت شب بہت رات گئے واقع ہوا تھا اور تھوڑی دیر تک ٹھہرا تھا یہانتک کہ
حاضرین نے اوسے بخوبی وجہ مشاہدہ کرلیا کچھ پہر دو پہر نہین ٹھہرا تھا اور عادت لوگون کی
رات مین یہ ہی کہ مسقف مکان مین بیٹھتے ہین اور ہر شخص کی نگاہ آسمان پر نہین ہوتی اور
مانند خسوف اور کسوف کی پہلے سے اس امر کا انتظار بھی نہین تھا کہ لوگ خیال رکھتے اور چاند کو
دیکھا کرتے اور بہت سی جگہہ پر چاند اوسوقت تک موافق قاعدۂ ہیئت کے نکلا بھی نہوگا بعضے
اوسوقت تک وہان دن ہوگا اور بہت شہرونمین اوسوقت چاند ابر مین اور برف مین چھپا
ہوگا پس اکثر اہل اقالیم کا اس معجزے کو ندیکھنا اور اپنی کتابون مین نقل نکرنا موجب تکذیب
اس معجزے کا نہین ہوسکتا توریت مین لکھا ہی کہ حضرت یوشع علیہ السلام کے لیے آفتاب
ٹھہر گیا اس قصے کو بھی کسی اہل تواریخ نے نقل نہین کیا حالانکہ وہ معاملہ دن کا تھا پس جسطرح
اوسکی نقل نکرنے سے اوسکی تکذیب لازم نہین آتی اسی طرح معجزۂ شق القمر کو اگر اہل تواریخ
نے نقل نہین کیا تو اس سے تکذیب اس معجزے کی لازم نہین آتی بلکہ اسمین عدم لزوم تکذیب بکا
بسبب ہونے معاملہ شب کی بطریق اولی ہی **ف** مولانا رفیع الدین صاحب کا ایک رسالہ ہی
دفع اعتراضات معجزۂ شق القمر مین اوسمین بہت شرح و بسط سے شبہات منکرین کو دفع کیا ہے

اور بھی جتنے بیان کیا یہ بھی کافی ہی **ف** یہ جو مشہور ہی کہ چاند کا ایک ٹکڑا زمین پر آیا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے گریبان مین گھس کر آستین مین ہو کر نکل گیا یہ محض بے اصل ہی اکابر
محدثین نے تصریح کی ہی کہ یہ بات کسی سند سے ثابت نہین صحیح اوسیقدر ہی کہ چاند دو ٹکڑے
ہو گیا اور دونون ٹکڑے علیحدہ بہت فرق سے ہو گئے کہ اونکے درمیان مین جبل حرا نظر آتا تھا

معجزہ ۱۸۳ امام طحاوی اور طبرانی نے اسماء بنت عمیس رض سے روایت کی ہی کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موضع صہباء مین کہ ایک موضع کا نام ہی متصل خیبر کے تشریف
رکھتے تھے اور آپ پر وحی نازل ہوئی اور سر مبارک حضرت علی رض کے زانو پر تھا اور آپ سو گئے
اور حضرت علی رض نے عصر کی نماز نہین پڑھی تھی یہانتک کہ آفتاب غروب ہو گیا تب آپ
بیدار ہوے آپ نے حضرت علی رض سے پوچھا کہ تمنے نماز پڑھ لی اونھون نے عرض کیا کہ نہین
آپنے جناب الٰہی مین دعا کی کہ الٰہی یہ علی رض تیری طاعت مین اور تیرے رسول کی طاعت
مین مشغول تھے آفتاب کو پھیر لا سو اسماء کہتے ہین کہ مین نے دیکھا تھا کہ آفتاب غروب ہو گیا
پھر مین نے دیکھا کہ آفتاب نکل آیا یہانتک کہ دھوپ پہاڑون پر اور زمین پر پڑی **ف**
حدیث رد الشمس کو اگرچہ ابن جوزی نے موضوعات مین لکھا ہی مگر محققین محدثین نے
تصریح کی ہی کہ یہ حدیث صحیح ہی اور ابن جوزی کا اعتراض اسپر غلط ہی امام جلال الدین سیوطی نے
ایک رسالہ اس حدیث کے بیان مین تصنیف کیا ہی اوسکا نام کشف اللبس فی حدیث رد الشمس اوس طرق
اس حدیث کے باسانید کثیرہ بیان کیے ہین اور اس حدیث کی صحت کو بدلائل قویہ ثابت کیا ہی

معجزہ ۱۸۴ بیہقی نے فاطمہ بنت عبد اللہ والدہ عثمان بن ابی العاص سے روایت
کی ہی کہ مین بوقت ولادت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر تھی سو جب آپ

ف اسماء بنت عمیس بہن ہین میمونہ بی بی کی سب سے اول حضرت جعفر بن ابی طالب کے نکاح مین آئین بعد اون کے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ کے اور بعد اون کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اور ہر ایک سے اون کے اولاد ہوئی اور باپ اونکے عمیس بن معد ہیں صحابی ہین کذا فی التقریب والقاموس ۱۲ منہ رحمہ اللہ

صہباء بضم و صاد مہملہ و ہاء و بائے موحدہ بروزن حمراء ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالے

بروزن زبیر صحابیہ ہین ۱۲

پیدا ہوئے مین نے دیکھا کہ ستارے گھر پر سے ہو کر گیا [illegible]
قریب ہو گئے تھے اور ایسا کہ آنے سے [illegible]

معجزہ ۱۸۵ بیہقی اور صابونی اور خطیب اور ابن عساکر نے عباس بن عبدالمطلب سے روایت کی ہے کہ مین نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باعث میرے اسلام لانے کا ایک علامت آپ کی نبوت کی ہوئی کہ مین نے آپ کو دیکھا بیچ گہوارے کے اور آپ چاند کی طرف اپنی اونگلی سے اشارہ کرتے تھے سو جدھر آپ اشارہ کرتے تھے اودھر ہی چاند جھک جاتا تھا آپ نے فرمایا کہ مین اوس سے باتین کرتا تھا اور وہ مجھ سے باتین کرتا تھا اور وہ مجھے رونے سے باز رکھتا تھا اور مین اوسکے گرنے کی آواز سنتا تھا جبکہ وہ عرش کے تلے سجدے کے واسطے گرتا تھا ف صابونی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے باب معجزات مین

باب چھٹا بیان معجزات عالم بسائط یعنے آب و آتش و باد و خاک مین

اور اس باب مین چار فصلین ہین فصل اول معجزات متعلقہ بعنصر خاک فصل دوم معجزات متعلقہ بآب فصل سوم معجزات متعلقہ بآتش فصل چہارم معجزات متعلقہ بہوا

فصل اول معجزات متعلقہ بعنصر خاک

معجزہ ۱۸۶ صحیحین مین حضرت ابوبکر صدیق رض سے روایت ہے کہ ہمارا پیچھا کیا سراقہ بن مالک نے سو مین نے اوسے دیکھکر کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمین ایک شخص نے آلیا آپ نے فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا یعنے غم مت کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر آپ نے سراقہ کے لیے بددعا کی سو اوسکا گھوڑا پیٹ تک سخت زمین مین گھس گیا اور اوسنے کہا کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم دونون صاحبون نے میرے لیے بددعا کی اب دعا کرو کہ مین نجات پاؤن اور مین قسم کھاتا ہون کہ تمھارے طلب کرنے والون کو مین پھیر دونگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے نجات کے لیے دعا کی سو اوسنے نجات پائی اور پھر گیا اور جو کوئی اوسے ملتا تھا اوسے پھیر دیتا تھا اور کہدیتا تھا کہ ادھر کوئی نہین ہے انتہی

معجزہ ۱۸۵

معجزہ ۱۸۶

ف یہ معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل اوس معجزے موسیٰ کے ہی کہ ساتھ قارون کے
واقع ہوا تھا کہ زمین نے باطاعت موسیٰؑ قارون کو خسف کرلیا اور قصہ اوسکا بیضاوی وغیرہ
کتب تفسیر مین اس طرح پر لکھا ہی کہ قارون اکثر حضرت موسیٰؑ کو ایذا دیا کرتا تھا اور حضرت موسیٰ
بسبب قرابت اوسکی کہ چچا زاد بھائی آپکا تھا درگذر کرتے تھے یہانتک کہ حکم زکوٰۃ نازل ہوا
اور حضرت موسیٰؑ نے اوس سے کہا کہ تو ہزار درم مین سے ایک ہی درم ادا کرا اوسنے جو حساب کیا
تو اوسکے بھی بہت روپے ہوے پس اوسنے قصد کیا کہ حضرت موسیٰؑ کو مجمع بنی اسرائیل مین
کچھ تہمت لگائیے تاکہ وہ بے اعتقاد ہو جاوین اور ایک فاحشہ عورت کو بہت سا مال دیا
تاکہ وہ حضرت موسیٰؑ کو تہمت لگاوے عید کے دن حضرت موسیٰ خطبے مین وعظ بیان فرماتے تھے
سو آپ نے کہا کہ جو کوئی چوری کرے اوسکے ہاتھ ہم کاٹ ڈالینگے اور جو کوئی زنا کرے
اور نکاح اوسکا نہوا ہوا اوسکے درے لگاوینگے اور جو کوئی زنا کرے اور اوسکا نکاح ہوا ہو
تو اوسے ہم سنگسار کرینگے قارون نے کہا جو تمنے ہی ایسی حرکت کی ہو آپ نے فرمایا جو مینے
ایسی حرکت کی ہو تو مجھ پر بھی ایسی ہی سزا لازم ہی قارون نے کہا کہ بنی اسرائیل کہتے ہین
کہ تمنے فلانی عورت سے زنا کیا حضرت موسیٰؑ نے اوس عورت کو بلوایا اور خدا کی قسم دیکر کہا
کہ تو سچ کہہ اوسنے کہا کہ قارون نے مجھے مال دیا ہی اسواسطے کہ مین آپکو تہمت لگاؤن
تب حضرت موسیٰ نے جناب الٰہی مین سجدہ کرکے قارون کی شکایت کی اللہ جل جلالہ نے وحی
بھیجی کہ زمین کو ہمنے تمہارا تابع کیا جو چاہو سو اوسے حکم دو حضرت موسیٰ نے فرمایا یا ارض
خُذِیہِ یعنے اے زمین پکڑ اسے زمین نے گھٹنے تک اوسے نگل لیا پھر آپ نے فرمایا کہ خُذِیہِ
پھر زمین اوسے کمر تک نگل گئی پھر آپ نے فرمایا کہ خُذِیہِ اور زمین نے گردن تک قارون کو نگل لیا
پھر کہا خُذِیہِ زمین نے بالکل قارون کو دھنسا لیا اور جب سے زمین نے قارون کو دھنسانا
شروع کیا وہ کمال زاری دعاجزی حضرت موسیٰ سے کرتا رہا مگر حضرت موسیٰؑ نے
اوسپر کچھ رحم نکیا اسی جہت سے وحی الٰہی نازل ہوئی کہ اے موسیٰ تمنے قارون نے

آپ نے اوس پر بددعا کی پھر لوگون نے بعد فوت اوسکے دیکھا کہ پیٹ اوسکا پھٹ گیا اور زمین
نے اوسے قبول نکیا یعنی زمین پر ہر بار وسے دفن کیا تھا سو زمین نے اوسے نکال کر پھینک دیا

معجزہ ۱۹۰ ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے محلم بن جثامہ کے حق مین بددعا کی سو جب وہ مرگیا تو زمین نے اوسے قبول
نکیا کئی بار وسے دفن کیا زمین نے اوسے نکالکر پھینک دیا یہانتک کہ دو کرارون کے درمیان
مین اوسے ڈال دیا اور آپ نے [illegible] قصہ محلم بن جثامہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک لشکر مین بھیجا تھا [illegible] عامر بن اضبط سے آکر دس لشکر سے
ملاقات کی اور [illegible] قتل کیا اور اوسکا اسباب
لے لیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر پہونچی تب آپنے تین بار یہ فرمایا
اللهم لا تغفر لمحلم یا اللہ تو محلم کو مت بخش پھر محلم مرگیا اور زمین نے اوسے قبول نکیا
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسکی خبر پہونچی آپنے فرمایا کہ زمین نے تو محلم سے بدتر آدمیونکو
قبول کرلیا ہی مگر خدا تعالی کو منظور ہوا کہ تمھین عبرت ہو اسواسطے زمین محلم کو قبول نہین کرتی

فصل دوم معجزات متعلقہ آب

معجزہ ۱۹۱ صحیحین مین جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ حدیبیہ مین لوگ پیاسے
ہوے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک لوٹا تھا کہ اوس سے آپنے
وضو کیا سب لوگون نے آپکے پاس آکر عرض کیا کہ ہمارے لشکر مین نہ پینے کے لیے پانی ہی
نہ وضو کے لیے مگر اوسی قدر کہ آپکے اس لوٹے مین ہی بس آپنے اپنے دست مبارک کو
لوٹے مین رکھا اور پانی آپکی اونگلیون سے مانند چشمون کے جوش مارنے لگا سو ہم سب

آدمیون کو کافی ہوا اور وضو کیا حضرت جابرؓ سے پوچھا گیا کہ تم سب کتنے آدمی تھے اونھون نے کہا کہ اگر لاکھ آدمی بھی ہوتے تو کفایت کرتا ہم پندرہ سو آدمی تھے **ف** حضرت موسیٰ سے جو یہ معجزہ صادر ہوا تھا کہ اونکے عصا مارنے سے پتھر مین سے چشمے جاری ہوے تھے اوسکی بنسبت یہ معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلیٰ ہی اسواسطے کہ پتھر ایسی چیز ہی کہ اوس مین سے پانی نکلتا ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ یعنے بعضے پتھر ایسے ہین کہ اونمین سے نہرین جاری ہوتی ہین وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ یعنے اور بعضے پتھر پھٹ جاتے ہین اور اونمین سے پانی نکلتا ہے بخلاف گوشت و پوست کے پس انگشتان مبارک سے پانی کا نکلنا بہت عجیب ہے

معجزہ ۱۹۲ صحیح بخاری مین براء بن عازبؓ سے روایت ہی کہ ہم چودہ سو آدمی حُدَیبیہ مین ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے حُدَیبیہ اک کنوان ہے اوسکا پانی ہم سب لوگون نے کھینچ لیا اوسمین ایک قطرہ باقی نرہا یہ خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ اوس کنوے پر تشریف لے گئے اور اوسکے کنارے پر بیٹھے اور ایک برتن مین پانی منگوا کر وضو کیا اور بعد اوسکے کلی کی اور دعا کی اور اوس پانی کو اوس کنوین مین ڈال دیا اور فرمایا کہ ایک ساعت اسے چھوڑ دو سو اوس کنوین مین اتنا پانی ہوگیا کہ سارے لشکر کے آدمی اور جانور اوس سے سیراب ہوکے پیتے رہے کوچ کے دن تک **ف** پہلی حدیث مین جابرؓ نے حُدَیبیہ مین پندرہ سو آدمی کہے تھے اور اس حدیث مین براء ابن عازبؓ نے چودہ سو آدمی بیان کیے سو اون دونون بیانو مین مخالفت نہین ہی آدمی چودہ سو سے زیادہ تھے اور پندرہ سو سے کم اس سبب سے حضرت جابرؓ نے پندرہ سو کہے اور حضرت براء نے چودہ سو دونوں کا بیان بطور تخمین کے تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حُدَیبیہ مین بیس دن رہے تھے

معجزہ ۱۹۳ صحیحین مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ ایک سفر مین لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تشنگی کی شکایت کی اور آپ اوترپڑے اور حضرت علیؓ اور ایک

اور شخص کو بلاکر فرمایا کہ جاؤ پانی تلاش کر لاؤ وہ گئے اور اونھین ایک عورت ملی کہ اوسکی پاس دو بڑی مشک پانی تھا سو اوسے مع پانی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے آئے اور آپ نے ایک برتن منگوایا اور اون دونون مشکون کے منھہ کھولکر اوس برتن مین پانی ڈالا اور لوگون کو حکم دایا کہ پانی پیو عمران رض کہتے ہین کہ ہم چالیس آدمیون نے کہ پیاسے تھے خوب سیراب ہوکے پانی پیا اور جتنی مشکین اور برتن ہمارے ساتھ تھی سب بھر لیے اور قسم خدا کی کہ اوس عورت کی یہ دونون مشکین ایسا معلوم ہوتا تھا کہ نسبت سابق کے اور بھی زیادہ بھر گئین

معجزہ ۱۹۴ صحیحین مین انس رض سے روایت ہے کہ آپ زوراء مین کہ ایک جگہ قریب مدینے کے ہے تشریف رکھتے تھے ایک برتن پانی کا آپ کے سامنے لائے آپ نے دست مبارک اوس برتن مین رکھدیا اور آپ کی اونگلیون مین سے پانی چشمے کے مانند نکلنے لگا اور سب لوگون نے وضو کرلیا تین سو آدمی یا قریب تین سو آدمی کے تھے

معجزہ ۱۹۵ صحیح بخاری مین عبد اللہ رض بن مسعود سے روایت ہے کہ ہم لوگ ظہور معجزات کو برکت سمجھتے تھے اور تم لوگ معجزات کو ڈرانے کے لیے سمجھتے ہو اور اونھون نے کہا کہ ہم ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر مین تھے سو پانی کم رہ گیا آپنے فرمایا کہ کچھہ بچا ہوا پانی لے آؤ ایک برتن مین تھوڑا سا پانی لائے آپ نے دست مبارک اوس برتن مین ڈالا اور فرمایا کہ لو پاک کرنے والے مبارک اور اللہ کی برکت کو ابن مسعود کہتے ہین کہ بالتحقیق مین نے دیکھا کہ پانی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونگلیون سے جوش مارتا تھا اور تحقیق ہم سنا کرتے تھے تسبیح طعام کی کھانے کے وقت **ف** اس حدیث مین دو معجزے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہوے ایک پانی کا آپکی انگشتان مبارک سے نکلنا دوسرا صحابہ کا کھانے کی تسبیح سننا

معجزہ ۱۹۶ صحیح مسلم مین حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر مین لوگون سے فرمایا کہ تم آج دن ڈھلے اور رات بھر چلتے رہو اور کل تمھین پانی ملیگا انشاء اللہ تعالی سو لوگ جھپٹے ہوے چلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

آدھی رات تک چلکر راہ سے علیحدہ ہوکر اوتر پڑے اور استراحت فرمائی اور ارشاد کیا کہ نماز کا
خیال رکھیو یعنے سب مت سو جائیو کہ نماز صبح کی جاتی رہے سو سب سو گئے اور سب سے پہلے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاگے کہ آپ کی پشت مبارک پر دھوپ آگئی تھی بعد اسکے آپ نے
حکم دیا کہ سوار ہوا اور چلو اور ہم سب سوار ہوکر چلے یہانتک کہ جب آفتاب بلند ہوا آپ اوتر پڑے اور
ایک چھوٹا لوٹا میرے پاس تھا اوسمین تھوڑا سا پانی بھی تھا سو آپ نے منگایا اور اوس سے وضو
فرمایا اور درمیانی وضو کیا یعنے پانی کم خرچ کیا تھوڑا سا پانی اوس لوٹے مین بچ رہا آپ نے
مجھ سے ارشاد کیا کہ اس پانی کو احتیاط سے رکھو اسکا ایک حال ہوگا بعد اوسکے بلال رض نے
اذان کہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین سنت کی پڑھکر قضا فرض فجر پڑھی
یعنے بجماعت اور آپ سوار ہوے اور ہم لوگ بھی آپ کے ساتھ سوار ہوے جب دن زیادہ
چڑھا اور گرمی ہوئی سب لوگون نے کہا کہ ہم پیاس کے مارے مرے جاتے ہین آپ نے فرمایا کہ
گھبراؤ مت اور وہ لوٹا منگوایا اور پانی اوس لوٹے سے ڈالنا شروع کیا اور ابو قتادہ رض نے پلانا
شروع کیا سب لوگ ہجوم کر آئے اور ایک جوکر پر گرنے لگے آپ نے فرمایا کہ گھبراؤ مت تم سب
سیراب ہوجاؤگے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانی ڈالتے جاتے تھے اور مین پانی پلاتا جاتا تھا
یہانتک کہ سب لوگون نے پیا اور سیراب ہوگئے اور سوا میرے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے کوئی باقی نرہا آپ نے میرے لیے پانی ڈالا اور فرمایا کہ پیو مینے کہا کہ آپ پہلے پیین جب
مین پیونگا آپ نے فرمایا کہ ساقی کو سب سے پیچھے پینا چاہیے سو مین نے پیا اور جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا اور سارے لشکر کے آدمیون نے خوب سیراب ہوکر پیا

معجزہ ۱۹۷ بیہقی اور حاکم نے حضرت عمر رض سے روایت کی ہی کہ ایک سفر جہاد مین لوگون
کو پیاس کی تکلیف پہونچی حضرت عمر رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی
کہ جناب الٰہی مین واسطے پانی کے دعا فرمائین آپ نے دعا کی اوسیوقت ایک ابر آیا اور اتنا
برسا کہ لوگون کی حاجت پوری ہوگئی **ف** بعض شارحان حدیث نے لکھا ہی کہ یہ معجزہ غزوہ بدر مین

واقع ہوا اور سورہ انفال مین آیہ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ اسی کیطرف اشارہ ہے

معجزہ ۱۹۸ بیہقی نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا بچا ہوا پانی قبا کے کنوے مین ڈالدیا سو اوس کنوے مین اس کثرت سے پانی ہو گیا کہ کبھی کم نہوا

معجزہ ۱۹۹ ابو نعیم نے دلائل النبوۃ مین روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آب دہن مبارک انس بن مالک کے گھر کے کنوے مین ڈالا اوس کنوے کا پانی ایسا میٹھا ہو گیا کہ سارے مدینہ مین اوس سے زیادہ میٹھا پانی نتھا

معجزہ ۲۰۰ ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک ڈول بھرا ہوا آب چاہ زمزم سے لائے آپنے اوسمین کلی ڈالدی کہ اوسیوقت اوس پانی مین خوشبو مشک سے زیادہ آنے لگی

معجزہ ۲۰۱ ابن سعد نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کی ہے کہ ایکبار جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو توشہ راہ کے لیے ایک مشک پانی منھ بند کر کے دی اور دعا کی جب نماز کا وقت ہوا اور وہ اصحاب نماز کے لیے اوترے دیکھا کہ اوس مشک مین دودھ تھا اور اوسکے منھ مین مکھن تھا

معجزہ ۲۰۲ امام مستغفری علیہ الرحمہ نے اپنی اسناد سے روایت کی ہے کہ جب شہر مصر فتح ہوا وہان کے لوگون نے حضرت عمرو بن العاص رضہ سے کہ وہان کے حاکم تھے کہا کہ ای امیر اس رودنیل کی یہ عادت ہے کہ جب اس مہینے کی بارھوین تاریخ ہوتی ہے ہم لوگ ایک لڑکی کنواری اوسکے مان باپ کو راضی کر کے لیتے ہین اور اوسکو اچھے اچھے کپڑے اور زیور پنہا کے رودنیل مین ڈالدیتے ہین تب یہ جاری ہوتا ہے اور بغیر اس بات کے ہرگز جاری نہین ہوتا حضرت عمرو بن العاص رضہ نے کہا کہ یہ بات اسلام مین کبھی ہونے نہ پاویگی اور اسلام اگلی سب بُری رسمون کو دفع کر دیتا ہے تین مہینے تک رودنیل مطلق جاری نہوا اور چونکہ مدار زراعت مصر کے لوگونکا اوسکے جاری ہونے پر تھا اہل مصر نے ارادہ کیا کہ وہ ملک چھوڑ کر کہین اور چلے جائین عمرو بن العاص رضہ نے یہ سب حال حضرت عمر رضہ کو لکھا حضرت عمر نے جواب مین لکھا کہ تمنے بہت مناسب کیا کہ اوس رسم کے موافق عمل نکیا اور واقعی اسلام پچھلی رسوم قبیحہ کو کھو دیتا ہے اور اوس خط مین ایک رقعہ ملفوف کر دیا اور لکھا کہ تم اس رقعہ کو رودنیل مین

ڈال دیجیو جب خط عمرو بن العاصؓ کے پاس پہونچا اونھون نے رقعے کو کھولا اور دیکھا اوسمین یہ مضمون لکھا تھا کہ یہ رقعہ ہی از جانب بندۂ خدا عمر امیر مسلمانون کی بجانب نیل مصر کے بعد ازین یہ بات ہی کہ ای رود نیل مصر اگر تو اپنے آپ جاری ہوتا ہی تو جاری مت ہو اور اگر حکم خدای واحد قہار سے جاری ہوتا ہے تو ہم اوسی واحد قہار سے دعا مانگتے ہین کہ تجھے جاری کرے حضرت عمرو بن العاصؓ نے اوس رقعے کو رود نیل مین ڈالدیا اور اوسی رات مین رود نیل جاری ہوگیا اور سولہ گز پانی ایک رات مین زیادہ ہوگیا اور تب سے وہ رسم بد مصر کی موقوف ہوگئی

فصل سوم معجزات متعلقہ بآتش

معجزہ ۲۰۱ صحیحین مین جابرؓ سی روایت ہی کہ اونھون نے کہا کہ ایام غزوۂ خندق مین ہم خندق کھود رہے تھے ایک پتھر سخت اوس خندق مین نکلا کہ وہ ٹوٹ نسکا لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین عرض کیا کہ خندق مین ایک ایسا پتھر سخت آگیا ہی کہ ٹوٹ نہین سکتا آپ نے فرمایا کہ مین اوترونگا اور آپ اوٹھے اور آپ کے شکم مبارک پر بسبب بھوک کے پتھر بندھے ہوے تھے اور تین دن گذرے تھے کہ ہم لوگون نے کچھ چکھا نتھا آپ نے کدال اپنے ہاتھ مین لیا اور اوس پتھر پہ مارا وہ پتھر مثل تودۂ ریگ نرم ہوکر پاش پاش ہوگیا بعد اوسکے مین اپنے گھر مین آیا اور اپنی زوجہ سے پوچھا کہ تمھارے پاس کچھ کھانے کو ہی مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بھوک مین دیکھا اونھون نے ایک صاع جو نکالا اور ہمارے گھر ایک بکریکا بچہ تھا اوسکو مین نے ذبح کیا اور میری زوجہ نے جو کا آٹا پیسا اور گوشت ہانڈی مین چڑھایا اور مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آکر چپکے سے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمنے ایک بکریکا بچہ ذبح کیا ہی اور ایک صاع جو کا آٹا تیار کیا ہے سو آپ مع چند آدمیون کے تشریف لے چلیے آپ نے چلاکر فرمایا کہ ای اہل خندق جابرؓ نے تمھاری دعوت کی ہی تم جلدی چلو بعد اوسکے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ ہانڈی کو مت اوتاریو اور آٹے کو مت پکائیو جبتک مین نہ آؤن بعد اوسکے آپ تشریف لائے اور آپ نے دہن مبارک گوندھے ہوے

آ گئے مین اور ہانڈی مین ڈالا اور دعای برکت کی اور آپنے فرمایا کہ ایک پکانیوالی اور بلوالو اور پیالے نکال نکال کے ہانڈی مین سی دواور سے جو چولھے پر سی اوتارو نہین جابر کہتے ہین کہ ہزار آدمی تھے قسم ہی خدا کی سبھون نے کھایا اور ہماری ہانڈی ویسی ہی جوش مین رہی اور آٹا ویسا ہی رہا جتنا پہلے تھا انتہی ف اس حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو معجزے مذکور ہوے ایک عالم جمادمین کہ پتھر سخت آپ کے تبر مارنے سے مثل تودۂ ریگ ہو گیا دوسرا برکت طعام کا کہ ہزار آدمیون نے پونے تین سیر جو کی روٹیان اور ایک بزغالے کے گوشت سے سیر ہو کر کھا لیا اور وہ کھانا ویسا ہی باقی رہا اور اسمین تصرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنفس کا عالم آتش مین بھی ثابت ہوا آگ ہانڈی کو شوربے اور گوشت کو جلا نہ سکی اور کم نہ کر سکی شیخ قطب الدین قسطلانی نے کتاب جمل الایجاز فی الاعجاز بنار الحجاز مین لکھا ہی کہ وہ آگ جو سوانح پیشین گوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملک حجاز مین متصل مدینۂ طیبہ کے ظاہر ہوئی تھی اور وہ پتھرون کو جلا دیتی تھی اور گلا دیتی تھی سو وہ ایک پتھر پر پہونچی کہ آدھا داخل حرم مدینہ تھا اور آدھا خارج جسقدر پتھر خارج حرم تھا اوسکو جلا دیا اور جو حصہ داخل پر پہونچی بجھ گئی اور قرطبی نے لکھا ہی کہ وہ آگ ایک مرحلے پر مدینۂ طیبہ سے ظاہر ہوئی تھی اور حال آنکہ مانند دریا کے موج مارتی تھی اور ملک یمن کا ایک قریے پر جا پہونچی سواد سے جلا دیا مگر بجانب مدینۂ طیبہ کے اوس آگ مین سے نسیم باردہی آتی تھی انتہی ف مفصل قصہ اس آگ کا معجزات عالم سمائی مین مذکور ہو چکا ہی ف نسیم الریاض مین ہے کہ ہدیم بن ابی طاہر علوی کے پاس چودہ بال موہاے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین سے تھے اونھون نے ایک امیر حلب کے پاس کہ علویون سے محبت رکھتا تھا اور مرد سخی تھا لیجا کے ان بالون کو بطور ہدیے کے گذرانا اوسنے اونکی بہت تعظیم کی اور خدمتگذاری کی بعد ایک مدت کے پھر وہ علوی اوس امیر پاس گئے اوسنے منھ ترش کر لیا اور اونکی طرف کچھ التفات نکیا اونھون نے سبب پوچھا اوسنے کہا کہ مین نے سُنا ہی کہ جو بال تم لائے تھے اونکی کچھ اصل

نہین ہی او نھون نے کہا کہ اون بالون کو منگوا لیجئے جب وہ بال آئے اونھون نے آگ منگوائی اور چند بال دہکتی ہوئی آگ مین ڈال دیے سو نہ جلے بلکہ اور اچھے ہو گئے تب اوس امیر نے اون علوی کے قدم چومے اور بہت تعظیم کی اور بہت کچھ اونکی نذر کیا ف ایک معجزہ متعلق بعالم آتش مثنوی مولانا ے روم مین مرقوم ہی یہان بعینہ اشعار متبرکہ اوسکے نقل کیے جاتے ہین ابیات

از انس فرزند مالک آمدست | که بمهمانی او شخصے شدست
او حکایت کرد کز بعد طعام | دید انس دستار خوان را زرد فام
چرکن و آلوده گفت ای خادمه | اندر افگن در تنورش یکدمه
در تنور پر ز آتش در فگند | آن زمان دستار خوان را هوشمند
جمله مهمانان دران حیران شدند | انتظار دود کاندروے بودند
بعد یکساعت بر آورد از تنور | پاک و اسفید و ازان اوساخ دوره
قوم گفتند اے صحابی عزیز | چون نسوزید و منقی گشت نیز
گفت زانکه مصطفی دست و دهان | بس بمالید اندرین دستار خوان
ای دل ترسنده از نار و عذاب | با چنان دست و لبے کن اقتراب
چون جمادی را چنین تشریف داد | جان عاشق را چها خواهد کشاد

فصل چہارم معجزات متعلقہ ہوا

معجزہ ۲۰۵ صحیحین مین انس رض سے روایت ہی کہ عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ایکبار قحط ہوا سو ایکبار آپ خطبہ جمعے کا فرماتے تھے ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مال ہلاک ہو گیا اور عیال بھوکون مرتے ہین آپ مینھ کے واسطے دعا کیجیے آپ نے دونون ہاتھ اوٹھائے اور اوسوقت آسمان پر کوئی ٹکڑا ابر کا نتھا قسم خدا کی ہنوز آپ ہاتھ رکھنے نہین پائے تھے کہ ابر مانند پہاڑون کے ہر طرف سے گھر آیا آپ منبر سے اوترنے نہین پائے تھے کہ ریش مبارک سے قطرات مینھ کے گرنے لگے سو اوس دن سے

دوسرے جمعے تک مینھہ برسا پھر جمعے کے دن اوسی اعرابی نے یا اور کسی شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا کہ مکانات گر پڑے اور مال ڈوب گیا آپ دعا فرمایئے کہ مینھہ تھم جاوے آپ نے دونون ہاتھہ اوٹھا کر فرمایا کہ یا اللہ گرد ہمارے برسے اور ہم پر نہ برسے اور جدھر ابر کی طرف آپ نے اشارہ کیا وہین کھل گیا سو مدینے پر تو بالکل پانی کا برسنا موقوف ہوگیا اور گرد مدینہ کے برستا رہا اطراف سے جو لوگ آتے تھے کثرت مینھہ کی بیان کرتے تھے **ف** اس حدیث مین دو معجزے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہوے ایک عالم آب مین کہ آپ کی دعا سے پانی برسا دوسرے عالم ہوا اور کائنات الجو مین کہ جدھر آپ نے اشارہ کیا اودھر ابر ہٹ گیا اور اسی مناسبت سے یہ معجزہ اس فصل مین لکھا گیا

معجزہ قال اللہ تعالیٰ یا ایھا الذین اٰمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جاءتکم جنود فارسلنا علیھم ریحا وجنودا لم تروھا وکان اللہ بما تعملون بصیرا

اے ایمان والو یاد کرو احسان اللہ کا جو تمپر کیا جب آئین تمپر فوجین یعنے قریش اور غطفان اور یہود قریظہ اور بنی النضیر اور بارہ ہزار آدمی تمپر چڑھ آئے تھے سو بھیجی ہمنے اونپر ہوا پروائی ٹھنڈی کہ خوب کڑاکے کا جاڑا پڑا اور ہوا نے اونکو نہایت عاجز اور تنگ کیا غبار بے شمار اون کے موہنون پر ڈالا اور آگ اونکی بجھادی اور ہانڈیان اونکی اولٹ دین اور میخین اونکی اوکھاڑ دین کہ خیمے اونکے گر پڑے اور گھوڑے اونکے کھل کر آپس مین لڑنے لگے اور بھی بھیجے ہمنے اونپر ایسے لشکر کہ اونکو تمنے نہین دیکھا یعنے فرشتون کو کہ اونھون نے اون کافرون کے دلو نمین رعب ڈالا اور ایسی دہشت اونکے دلون مین ڈالی کہ وہان سے بھاگ گئے اور ہے اللہ تمھارے کامون کو دیکھتا **ف** یہ معجزہ غزوہ احزاب مین واقع ہوا کہ اوسے غزوہ خندق بھی کہتے ہین کافران قریش مع غطفان وغیرہ قبائل کے لشکر عظیم لیکر مدینہ منورہ پر چڑھ آئے تھے آپنے بصلاح سلمان فارسی گرد مدینے کے خندق کھودی تھی اور قریب ایک مہینے کے لشکر کفار وہان ٹھہرا رہا اور تیر اور پتھر سے لڑتے رہے خدا تعالیٰ نے

کائنات الجو وہ چیزین جو آسمان و زمین کے درمیان مین پیدا ہوتی ہین ... ریح ...

معجزہ

پھر ہوا ایسی سخت چلی کہ وہ سب کمال تکلیف دہی ہوا سے پریشان ہوکر بھاگ گئے طلیحہ بن
خویلد اسدی نے جب اوسکے حالات کو دیکھا کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر جادو کیا ہو تم اپنی جان
کا علاج کرو ہمین یہان سے جلدی بھاگ چلو صحیح بخاری مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ
یعنے میری مدد ہوئی پُروائی ہوا سے کہ اوسنے کافرون کو غزوۂ احزاب مین بھگا دیا اور ہلاک
کی گئی قوم عاد پچھوا ہوا سے یعنے یہ معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل معجزہ ہود کے ظاہر ہوا
جس طرح اللہ تعالیٰ نے قوم ہود کو ہوا سے ہلاک کر دیا اسیطرح آپکے مخالفین کو ہوا نے پریشان کر دیا

معجزہ ۳۰۷ بیہقی نے ابن عمر رض سے روایت کی ہی کہ حضرت عمر رض نے ایک لشکر بھیجا تھا اور
اوسکے اوپر ایک شخص ساریہ نام امیر کیا تھا ایکبار حضرت عمر رض خطبے مین چلانے لگے کہ اے ساریہ
پہاڑ کو لے بعد اوسکے ایک آدمی اوس لشکر مین سے آیا اور اوسنے کہا کہ یا امیر المومنین رض ہمارا
دشمن سے مقابلہ ہوا اور دشمن نے ہمین بھگا دیا یکبارگی ہمنے ایک چلانے والے کی آواز سنی
کہ کہتا تھا اے ساریہ پہاڑ کو لے ہم سبنے پشت اپنی پہاڑ کی طرف کرکے لڑائی کی خدا تعالیٰ نے
دشمنون کو شکست دی **ف** یہ کرامت ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ لشکر کا حال
اوسوقت اونپر منکشف ہوا اور اونکی آواز کو ہوا نے لشکر تک پہونچا دیا چونکہ کرامت ولی کی
معجزہ نبی کا ہوتا ہے اور یہ کرامت کتب احادیث مین مذکور ہے لہذا معجزات مین لکھی گئی

باب ساتوان بیان معجزات عالم جمادات مین

معجزہ ۳۰۸ ترمذی نے حضرت علی رض سے روایت کی ہی کہ مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ مکے مین تھا سو آپ بعض اطراف مکہ کی طرف نکلے اور مین بھی آپ کے
ساتھ تھا سو جو پہاڑ یا درخت سامنے آیا وہ یہ کہتا تھا کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰہ
صلی اللہ علیہ وسلم **ف** یہ معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم جمادات مین
اور بھی عالم نباتات مین ہوا کہ پہاڑ ون نے اور درختون نے آپ کو سلام کیا

معجزہ ۲۰۹ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین ابوذرؓ سے روایت کی ہی کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوقات خلوت کے خیال کرکے جا پہونچتا تھا ایکدن آپکو اکیلا پایا مین خلوت کو غنیمت جان کے آپکے حضور مین جا بیٹھا پھر ابوبکر صدیقؓ آئے اور سلام کرکے آپ کے داہنی طرف بیٹھ گئے بعد اوسکے حضرت عمرؓ آئے اور سلام کرکے حضرت ابوبکرؓ کے داہنی طرف بیٹھ گئے پھر حضرت عثمانؓ آئے اور سلام کرکے حضرت عمرؓ کے داہنی طرف بیٹھ گئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سات کنکریان تھین آپنے اوٹھا کر کف مبارک مین رکھین وے کنکریان تسبیح خدا کی کرنے لگین اور اونکی آواز ہم سبھون نے سنی جیسے شہد کی مکھی آواز کرتی ہی پھر اون کنکریون کو آپنے رکھدیا وہ چپ ہوگئین بعد اوسکے اوٹھا کر حضرت ابوبکرؓ کے ہتھیلی پر رکھدین پھر وہ تسبیح کرنے لگین اور اونکی آواز مثل شہد کی مکھی کے سنی گئی بعد اوسکے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے رکھدین وہ چپ ہو رہین پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو لیکے حضرت عمرؓ کے ہاتھ پر رکھا پھر وہ تسبیح کرنے لگین ایسی آواز سنی گئی گویا شہد کی مکھی بولتی ہے پھر حضرت عمرؓ نے اونھین رکھدیا اور وہ کنکریان چپ ہو رہین پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونھین اوٹھا کر حضرت عثمانؓ کے ہاتھ پر رکھدیا پھر وہ تسبیح کرنے لگین اور اونکی آواز مثل آواز مکھی شہد کے سنی گئی پھر حضرت عثمانؓ نے اونھین رکھدیا اور وہ چپ ہو رہین پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ خلافت نبوت کی ہی انتہی حافظ ابوالقاسم نے بھی یہ حدیث اپنی تاریخ مین انسؓ سے روایت کی ہی اور اتنا اور زیادہ لکھا ہی کہ پھر اون کنکریون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین مین سے ہر ایک کے ہاتھ مین رکھا کسی کے ہاتھ مین اونھون نے تسبیح نکی **ف** بعضے شارحان حدیث نے لکھا ہی کہ اوس وقت حضرت علیؓ حاضر نتھے ورنہ کنکریان اونکے ہاتھ مین بھی تسبیح کرتین اسواسطے کہ وہ بھی خلیفہ تھے

معجزہ ۲۱۰ مسلم نے جابرؓ بن سمرہ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اوس پتھر کو پہچانتا ہون جو مکے مین مجکو سلام کیا کرتا تھا انتہی

بیہقی اور اکثر محدثین نے کہا ہے کہ وہ پتھر حجر اسود ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ ایک اور پتھر ہے کہ ابتک مکہ
مین موجود ہے اوس کوچہ مین جسکو زقاق المرفق کہتے ہین اور اوسمین اثر ہے مرفق شریف کا اور
لوگ اوسکی زیارت کیا کرتے ہین ابن حجر مکی نے لکھا ہے کہ یہ بات مکہ مین قدیم سے بزرگون سے متوارث ہے

معجزہ ۲۱۱ بیہقی نے ابو اسید ساعدی سے روایت کی ہے کہ ایکبار جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت عباس رض سے کہا کہ کل تم اور تمھاری اولاد مکان سے کہین مت جائیو جبتک
مین نہ آؤن کہ مجھے تمسے کچھ کام ہے سو وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منتظر رہے آپ
تشریف لائے اور خیر و عافیت پوچھی اونھون نے کہا کہ خیریت ہے بعد اوسکے آپ نے فرمایا
کہ متصل ہو جاؤ سب متصل ہو گئے پھر آپ نے اون سب کو ایک کپڑے سے اوڑھا لیا اور
دعا کی کہ یا اللہ یہ میرے چچا ہین باپ کے برابر اور یہ اونکی اولاد جس طرح مین نے انھین اس
کپڑے سے اوڑھا رکھا ہے تو انھین آتش دوزخ سے محفوظ رکھ سو اوس مکان کی چوکھٹ
اور دیوارون نے آمین آمین کہا **ف** ابونعیم نے بھی دلائل النبوۃ مین یہ حدیث روایت
کی ہے اور اوسمین لکھا ہے کہ اوسوقت حضرت عباس رض کے ساتھ اونکی اولاد مین سات
شخص تھے فضل عبداللہ عبیداللہ عبدالرحمن قثم سعید چھ بیٹے اور ام حبیبہ ایک بیٹی

معجزہ ۲۱۲ صحیحین مین عبداللہ بن عباس رض سے اور بزار اور طبرانی اور ابو یعلی نے
جابر اور ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہ کافران قریش نے تین سو ساٹھ بت گرد خانہ کعبہ کے
رکھے تھے اور اون کے پانؤن سیسے سے سخت مضبوط جما دیے تھے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سال فتح مکہ مین مسجد حرام مین داخل ہوے آپکے ہاتھ مین ایک لکڑی تھی اوس لکڑی سے

اونھون نے بدریون مین سب سے پیچھے وفات پائی کذا فی تقریب التہذیب ۱۲ منہ رحمہ اللہ
ساعدی بسین و عین و دال منسوب ہے طرف بنو ساعدہ کے کہ ایک قبیلہ ہے انصار مین
وفات پائی اور بعضون نے کہا ہے کہ سنہ ۳۰ ہجری مین انتقال اونکا ہوا اور ۴۰ ہجری کے بعد وفات پائی
نام اونکا مالک بن ربیعہ بن البدن ہے مشہور ہین اپنی کنیت سے اور سنہ ۳۰ ہجری مین
اُسید بضم ہمزہ و فتح سین مہملہ و دال مہملہ در آخر صحابی بدری
زقاق بضم زا ... ۱۲ منہ رحمہ اللہ

آپ فرادن بتونکو اشارہ کرنا شروع کیا اور یہ آیت آپ پڑھتے تھے جاء الحق وزہق الباطل
جس بت کے منھ کی طرف آپنے اوس لکڑی سے اشارہ کیا وہ بت چت ہوکر گر پڑا اور جسکی پشت کی طرف
آپنے لکڑی سے اشارہ کیا وہ بت اوندھا ہوکر گر پڑا یہانتک کہ کوئی اون بتو نمیں سے باقی نرہا

باب آٹھوان بیان معجزات عالم نباتات مین

اور اس باب مین تین فصلین ہین فصل اول معجزات متعلقہ باشجار فصل دوم معجزات متعلقہ
بشاخہای منفصلہ و دیگر اشیای چوبی فصل سوم معجزات متعلقہ ثمار و طعام ساختہ شدہ از ثمرات و غلات

فصل اول معجزات متعلقہ باشجار

معجزہ ۲۱۳ صحیح مسلم مین حضرت جابر رض سے روایت ہی کہ اونھون نے کہا کہ ہم ایک
منزل مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے یہانتک کہ ایک چوڑے میدان مین
اوترے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ کو تشریف لیگئے سو وہان کوئی چیز جسکی آڑ مین
قضاے حاجت کرین نپائی اور دو درخت نظر آئے اوس وادی کے کنارے پر سو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ایک کے پاس تشریف لیگئے اور اوسکی ایک شاخ پکڑکر فرمایا کہ میری فرمانبرداری
بحکم خدا کرو وہ درخت آپکے ساتھ ہو لیا جسطرح سے اونٹ مہار والا مہار پکڑنے والے
کے ساتھ ہو لیتا ہی بعد اوسکے دوسرے درخت کے پاس آپ تشریف لیگئے اور اوسکی بھی
ایک شاخ پکڑکر فرمایا کہ بحکم خدا میری اطاعت کرو وہ بھی ساتھ ہو لیا پھر اون دونکو اوس جگہہ پہ
ٹھہرایا جو بیچا بیچ مسافت کا درمیان اون دونون درختون کے تھا اور فرمایا کہ دونون
مل جاؤ بحکم خداے تعالی سو وہ دونون درخت مل گئے جابر رض کہتے ہین کہ مین بیٹھا کچھ
دل مین خیالات کرتا تھا اور اودھر سے میری نگاہ علٰحدہ ہوگئی پھر مین نے دیکھا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیے آتے ہین اور وہ دونون درخت علٰحدہ ہوکر اپنی جگہہ جا کھڑے ہوے

معجزہ ۲۱۴ دارمی نے ابن عمر رض سے روایت کی ہی کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ ایک سفر مین تھے ایک اعرابی آیا جب وہ متصل ہوا آپ نے اوس سے فرمایا کہ تو گواہی

دیتا ہی کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ تنہا اور کوئی اوسکا شریک نہین اور محمد بندہ اوسکا اور رسول اوسکا ہی اوسنے کہا اس بات پر تمہاری کون گواہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ درخت سلم کا اور اوس درخت کو آپ نے بلایا اور وہ اوس میدان کے کنارے پر تھا سو زمین چیرتا ہوا آکے آپ کے سامنے کھڑا ہوا آپنے اوس سے تین بار گواہی چاہی اوسنے تین مرتبہ گواہی دی کہ آپ سچے ہین پھر اپنی جگہہ کو چلا گیا ف سلم بتحتین ایک درخت ہوتا ہی بلند اور خاردار

معجزہ ۲۱۵ ترمذی نے ابن عباس رض سے روایت کی ہی کہ ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور آپ سے کہا کہ مین کیسے جانون کہ آپ پیغمبر ہین آپنے فرمایا کہ اگر مین بلاؤن اس خوشے کو اس درخت خرما مین سے تو یہ گواہی دیگا کہ مین رسول خدا ہون پھر آپنے اوس خوشے کو بلایا وہ درخت پر سے جھکتا ہوا آیا یہانتک کہ آپکے پاس گرا اور اوسنے آپکی پیغمبری کی گواہی دی پھر آپ نے اوس سے فرمایا پھر جا وہ اپنی جگہہ پر پھر گیا اور وہ اعرابی مسلمان ہوگیا

معجزہ ۲۱۶ بزار نے بریدہ رض سے روایت کی ہی کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ طلب کیا آپ نے فرمایا کہ تو اس درخت سے جاکے کہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے بلاتے ہین اوس اعرابی نے جاکے کہا سو اوس درخت نے اپنے داہنے بائین اور آگے اور پیچھے سے حرکت کی اور زمین کو پھاڑتا ہوا اور اپنی جڑون کو گھسیٹتا ہوا کھینچتا ہوا آپکے سامنے آکے کھڑا ہوا اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی نے کہا کہ آپ اسے اجازت دیجیے کہ اپنی جگہہ پر چلا جاوے آپ نے پھر جانے کا حکم دیا وہ پھر گیا اور جڑین اوسکی پھر زمین مین گھس گئین اور وہ سیدھا کھڑا ہوگیا اعرابی مسلمان ہوگیا اور اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجیے کہ مین آپ کو سجدہ کرون آپنے فرمایا کہ اگر مین کسی کو حکم دیتا کہ کسی کے لیے سجدہ کرے تو مین عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے

من تعالٰی رحمہ اللہ

بابی الذاتی تقریب التہذیب ۱۲

اور سنہ ۶۳ ہجری مین وفات

ابن کہ بدر سے پہلے اسلام لائے

ہروزن زبیر ابو سہل کی صحابی

تقلیب بجائے وھاو مہملین معنیٰ

مہملہ و دال مہملہ در آخر معنی آن

با سے موحدہ و را سے مہملہ و دال

ط بریدہ بضم

معجزہ ۲۱۵
معجزہ ۲۱۶

پھر اونسے کہا کہ اگر اجازت دیجیے تو مین آپ کے ہاتھ اور پاؤن چومون آپ نے اجازت دی اور اونسے ہاتھ اور پاؤن مبارک آپکے چومے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بزرگ دیندار کی تعظیم کے واسطے ہاتھ پاؤن چومنا جائز ہی اگر براہ محبت دینی ہو چنانچہ امام نووی نے اپنی کتاب اذکار مین لکھا ہی

معجزہ ۲۱۷ بیہقی اور ابو یعلی نے حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک سفر جہاد مین فرمایا کہ کہین قضاے حاجت کے لیے جگہ ہے مین نے عرض کیا کہ اس میدان مین آدمیون کی کثرت سے کہین ٹھکانا نہین ہی آپ نے فرمایا کہ دیکھو کہین درخت یا پتھر ہین مین نے عرض کیا کہ کچھ درخت پاس پاس نظر آتے ہین آپ نے فرمایا کہ جا کے اون درختون سے کہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمھین حکم کرتے ہین کہ اکٹھے ہو جاؤ اور پتھرون سے بھی اسی طرح کہو سو مین نے جا کے کہا سو خدا کی قسم مین نے دیکھا اون درختون کو کہ قریب ہو کے ایک جگہ ہو گئے اور پتھر مل کے مثل دیوار کے ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے اونکے بیٹھ کر قضاے حاجت کی جب آپ فارغ ہوے تو مجھ سے فرمایا کہ اونسے کہدو کہ علیحدہ ہو جاوین سو مین نے کہدیا سو قسم خدا کی دیکھا مین نے ان پتھرون اور درختونکو کہ جدا ہو کے اپنی اپنی جگہہ پہ ہو گئے

معجزہ ۲۱۸ امام احمد اور بیہقی اور طبرانی نے یعلی بن سیابہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ اونھون نے کہا مین ایک سفر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرورت قضاے حاجت کی ہوئی آپ نے چھوہارے کے دو چھوٹے درختون کو حکم کیا وہ دونون ملگئے آپ نے قضاے حاجت اونکی آڑ مین بیٹھکر کی

معجزہ ۲۱۹ صحیحین مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ جب جن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اونھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون گواہی دیتا ہی کہ آپ رسول خدا ہین آپ نے فرمایا کہ یہ درخت بعد اسکے آپ نے اوس درخت کو بلایا کہ اوی درخت چلا آ سو وہ درخت اپنی جڑونکو گھسیٹتا ہوا چلا آیا اور آکر اونسے گواہی دی آپکی رسالت کی

معجزہ ۲۲۰ بیہقی اور ابو نعیم نے ابی امامہؓ سے روایت کی ہی کہ رکانہ پہلوان نے

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ طلب کیا آپنے ایک درخت سمُرہ کو کہ آپسے قریب تھا فرمایا
کہ ادھر آ بحکم خدا وہ درخت آکر آپ کی سامنے کھڑا ہوا بعد اوسکے آپ نے فرمایا کہ پھر جا وہ درخت
پھر گیا اور قصہ مفصل اسکا اسطرح ہے کہ رُکانہ ایک بڑا زبردست پہلوان تھا قریش مین سے
اور وہ ایک جنگل مین بکریان چُگاتا تھا ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دولتخانہ سے
نکلکر اوسی جنگل کی طرف تشریف لے گئے رُکانہ ملا اور وہان کوئی تھا سو اوسنے آپسے کہا
کہ یا محمد ہمارے معبودون کو گالیان دیا کرتے ہو اور اپنے معبود عزیز کی عبادت کرتے ہو اگر میرے
تمھارے قرابت ہوتی تو مین آج تمھین مارڈالتا لیکن تم اپنے خدا سے کہو کہ خدا تمکو آج مجھسے
بچائے اور مین تمسے ایک بات چاہتا ہون کہ تم مجھسے کشتی لڑو اور تم اپنے خدا سے دعا
مانگو اور مین اپنے لات عزّٰی سے دعا مانگون اگر تم مجھپر غالب آجاؤ تو میری ان بکریون
مین سے دس بکریان پسند کرکے لے لو آپ اوس سے کشتی لڑے اور غالب آئے اوسنے کہا کہ تمنے تو
مجھے نہین پچھاڑا مگر تمھارا خدا غالب آگیا اور لات عزّٰی نے میری مدد نہ کی اور میرا پہلو آجتک
زمین پر کسی نے نہین لگایا لیکن ایکبار اور کشتی لڑو اگر ایکی بار پچھاڑوگے تو دس بکریان اور
دونگا آپ پھر اوس سے کشتی لڑے اور پھر اوسے پچھاڑا پھر اوسنے ویسی ہی تقریر کی اور پھر
آپ اوس سے کشتی لڑے پھر اوسے تیسری بار بھی پچھاڑا تب اوسنے کہا کہ میری بکریون مین
سے تیس بکری آپ پسند کر لیجیے آپ نے فرمایا کہ مین بکریان نہ لونگا لیکن مین تجھے اسلام کی طرف
دعوت کرتا ہون تو مسلمان ہوجا تو دوزخ سے نجات پاویگا اوسنے کہا کہ اگر کوئی معجزہ مجھے
دکھاؤ تو البتہ مین مسلمان ہوجاؤن تب آپ نے ایک سمُرہ کے درخت کو کہ متصل آپکے تھا
فرمایا کہ ادھر آ بحکم خدا وہ چیر کر دو ہوگیا اور ایک اوسمین سے چلکر آپ کے اور رکانہ کے
درمیان مین آکھڑا ہوا اور رکانہ نے کہا کہ واقعی معجزہ تو آپ نے بڑا دکھایا اسے حکم کیجیے کہ
پھر جاوے آپ نے فرمایا کہ اگر یہ میرے کہنے سے پھر جاوے تو تو مسلمان ہوجاوے گا
اوسنے کہا کہ ہان آپ نے فرمایا درخت سے کہ پھر جا وہ پھر گیا اور اوسکے دونون ٹکڑے ملکر

ایک ہو گئے پھر آپ نے رکانہ سے کہا کہ مسلمان ہو جاؤ اوسنے کہا کہ مین اگر مسلمان ہو جاؤن تو عورتین
کہین گی کہ رکانہ عجب دیکھکے مسلمان ہو گیا پھر اسکے رکانہ سال فتح مکہ مین مسلمان ہو گیا

فصل دوم معجزات متعلقہ اشجار سے متفرقہ و دیگر اشیا سے چوبی

معجزہ ۲۲۱ بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر مین
عکاشہ بن محصن کو ایک خشک لکڑی دی پس وہ اونکے ہاتھ مین تلوار ہو گئی یعنی سفید براق
کہ اوس سے غزوۂ بدر مین اونھون نے قتال کیا پھر وہ تلوار ہمیشہ اونکے پاس رہی
اور لڑائیون مین اوس سے قتال کرتے تھے یہانتک کہ خلافت حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ مین قتال اہل ردت مین شہید ہوئے اور اوس تلوار کا نام عون ہو گیا تھا
معجزہ ۲۲۲ بیہقی نے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن جحش کی تلوار غزوۂ احد مین ٹوٹ گئی
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شاخ خرما کی اونکے ہاتھ مین دیدی
کہ وہ تلوار ہو گئی ف ابن سید الناس نے لکھا ہے کہ وہ تلوار پاس عبداللہ بن جحش کے
رہی اور بعد اون کی موت کے اون کے ترکے مین سے دوسو دینار کو بکی
معجزہ ۲۲۳ امام احمد نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ ایکبار قتادہ بن نعمان نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھی اور رات اندھیری تھی اور ابر تھا
اور بجلی چمک رہی تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو ایک شاخ درخت دی
اور یہ کہا کہ یہ ایسی روشن ہو جائے گی کہ دس آدمی تمہارے آگے اور دس آدمی تمہارے
پیچھے اسکی روشنی مین چل سکین اور جب تم گھر پہونچوگے ایک کالی چیز دیکھوگے اوسو مار کے
نکال دیجیو قتادہ وہان سے چلے اور وہ شاخ روشن ہو گئی یہانتک کہ گھر پہونچے اور کالی چیز کو

[illegible]

دیکھا اور اوسے مار کے نکال دیا **ف** وہ کالی چیز شیاطین میں سے کوئی شیطان تھا کہ اوسوقت
وہان موجود ہوا تھا بحکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قتادہ رضی اللہ عنہ نے اوسے نکال دیا

معجزہ ۱۲۳۴ صحیح بخاری میں جابر رضہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبے کے
وقت ایک ستون مسجد پر کہ چھوہارے کے درخت کا تھا تکیہ لگا لیتے تھے جب منبر بنا تب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ پڑھنا شروع کیا یکبارگی وہ ستون چھوہارے کا چلا کے
اس زور سے رونے لگا کہ قریب تھا کہ پھٹ جاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اوترے
اور اوس ستون کو اپنے بدن مبارک سے چمٹا لیا سو وہ ستون ہچکیان لینے لگا جسطرح سے
وہ لڑکا جو رونے سے چپ کرایا جاتا ہی ہچکیان لیتا ہی یہانتک کہ تھم گیا آپنے فرمایا کہ یہ ہمیشہ
ذکر سنا کرتا تھا اب جو نہ سنا تو رونے لگا **ف** یہ معجزہ آپکا بہت سے اصحاب نے روایت کیا ہی
اور ہر زمانے میں جماعت کثیر اسکی روایت کرتے رہی ہین یہانتک کہ علامہ تاج الدین سبکی نے
لکھا ہی کہ صحیح میرے نزدیک یہ ہی کہ حدیث گریہ ستون کی متواتر ہی اور قاضی عیاض نے بھی
اسی طرح لکھا ہے **ف** حضرت حسن بصری اس حدیث کو جب نقل فرماتے روتے اور کہتے
کہ اے بندگان خدا جو خشک لکڑی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شوق میں روئے
اور نالہ کرے تمھین اوس سے زیادہ مشتاق لقاے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہونا چاہیے

معجزہ ۱۲۳۵ مسلم اور نسائی اور امام احمد نے عبد اللہ بن عمر رض سے روایت کی ہے
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر یہ آیت پڑھی وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ
یعنے اللہ کی قدر کافرون نے نہین پہچانی جیسی کچھ کہ قدر پہچاننی چاہیے بعد اوسکے آپ نے
فرمایا کہ جبار اپنی بڑائی بیان کرتا ہی اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالُ یعنے مین
جبار ہون مین جبار ہون اور مین بڑا ہون بہت بلندی والا سو اس کلام کو سنتے ہی منبر
خوب تھرتھرایا یہانتک کہ ہم لوگون کو یہ خیال ہوا کہ کہین آپ منبر پر سے گر نہ پڑین **ف**
منبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لکڑی کا تھا سو یہ معجزہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

عالم نباتات مین ہوا کہ جسم نباتی آپکا کلام سمجھ کر خدا کی عظمت اور خوف سے تھرتھرانے لگا

معجزہ ۲۲۱ بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ اُسَید بن حُضَیر اور عَبّاد بن بِشر ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سے نکلے رات بہت اندھیری تھی اور دونون کے ہاتھ مین ایک ایک چھوٹی لکڑی تھی سو ایک کی لکڑی روشن ہوگئی سو وہ دونون اوسکی روشنی مین چلے جب راہ دونون کی الگ ہوئی تو دوسرے کے ہاتھ کی لکڑی بھی روشن ہوگئی سو اپنی اپنی لکڑی کی روشنی مین دونون صاحب اپنے اپنے گھر پہونچ گئے

فصل سوم معجزات متعلقہ ثمار و طعام ساختہ شدہ از ثمرات و غلات

معجزہ ۲۲۲ بخاری مین جابر رض سے روایت ہی کہ میرے والد جب مرے قرضدار تھے مین نے قرضخواہون سے چاہا کہ سب چھوہارے جو ہمارے نخلستان مین حاصل ہوے تھے قرض مین لے لین اونھون نے نمانا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ آپ کو معلوم ہی کہ میرے والد جنگ اُحُد مین شہید ہوے اور بہت سا قرض چھوڑا اسوقت مین چاہتا ہون کہ آپ تشریف لیچلین تاکہ آپکو دیکھکر قرضخواہ شاید کچھ رعایت کرین آپ نے فرمایا کہ چلو جاکے ہر قسم کے چھوہارون کو علٰحدہ علٰحدہ خرمن کر دو مین نے ویسا ہی کیا اور آپ کو بلایا جب قرضخواہون نے آپکو دیکھا تو مجھ سے اور بھی زیادہ تقاضا کرنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ حال دیکھکر بڑے خرمن کے گرد تین بار گھوم کے پھر اوسکے اوپر بیٹھکر فرمایا کہ اپنے قرضخواہون کو بلاؤ اور اوسی خرمن مین سے پیمانہ کرنا شروع کیا یہانتک کہ سب قرض میرے والد کا ادا ہوگیا مجھے آرزو تھی کہ سب خرمنون کے چھوہارے صرف ہوجاوین اور ایک چھوہارا میری بہنو نکے لیے نہ بچے اور قرض ادا ہوجاوے

[illegible]

سو اللہ تعالیٰ نے سب خرمن بچا دیے یہانتک کہ جس خرمن پر آپ بیٹھے تھے اور اوسمین سے سب
قرض ادا کیا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک چھوہارا بھی اوسمین سے کم نہ ہوا
معجزہ ۲۲۸ ترمذی نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہی کہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت مین تھوڑے چھوہارے لایا اور مین نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان چھوہارون کے لیے دعاے برکت کیجیے آپ نے اون چھوہارون کو اکٹھا کر کر اونمین دعا
برکت کی اور مجھ سے فرمایا کہ انھین لیکے اپنے توشہ دانمین ڈال رکھو جب تمہارا جی چاہے
اوسمین سے ہاتھ ڈال کر نکال لیجیو مگر اوسے جھاڑیو مت ابو ہریرہ رض کہتے ہین کہ اون چھوہارون
مین ایسی برکت ہوئی کہ مین نے اتنے اتنے وسق اللہ کی راہ مین خرچ کیے اور ہمیشہ اوسمین سے
ہم کھاتے اور کھلاتے رہے اور وہ توشہ دان ہمیشہ میری کمر مین لگا رہتا تھا یہانتک
کہ بروز شہادت حضرت عثمان رض کے میری کمر مین سے کٹ کے کہین گر پڑا اور جاتا رہا **ف**
سبحان اللہ کیا برکت تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھوڑے چھوہارون مین
کہ ہمیشہ توشہ دان مین حضرت ابو ہریرہ رض کی کمر سے بندھے رہتے تھے ایسی برکت ہوئی کہ منون
چھوہارے اونمین سے اللہ کی راہ مین خرچ کیے اور قریب تیس ۳۰ برس کے اونمین سے کھاتے اور
کھلاتے رہے **ف** شامتِ اعمالِ خلائق اکثر باعثِ زوالِ برکت ہوتی ہی فتنہ قتل حضرت
عثمان رض کا کہ گناہِ عظیم تھا اوسکی شامت سے ایک برکت دائمی کہ ابو ہریرہ رض کو حاصل تھی
جاتی رہی **ف** ابو ہریرہ رض سے اس توشہ دان کے گم ہو جانے مین ایک شعر منقول ہی شعر
لِلنَّاسِ هَمٌّ وَلِي فِي الْيَوْمِ هَمَّانِ ؛ فَقْدُ الْجِرَابِ وَقَتْلُ الشَّيْخِ عُثْمَانِ ؛ یعنی سب لوگونکو ایک رنج ہی
اور مجھے آج دو رنج ہین ایک توشہ دان کھو جانیکا اور دوسرے حضرت عثمان رض کے قتل ہو جانیکا
معجزہ ۲۲۹ ابو داؤد نے دُکین رض سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت عمر رض کو حکم دیا کہ چار سو سوارون کو قبیلہ احمس مین سے توشہ دیوین حضرت عمر رض نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ چھوہارے جن سے آپ توشہ دینے کو فرماتے ہین

چار صاع چھوہارے ہین اون سے اِن سبھون کا توشہ کیسے ہوگا آپ نے فرمایا کہ جاؤ تو سہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ گئے اور اون چھوہارون سے اون سب چار سو آدمیون کو توشہ بقدر کفایت دے دیا اور چھوہارے جتنے تھے اوتنے ہی باقی رہے

معجزہ ۲۳۰ صحیح مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ غزوۂ تبوک مین لوگون کو بھوکھ کی تکلیف پہونچی یعنے توشہ کم تھا لوگ بھوکے رہنے لگے تب حضرت عمرؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ جو کچھ توشہ لوگون کے پاس باقی رہا ہی اوسے آپ منگا کر دعا برکت فرماوین آپ نے ایک سترخوان چرمی بچھوایا اور لوگون کو حکم دیا کہ جو کچھ توشہ بچا ہے لے آوین لوگ بیٹے اپنے پاس سے جو کچھ باقی رہا تھا لے آئے یہانتک کہ بعضے آدمی ایک مٹھی بھر چھوارے لے آئے اور بعضے ایک مٹھی چھوہارے اور کوئی ٹکڑا روٹی کا یہانتک کہ اوس سترخوان پر تھوڑا سا فراہم ہوا آپ نے اوس پر دعاے برکت فرمائی اور لوگون سے کہا کہ اپنے اپنے برتن بھر لو سب لوگون نے سارے لشکر کے سب برتن بھر لیے اور سب لشکر نے سیر ہوکر کھایا اور بچ رہا تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنے گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ تعالی اور گواہی دیتا ہون کہ مین بتحقیق رسول خدا کا ہون اور اس کلمے کو جو شخص بغیر شک کے کہیگا بہشت مین جاویگا

معجزہ ۲۳۱ صحیحین مین انسؓ سے روایت ہی کہ ابوطلحہؓ نے ام سُلیمؓ سے کہا کہ مین نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو بسبب بھوکھ کے ضعیف پایا ہی سو تمھارے پاس کچھ ہی ام سلیمؓ نے کچھ روٹیان جو کی نکالین اور ایک اوڑھنی مین لپیٹ کر مجھے دین کہ بینے اونھین ہاتھون کے تلے چھپا لیا اور وہ روٹیان لیکر مجھے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجا آپ مسجد مین تھے اور آپ کے ساتھ لوگ بھی تھے مینے سلام کیا آپ نے فرمایا کہ تمھین ابوطلحہؓ نے

---

۱ ابوطلحہ الانصاری رضی اللہ عنہ [illegible]
[illegible]

بھیجا ہی مین نے عرض کیا کہ ہان آپنے فرمایا کہ کھانا لیکر مین نے کہا کہ ہان آپنے حاضرین مجلس سے فرمایا
کہ اوٹھو آپ چلو اور آپ کے ساتھ سب حاضرین بھی چلے مین نے آگے بڑھکے ابو طلحہ رض کو خبر کی
ابو طلحہ رض نے ام سُلیم رض سے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو لیے تشریف لاتے ہین
اور ہمارے پاس تو کھانا اتنا نہین ہی کہ سب کو کھلا سکین ام سُلیم رض نے کہا کہ خدا اور خدا کا رسول
دانا تر ہی پس ابو طلحہ رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ساتھ ابو طلحہ رض کے گھر مین آئے اور ام سُلیم رض سے کہا کہ جو کچھ تمھارے پاس ہو لے آؤ اونھون نے
وہ روٹیان پیش کین آپنے فرمایا کہ ان کے ٹکڑے کر ڈالو پھر ام سُلیم رض نے گھی کے برتن کو نچوڑکر
اون ٹکڑون کو چپڑ دیا بعد اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر کچھ پڑھا پھر آپنے فرمایا کہ
دس آدمیونکو آنے دو دس آدمی آئے اور پیٹ بھر کھا کر اوٹھے پھر دس آدمی آپنے اور بلائے اسیطرح
سے دس آتے گئے اور پیٹ بھر کر کھاتے گئے سبھون نے پیٹ بھر کے کھا لیا اور وہ لوگ ستر یا اسی آدمی تھے

باب نوان بیان معجزات عالم حیوانات مین

اور اس باب مین تین فصلین ہین فصل اول معجزات متعلقہ حلال جانورون سے فصل
دوم معجزات متعلقہ درندہ وغیرہ غیر ماکول جانورون سے فصل سوم معجزات متعلقہ
اون اشیاے خوردنی سے کہ شیر وغیرہ اجزاے حیوانات سے حاصل ہوتی ہین

فصل اول معجزات متعلقہ حلال جانورون سے

معجزہ ۲۳۲ صحیح بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ ایکبار اہل مدینہ کو خطرہ دشمن کا ہوا
پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ رض کے ایک گھوڑے پر کہ سُست رو اور تنگ قدم تھا
سوار ہوے جب پھر کے آئے آپنے فرمایا کہ تمھارے اس گھوڑے کو مین نے دریا پایا پھر بعد اسکے وہ
گھوڑا ایسا تیز رفتار ہو گیا کہ کوئی گھوڑا اوس سے آگے نہین جا سکتا تھا ف سبحان اللہ کیا اثر آنحضرت
کے سوار ہونیکا ہوا کہ گھوڑا سُست رفتار کم قدم آپکی سواریکی برکت سے نہایت قدم باز تیز رفتار ہو گیا
معجزہ ۲۳۳ صحیحین مین جابر رض سے روایت ہی کہ مین ایک سفر جہاد مین آنحضرت کے

۲۳۲ … ۲۳۳

ساتھ تھا اور میرا اونٹ سواری کا ایسا تھک گیا تھا کہ چل نہین سکتا تھا آپ مجھی ملے اور مجھ سے
فرمایا کہ تمھارے اونٹ کو کیا ہوگیا ہو مین نے کہا کہ تھک گیا ہو آپ نے پھرکے اوس اونٹ کو ہانکا
اور اوسکے لیے دعا کی پس یہ حال ہوگیا اوس اونٹ کا کہ سب اونٹون کے آگے چلتا تھا پھر آپنے
مجھ سے پوچھا کہ کیا حال ہو تمھارے اونٹ کا مین نے عرض کیا کہ اچھا حال ہو آپکی برکت اوسے
پہونچی ہے آپ نے فرمایا کہ چالیس درم کو اوسے میرے ہاتھ بیچتے ہو مین نے بیچ دیا اور مدینے تک
اوسکی سواری کی اجازت لے لی جب آپ مدینے مین پہونچے مین اونٹ کو لیکر
حاضر ہوا آپ نے مجھے اوسکی قیمت عنایت فرمائی اور اونٹ بھی مجھے پھیر دیا

معجزہ ۲۳۴ شرح السنہ مین یعلی بن مرۃ ثقفی رضہ سے روایت ہو کہ اونھون نے کہا کہ
مین نے تین چیزین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھین ہم ساتھ جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے چلے جاتے تھے ایک اونٹ آب کش پر گذری سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھکر اونٹ نے اپنے گلے مین کچھ آواز کی اور گردن زمین پر رکھی آپ ٹھہر گئے اور فرمایا
کہ اس اونٹ کا مالک کہان ہو اونٹ کا مالک حاضر ہوا اوس سے آپنے کہا کہ اس اونٹ کو
ہمارے ہاتھ بیچ ڈالو اوسنے کہا کہ ہم اس اونٹ کو ویسے ہی آپ کی نذر کرتے ہین مگر یہ اونٹ
اون لوگونکا ہو جنکے سارے گھر کی معاش اسی سے ہو آپ نے فرمایا کہ جب تمنے اس اونٹ کا
یہ حال بیان کیا تو مین اسے نہین لیتا مگر اسنے مجھ سے شکایت کی ہو اس بات کی کہ محنت
اس سے زیادہ لی جاتی ہو اور دانہ چارہ اسے کم ملتا ہو سو تم اسے اچھی طرح سے رکھو یعلی رضہ
کہتے ہین کہ پھر ہم چلے آپکے ساتھ یہانتک کہ ایک جگہہ اوترے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سو رہے ایک درخت زمین پھاڑتا ہوا متصل آپ کے آیا یہانتک کہ آپ کو ڈھانک لیا
پھر اپنے مکان کو چلا گیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاگے مین نے اوس درخت کا حال بیان
کیا آپ نے فرمایا کہ اوس درخت نے خدا تعالی سے اجازت لی اس بات کی کہ رسول خدا پہ
سلام کرے اللہ تعالی نے اوسے اجازت دی سو وہ میرے سلام کو آیا تھا پھر ہم چلے

سو ایک ندی پر گذر ہوا وہان ایک عورت اپنے بیٹے کو لائی جسے جنون تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اوسکی نتھنے کو پکڑ کر فرمایا نکل جا کہ مین محمد رسول اللہ ہون صلی اللہ علیہ وسلم پھر ہم لوگ چلے گئے
جب وس سفر سے پھرے اور پھر اوس ندی پر پہونچے اوس عورت سے آپنے اوسکے بیٹے کا حال پوچھا اوسنے کہا کہ قسم
اوس خدا کی جسنے آپکو پیغمبر کرکے بھیجا اوس دن سے ہمنے اوس لڑکے مین کچھ آثار مرض کے نہین دیکھے

معجزہ ۲۳۵ شرح السنہ مین حُبیش بن خالد برادر ام معبد سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کیے ہوے مکے سے مدینے کو جاتے تھے آپ اور ابوبکر صدیق رض اور
حضرت ابوبکر کا غلام آزاد عامر بن فُہیرہ اور عبداللہ لیثی کہ راہ بتانے کے لیے آپ کے ساتھ تھا
ام معبد کے خیمے پر گذرے اور اوس سے گوشت اور چھوہارے چاہے تاکہ خرید کرین اوسکے
پاس نہ ملے اور اون ایام مین وہان قحط تھا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ام معبد کے
خیمے مین ایک بکری کو دیکھا آپنے پوچھا کہ یہ کیسی بکری ہے ام معبد نے کہا کہ بسبب لاغری کے اور
بکریون کے ساتھ چُگنے نہین جاسکتی اس سبب سے یہان بندھی ہے آپنے فرمایا کہ اسکے کچھ دودھ ہے
اوسنے کہا کہ یہ اس قابل نہین رہی کہ اسکے دودھ ہو آپ نے فرمایا کہ جو تم اجازت دو تو ہم اسے دوہین
اوسنے کہا کہ اگر آپ اسمین دودھ دیکھین تو اسے دوہ لین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
دعا کی اور اوس بکری کے تھن پر ہاتھ پھیرا اور بسم اللہ کہی پھر اوس بکری کے باب مین دعا کی اوسنے
پاؤن دوہنے کے لیے پھیلا دیے اور دودھ اوسکے تھنون مین بھر آیا اور اوسنے
جُگالی کرنی شروع کی پھر آپ نے ایک بڑا برتن منگوایا جسمین آٹھ نو آدمی سیراب ہوکے پی لیوین
اور اوسمین دودھ دوہا اور وہ سارا برتن بھر گیا پھر آپ نے پہلے ام معبد کو دیا اوسنے خوب
سیر ہوکے پیا پھر اپنے ہمراہیون کو آپ نے پلایا یہانتک کہ وہ بھی خوب چھک گئے
پھر سب سے پیچھے آپ نے پیا بعد اوسکے پھر دودھ کے آپ نے وہ برتن بھر دیا اور

---

۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالے ۔ بروزن جہینہ کذا فی القاموس ۔ فہیرہ بضم فا وفتح ہا بعد اسکے یا ۔ عاتکہ بنت خالد خزاعیہ است ۱۲ ترجمہ ۔ بسکون عین مہملہ وفتح موحدہ نام او ۔ ۱۲ منہ ۔ ام معبد صحابی است کذا فی القاموس ۔ بضم در آخر بروزن زبیر بن خالد ۔ بفتح وسکون یا ۔ حُبیش بضم حاے مہملہ وفتح با ۔ منہ

ام معبد پاس چھوڑا اور ام معبد مسلمان ہو گئی اور آپ نے وہانسے کوچ کیا

معجزہ ۲۳۶ بیہقی نے خالد بن عبد العزی سے روایت کی ہے کہ اونھون نے ایک بکری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ذبح کی اور خالد کا کنبہ بہت تھا جب کبھی بکری حلال کرتے تو اونکے کنبے کو کفایت نکرتی بلکہ ایک ایک ہڈی بھی اونھین نہ پہونچتی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس بکری مین سے کھایا اور جو بچا وہ خالد کے ڈول مین کردیا اور اوسکے واسطے دعا برکت کی خالد نے آکر اوس ڈول مین کا گوشت اپنے کنبے کے سامنے نکالا سبھون نے سیر ہوکے کھایا اور بچ رہا

معجزہ ۲۳۷ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو گھیرا یعنے قلعۂ خیبر سے آپ لڑتے تھے ایک شخص آکر مسلمان ہوا اور وہ خیبر والون کی بکریان چرایا کرتا تھا اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بکریون کو مین کیا کرون آپنے فرمایا کہ تو انکے منھ پر کنکریان مار دے اللہ تیری امانت ادا کردیگا اور ان سب بکریونکو اپنے اپنے گھر پہونچا دیگا سو اوس شخص نے ویسا ہی کیا اور وہ سب بکریان اپنے اپنے گھر پہونچ گئین

معجزہ ۲۳۸ امام احمد اور بزار نے انس بن مالک سے روایت کی ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور ایک شخص انصاری ایک انصاری کی باغ مین تشریف لیگئے وہان کچھ بکریان تھین اونھون نے آپ کو سجدہ کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر زیادہ آپ کی تعظیم واجب ہے ہم بھی آپکو سجدہ کیا کرین آپ نے فرمایا کہ سواے خدا کے اور کسی کو سجدہ کرنا نچاہیے

معجزہ ۲۳۹ مسلم اور ابوداؤد نے عبد اللہ بن جعفرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ مین تشریف لیگئے وہان ایک اونٹ تھا بڑا شریر جو کوئی باغ مین جاتا اوسپر دوڑتا اور کاٹنے کے لیے جھپٹتا آپ نے اوسے بلایا اور وہ آیا اور اوسنے آپکے لیے سجدہ کیا اور آپکے سامنے بیٹھ گیا آپنے اوسکی ناک مین مہار ڈالدی اور فرمایا کہ جتنی چیزین آسمان و زمین مین ہین سب جانتی ہین کہ مین رسول خدا ہون سوا نافرمان جن اور انس کے

ف حدیث اونٹ کے سجدہ کرنے کی حضرت ابوہریرہ اور جابر بن عبداللہ
اور یعلی بن مرہ اور عبداللہ بن جعفر اور عبداللہ[1] بن ابی اوفی رضی اللہ عنہم سے
بطرق متعددہ مروی ہے اور محدثین مین سے مسلم اور ابوداؤد اور ابونعیم اور بیہقی اور حاکم
اور امام احمد اور دارمی اور بزار نے اپنے اپنے طریقے سے روایت کی ہے کذا فی نسیم الریاض
معجزہ ۲۳۱ اور طبرانی اور بیہقی اور ابونعیم اور بزار اور ابن سعد نے زید بن ارقم[2] اور مغیرہ[3]
بن شعبہ سے روایت کی ہے کہ جس رات مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق
غار ثور مین جا چھپے تھے خداے تعالی نے ایک درخت کو حکم دیا تھا کہ وہ غار پر اسطرح آ جاے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنون سے ڈھک لیا اور خداے تعالے نے حکم کیا دو کبوترونکو
کہ وہ آکر غار کے منھ پر ٹھہرے اور وہان گھونسلا بنا کر انڈے دیے اور مکڑی نے آکر غار کے
دروازے پر جالا پور دیا جب قریش کے لوگ آپکے ڈھونڈھنے کو آئے اور غار تک پہونچے
غار پر کبوترون کو اور مکڑی کے جالے کو دیکھ کر کہنے لگے کہ اگر وہ اسمین ہوتے تو کبوتر اسکے
دروازے پر نہ ٹھہرتے اور مکڑی کا جالا اس طرح نہوتا اور اتنا قریب پہونچ گئے تھے کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اونکی باتین سنتے تھے اور اگر اچھی طرح نظر کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھ لیتے پر وہ پھر گئے ف اللہ تعالی نے اپنے حبیب کو شر اعدا سے
محفوظ رکھا اور کبوتر اور مکڑی اور درخت کو پردہ دار کیا ف بعضے علما نے
لکھا ہے کہ حرم مین جو اب کبوتر ہین سو وہ اوسی کبوتر کے جوڑے کی اولاد مین ہین

---

[1] عبداللہ بن ابی اوفی بھی صحابی ہین اور ابو اوفی کا نام علقمہ بن خالد ہے اور یہ قبیلہ اسلم سے تھے اور پھر عبداللہ بن ابی اوفی غزوۂ حدیبیہ مین حاضر ہوئے اور بعد وفات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت مدت تک زندہ رہے اور سنہ ۸۷ ہجری مین وفات پائی اور جو صحابہ کہ کوفہ مین تھے اون سب مین آخر اونکا انتقال ہوا کذا فی تقریب التہذیب ۱۲ منہ رحمہ اللہ

[2] زید بن ارقم بن زید بن قیس صحابی انصاری خزرجی ہین سب سے پہلی لڑائی جسمین وہ حاضر ہوئے غزوۂ خندق ہے اور سنہ ۶۶ یا سنہ ۶۸ ہجری مین اونھون نے وفات پائی کذا فی تقریب التہذیب ۱۲ منہ رحمہ اللہ

[3] مغیرہ بضم المیم وکسر الغین المعجمۃ وسکون الیاء التحتانیۃ والراء ابن شعبہ بضم الشین

۴

کذا فی القاموس والتقریب ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالی

معجزہ ۲۴۱ حاکم اور طبرانی اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ پانچ یا چھ اونٹ عید کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین قربانی کے واسطے لائے گئے سو سب وہ اونٹ آپ کی طرف کو جھپٹے اور ہر ایک چاہتا تھا کہ مجھے پہلے قربانی کرین

معجزہ ۲۴۲ طبرانی اور بیہقی نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگل مین تھے ایک ہرنی نے آپکو پکارا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپنے پھر کے دیکھا کہ ایک ہرنی بندھی ہوئی ہے اور ایک اعرابی وہان سو رہا تھا آپنے اوس ہرنی سے پوچھا کہ کیا کتی ہے اوسنے کہا کہ مجھے اس اعرابی نے شکار کیا ہے اور میرے اس پہاڑ مین دو بچے ہین آپ مجھے چھوڑ دین مین اونکو دودھ پلا کر پھر آؤن گی آپنے فرمایا کہ تو بیشک پھر آویگی اوسنے کہا کہ ہان بیشک پھر آؤن گی آپنے اوسے کھولدیا وہ گئی اور بچونکو دودھ پلا کے پھر آگئی آپنے اوسے پھر باندھ دیا بعد اوسکے وہ اعرابی جاگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہان دیکھا اوسنے عرض کیا کہ کچھ آپکو ارشاد فرمانا ہے جو آپ یہان تشریف رکھتے ہین آپنے فرمایا کہ تو اس ہرنی کو چھوڑ دے اوسنے چھوڑ دیا ہرنی وہان سے چلی اور کہتی تھی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ **ف** یہ حدیث کئی سند وسے روایت کی گئی ہے ولہذا ابن حجر نے اسے صحیح کہا ہے

معجزہ ۲۴۳ بیہقی اور ابن عدی نے سعد مولیٰ ابی بکر رضی اللہ عنہ اور اور اصحاب سے روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا کہ ایک سفر مین ہم ساتھ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چار سو آدمی تھے سو ایک جگہہ اوترے جہان پانی نتھا سب لوگ گھبرا ئے اور اس بات کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی اتنے مین ایک چھوٹی سی بکری سینگون والی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہان کے لیے کھڑی ہوگئی آپنے اوسکا دودھ دوہا اور پیا یہانتک کہ خوب سیر ہوگئے اور ہم سبھونکو آپ نے پلایا یہانتک کہ سب خوب سیر ہوگئے بعد اسکے آپنے رافع سے کہا کہ اسے رات بھر تھام رکھو اور فرمایا کہ مجھے نہین نظر آتا کہ تمھارے پاس یہ بکری تھم رہے رافع نے اوسے باندھ رکھا اور سو رہے پھر رات مین جو اونکی آنکھ کھلی تو اوس بکری کو نپایا اونھون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو

خبر دی آپ نے فرمایا کہ جو اوسے لایا تھا وہی اوسے لے گیا یعنے خدا تعالے

معجزہ ۲۴۴ بیہقی نے روایت کی ہی کہ عبد اللہ بن مسعودؓ لڑکپن مین بکریان عقبہ بن ابی معیط کی چراتے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ اونکے پاس ہو کے گذرے اور اون سے پوچھا کہ تمھارے پاس دودھ ہی اونھون نے عرض کیا کہ ہے لیکن مین امانت دار ہون آپ نے فرمایا کہ ایسی بکری لاؤ جس پر نر نہ پھاندا ہو یعنے کوئی بچہ لے آؤ جو نہ جنی ہو اور دودھ اوسکے تھنون مین کبھی نہ ہوا ہو ابن مسعودؓ نے ایک پٹھہ سامنے کی آپنے اوسکے تھنون پہ ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالی کی جناب مین دعا کی اور حضرت ابو بکرؓ ایک بڑا پیالہ لائے اوسمین آپ نے دودھ دوہا اور حضرت ابو بکرؓ سے کہا کہ پیو پھر آپ نے تھنون سے کہا کہ سمٹ جاؤ وہ تھن جیسے تھے ویسے ہی ہو گئے اور یہی معجزہ عبد اللہ بن مسعودؓ کے اسلام کا سبب ہوا

معجزہ ۲۴۵ ابو یعلی اور طبرانی نے بسند حسن روایت کی ہی کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حلیمہ سعدیہ واسطے دودھ پلانے کے اپنے گھر لے گئین وہان قحط تھا اور گھاس کم تھی سو حلیمہ کی بکریان جب جنگل کو جاتی تھین خوب پیٹ بھر کے آتی تھین اور اونکے تھنون مین دودھ بھرا ہوا ہوتا اور اونکی قوم کی بکریان جنگل سے بھوکھی پھرتین اور تھن اونکے خشک ہوتے اور یہ بات بسبب برکت جناب رسول اللہ کے تھی

معجزہ ۲۴۶ بیہقی نے جعیل اشجعیؓ سے روایت کی ہی کہ اونھون نے کہا کہ مین ایک سفر جہاد مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک گھوڑی دبلی ضعیف پہ سوار تھا اور لشکر کے پچھلے لوگون کے ساتھ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ کیا حال ہی مین نے کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ گھوڑی ضعیف و دبلی ہی آپ نے آہستہ سے کوڑا جو آپکے ہاتھ مین تھا اوس گھوڑی کے مارا اور آپنے فرمایا کہ خدا تعالی تجھے اس گھوڑی مین برکت دے سو وہ گھوڑی ایسی تیز رفتار ہو گئی کہ تھامنا اوسکا مشکل تھا اور اوسکی نسل کی گھوڑی مین نے بارہ ہزار کو بیچی

فصل دوم معجزات متعلقہ درندہ وغیرہ غیر ماکول جانورون سے

معجزہ ۲۴۷ شرح السنۃ مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ ایک بھیڑیا ایک چرواہے کی

بکریون مین سے ایک بکری کو پکڑا چرواہے نے جھپٹ کر بکری اوس سے چھڑا لی وہ بھیڑیا ایک ٹیلے پر
چڑھکر بیٹھا اور اوسنے چرواہے سے کہا کہ خدا تعالی نے مجھے جو رزق دیا تھا وہ تو نے
مجھ سے چھڑا لیا چرواہے نے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہی ایسی بات بھیڑئے کو نہین دیکھی
کہ بھیڑیا باتین کرتا ہی بھیڑئے نے کہا کہ اس سے زیادہ تعجب کی بات ہی کہ ان چھوہارون کے درختون کے
درمیان دو پتھریلی زمین کے ایک شخص ہی پچھلی اگلی باتون کی خبر دیتا ہی یعنی جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین کہ نخلستان ہی اور درمیان دو سنگستان کے واقع ہے احوال گذشتہ
اور اخبار آیندہ بیان فرماتے ہین ابو ہریرہؓ کہتے ہین کہ وہ چرواہا یہودی تھا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کے اوسنے سارا قصہ بیان کیا اور مسلمان ہو گیا

معجزہ ۳ طبرانی اور بیہقی نے عمر بن الخطابؓ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ایکبار اپنے اصحاب کے بیچ مین تشریف رکھتے تھے سو ایک اعرابی آیا اور اوسنے
ایک سوسمار کو شکار کیا تھا سو اوسنے اصحاب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یہ کون
شخص ہین اصحاب نے کہا کہ پیغمبر خدا ہین اوسنے کہا کہ قسم ہی لات و عزیٰ کی تمپر ایمان
نہ لاؤنگا جبتک یہ سوسمار ایمان نہ لاوے اور اوس سوسمار کو آپکے روبرو ڈال دیا آپنے اوس
سوسمار کو پکارا کہ اے سوسمار اوسنے زبان فصیح صاف سے کہ سب لوگون نے سنا جواب دیا کہ مین
حاضر ہون اور تابعدار ہون اے زینت اون لوگون کی جو قیامت مین موجود ہون گے آپنے
پوچھا کہ تو کسکی عبادت کرتا ہی اوسنے کہا کہ اوس خدا کی جسکا آسمان مین عرش ہے اور زمین مین
اوسکا حکم ہی اور دریا مین اوسکی بنائی ہوئی راہ ہی اور بہشت مین اوسکی رحمت ہی اور دوزخ مین
اوسکا عذاب ہی آپ نے پوچھا کہ مین کون ہون اوسنے کہا کہ تم رسول ہو پروردگار عالم کے
اور خاتم النبیین ہو جو کوئی تمھاری تصدیق کرے اوسنے فلاح پائی اور جو کوئی تمھاری
تکذیب کرے وہ نا امید رہا پس وہ اعرابی مسلمان ہو گیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
اوسکو نماز اور قرائت سکھلائی اور سورۂ اخلاص یاد کرادی اوسنے جاکر یہ حال اپنی

ترجم سے بیان کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئی اور مسلمان ہو گئے

معجزہ ۲۴۹ بیہقی نے سفینہ سے روایت کی ہی کہ اونھون نے کہا مین [illegible] تھا

جہاز ٹوٹ گیا مین ایک تختے پر بیٹھ لیا [illegible] شیر ملا او

وہ میری طرف آیا مین نے کہا کہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہون [illegible] شیر

بڑھا آیا اور اپنا کندھا میرے بدن مین مارنے [illegible] یہانتک کہ [illegible] کھڑا کر دیا اور

تھوڑی دیر ٹھہر کر باریک باریک کچھ آواز کرتا رہا اور میرے ہاتھ سے اپنی دم چھوا دی مین سمجھا

کہ مجھے رخصت کرتا ہی ف سفینہ غلام تھے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اونکا مہران

یا مہران یا طہمان تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونھین آزاد کر دیا تھا

ایک سفر مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونھین بہت سا اسباب لادے ہوئے

ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا کہ تو سفینہ ہی یعنی کشتی تب سے لقب اونکا سفینہ ہو گیا

فصل سوم

معجزات متعلق اون اشیای خوردنی سے کہ شیر و شہد و اجزا سے حیوانات سے حاصل ہوتی ہین

معجزہ ۲۵۰ صحیح مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ ام مالکؓ ایک ظرف مین گھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا کرتی تھین سو جب کبھی اونکے بیٹے روٹی کے ساتھ کچھ چیز کھانے کو مانگتے اور گھر مین کچھ ایسی چیز نہوتی تو وہ اوس برتن مین سے تلاش کرتین تو اوسمین گھی ملتا ہمیشہ اونکے گھر کے لیے اوس برتن مین سے نان خورش ہوتی تھی یہانتک کہ اونھون نے ایکدن برتن کو نچوڑ لیا اور آ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حال اوس برتن کا بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اگر تم نہ نچوڑتین تو ہمیشہ تمھین اوسمین سے گھی ملا کرتا

معجزہ ۲۵۱ صحیحین مین حضرت انسؓ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جب نکاح حضرت زینبؓ سے ہوا تب میری مان ام سلیمؓ نے چھوہارے اور گھی اور پنیر کو اکٹھا کرکے اوسکا حیس بنا کر اوسکو ایک پیالے مین رکھ کے مجھ سے کہا اے انس رضی اللہ عنہ

اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لے جا اور جاکے عرض کر کہ میری مان نے یہ آپکے
پاس بھیجا ہی اور آپ کو سلام کہا ہی اور عرض کیا ہو کہ یہ تھوڑی سی چیز ہی آپکے واسطے سو مین
وہ کھانا لے گیا اور جس طرح میری مان نے کہدیا تھا مین نے عرض کیا آپنے فرمایا کہ رکھدو اور جاکے
فلانے اور فلانے اور فلانے کو کہ چند آدمیونکا آپ نے نام لیا بلالاؤ اور فرمایا کہ اور جو تمھین
ملے اوسے بلالاؤ سو مین اون آدمیون کو جنکا نام آپ نے لیا تھا اور جو ملے بلالایا اور سارا
مکان بھر گیا قریب تین سو آدمی ہونگے تھے اور مین نے دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے دست مبارک اوس کھانے مین رکھا اور کچھ زبان سے فرمایا بعد اوسکے دس دس آدمیون کو
آپ بلاتے تھے اور فرماتے تھے کہ خدا کا نام لو اور اپنے متصل سے کھاؤ ایک گروہ نکلتا تھا
اور دوسرا گروہ داخل ہوتا تھا یہانتک کہ سب کھا چکے پھر مجھسے آپ نے فرمایا کہ اے انس رض
اس پیالے کو اوٹھا مین نے اوٹھایا مین نہین کہہ سکتا کہ جب مین نے رکھا تھا تب زیادہ تھا
یا جب اوٹھایا تب زیادہ تھا ف حیس ایک قسم کا کھانا ہوتا ہی بطور حلوے کے کہ چھوہارے
اور گھی اور پنیر سے بناتے ہین اور کبھی بجاے پنیر کے آٹا اور ستو بھی ڈالدیتے ہین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ایک پیالہ حیس مین تین سو آدمیون نے کھایا

معجزہ ۲۵۴ بخاری مین حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ اونھون نے کہا ایکدن
مین بھوکا تھا سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ لیا اور آپ نے
دولتخانے مین ایک قدح دودھ کا پایا کہ کہین سے ہدیہ آیا تھا آپ نے مجھے حکم دیا کہ
اصحاب صُفّہ کو بلالو مین نے کہا یعنے اپنے دل مین کہ اتنا دودھ اون سب آدمیون مین کیا
ہوگا کاش یہ سب دودھ مجھی کو دیدیتے تو مین سیر ہوکے پیتا اور مجھے قوت حاصل
ہوتی بعد اوسکے مین نے اُن سب کو بلایا آپ نے مجھے ارشاد کیا کہ انھین دودھ پلاؤ
سو مین نے پلانا شروع کیا ایک آدمی کو وہ پیالہ دے دیتا تھا جب وہ سیر ہوکے پی لیتا تھا
تب دوسرے کو دے دیتا تھا یہانتک کہ سبھون نے سیر ہوکے پیا پھر آپ نے

پیالہ اپنے ہاتھ مین لیا اور مجھ سے کہا کہ ہم اور تم باقی رہے ہین تم بیٹھو پیو اور اسی طرح بیٹھ گیا اور پیا اور آپ نے فرمایا کہ اور پیو اور مین پیتا جاتا تھا یہانتک کہ مین نے کہا کہ قسم خدا کی اب پیٹ مین ٹھکانا نہین پھر آپ نے پیالہ اپنے ہاتھ مین لیا اور حمد خدا کی کی اور بسم اللہ کہی اور باقی دودھ پیا

اختتام

ہزاران ہزار شکر بجناب رب رحمن و رحیم کہ یہ رسالہ متبرکہ انجام کو پہونچا اور قریب تین سو کے معجزات جناب رحمۃ للعالمین باسناد معتبرہ اس رسالے مین مندرج ہوے فقیر نے بڑی محنت اس بات مین کی کہ بقید نام محدثین مخرجین معجزات لکھے اور اون ہی روایات کو درج کیا جو نزدیک محققین محدثین کے معتبر ہین اور کوئی حدیث کہ حسب تحقیق نقادان فن حدیث کے موضوع ہو اس رسالے مین وارد نہین کی گئی الحمد للہ ثم الحمد للہ اب چند فوائد مناسب لکھے جاتے ہین

ف اس رسالے مین جسقدر معجزات کہ مشکوٰۃ شریف سے لکھے ہین اونمین لفظ معجزے کے متصل نام باب مشکوٰۃ شریف کا اور بعد اوسکے علامت فصل کے لیے ف کھینچکے اوسپر ہندسہ فصل کا لکھدیا ہے اور کہین باب معجزات کی علامت مع لکھی ہے اور یہان علامت ہے نسیم الریاض شرح شفاے قاضی عیاض کی اور صع علامت ہے صواعق محرقہ کی اور قر علامت ہے قرۃ العینین کی اور منظ علامت ہے تفسیر مظہری کی اور عز علامت ہے تفسیر عزیزی کی اور ہب علامت ہے مواہب لدنیہ کی اور اوپر لفظ معجزہ کے ہندسہ باعتبار کل کتاب کے لکھا ہے اور نیچے اوسکے داہنی طرف باعتبار فصل کے اور بائین طرف باعتبار قسم کے باب اول مین اور ساری کتاب مین نیچے اگر ایک ہندسہ ہے باعتبار باب کے ہے اور اگر دو ہین داہنی طرف باعتبار باب کے ہے اور بائین طرف باعتبار فصل کے

ف ۲ ہرچند کہ ہندسہ معجزۂ اخیرہ کا ۲۵۲ ہے لیکن بنظر واقع کے معجزات اس رسالے مین تقریباً تین سو ہین اسواسطے کہ اکثر ایک معجزے کی حدیث مین دو یا تین معجزے مذکور ہین

ف۳ یہ بات بھی جان لینی چاہیے کہ متکلمین کی جو اصطلاح ہے کہ خوارق عادات جو قبل نبوت
کے صادر ہوتے ہیں ان کو ارہاصات کہتے ہیں معجزات نہیں کہتے ہیں معجزات اون ہی خوارق
کو کہتے ہیں جو بعد نبوت کے ظاہر ہون سو اس رسالے مین اس اصطلاح کی پابندی نہیں ہے
بلکہ ہر خارق عادت پر خواہ قبل نبوت ہو خواہ بعد نبوت اطلاق لفظ معجزہ کیا ہے اسواسطے کہ
صدق نبی پر دلالت کرنے والے ہیں اور ہر کرامت ولی معجزہ نبی ہوتی ہے بایں جہت جو کرامت
اس رسالے میں مذکور ہوئی ہے اوسکو بعنوان معجزہ لکھنا مناسب تھا لیکن بایں وجہ
اس رسالے میں التزام تحریر اون ہی معجزات کا ہے جو بسند کتب حدیث میں مذکور ہیں
لہذا صرف بعض کرامات صحابہ کو جو کتب حدیث میں بسند مذکور ہیں بعنوان معجزہ لکھا ہے
ف۴ اثنائے تصنیف اس کتاب میں یہ بات معلوم ہوئی کہ جملہ اقسام عوالم کے معجزات
قرآن مجید میں بھی مذکور ہیں سو مختصر شرح اوسکی کی جاتی ہے مقدمے میں یہ بات معلوم ہو چکی ہے
کہ اقسام تفصیلی عالم کے نو ہیں عالم معانی اور عالم ملائکہ اور عالم جن اور عالم انس اور
عالم علوی اور عالم بسائط اور عالم جمادات اور عالم نباتات اور عالم حیوانات
سو عالم معانی میں خود قرآن مجید معجزہ ہے اور معجزہ تحدی بقرآن مجید قرآن مجید میں
مذکور ہے اور بھی قرآن مجید بہت پیشین گوئیوں پر مشتمل ہے چنانچہ اس رسالے کی باب اول فصل
اول میں مذکور ہو چکا ہے اور عالم ملائکہ کے معجزات کی طرف اون آیات میں اشارہ ہے
جنمیں ملائکہ کے نازل کرنے کا ذکر ہے مثلاً قرآن مجید میں ذکر ہے کہ خدا ے تعالی نے
بروز بدر فرشتوں کو نازل کیا پس باب معجزات ملائکہ میں جسقدر معجزات مشاہدہ
ملائکہ کے غزوۂ بدر میں مذکور ہوے ہیں یعنے معجزۂ دوم سے ہفتم تک سب قرآن مجید میں
مذکور ہیں اور عالم انسان کے معجزات میں سے مثلاً معجزۂ محفوظی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا قتل سے آیۂ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ میں مذکور ہے اور دلالت کرتا ہے
اس تصرف عام پر نسبت سب انسانوں کے کہ کوئی آپ کے قتل پر قادر نہو گا او

عالم جنات کے معجزات کی طرف آیہ وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَیْکَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ
الآیہ مین اشارہ ہے پس جو معجزات باب عالم جنات مین مثل رسالے ہین حاضری
جنات کے حضور اقدس مین مذکور ہوے ہین سب قرآن مجید مین مذکور ہین اور
عالم علوی مین معجزہ شق القمر آیہ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ مین بتصریح مذکور
ہے اور عالم بسائط مین معجزہ عنصر خاک آیہ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی
مین اور معجزہ عنصر آب آیہ وَیُنَزِّلُ عَلَیْکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَهِّرَکُمْ بِہٖ مین اور معجزہ
عنصر ہوا آیہ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا مین پس اقسام تفصیلی عالم
مین سے فقط عوالم موالید ثلثہ یعنے جمادات نباتات حیوانات باقی رہ گئے کہ حسب
علم ہمارے اون کے معجزات قرآن مجید مین مذکور نہین ہوے اور اون کے مذکور
نہونے کی یہ وجہ ہوسکتی ہی کہ جب عالم انسان کے معجزات مذکور ہوے اور وہ بھی
منجملہ موالید ثلثہ از قبیل حیوانات ہے اور اوسپر صفات تینون موالید کے مشتمل ہین
حاجت ذکر معجزات موالید ثلثہ کی نرہی پس ثابت ہوا کہ جملہ اقسام عوالم کے معجزات
قرآن مجید مین مذکور ہین اور چونکہ قرآن مجید کتاب تواریخ کی نہین ہے کہ اوسمین قصہ
معجزہ مفصل مذکور ہو بلکہ مقصود نزول قرآن مجید سے ہدایت خلق بادر بیان عظمت
آلہی اور تعداد نعماے آلہی ہے لہذا قرآن مجید مین ذکر معجزات کا بطور بیان عظمت آلہی

ف قرآن مجید مین عالم بسائط مین
سے عنصر خاک و آب و ہوا مین معجزات مذکور
ہوے اور عنصر آتش مین کوئی معجزہ مذکور نہوا اسمین چند نکتے ہین
اول یہ کہ آتش صورت غضب و قہر ہے اور اوسکو مناسبت شان جناب رحمۃ للعالمین سے
نتھی اس سبب سے کچھ اعتنا اوسکی طرف نہوا اور لہذا عنصر آتش مین معجزات بہت کم واقع
ہوے دوم یہ کہ عناصر ثلاثہ مواد موالید ثلثہ ہین اور جزئیت موالید مین عمدہ مٹی اور پانی
ہین کہ ان دونون سے خمیر موالید ہے اور ہوا بھی جزو عمدہ ہے ہم آن مین حیوانات کو
متنفس ہین اور اسی طرح جمادات و نباتات کو اوسکی ضرورت ہوتی ہے بخلاف آگ کے
کہ نہ خمیر مین داخل ہے اور نہ مثل ہوا کے محتاج الیہ ہے سوم یہ کہ موافق
تحقیق کے آگ کا عنصر مستقل ہونا اور بھی کرۂ نار کا فوق
کرہ ہوا ہونا ثابت نہین ہے علما مین سے
فقط اتباع بطلیموس اس

وتعداد نعماے الٰہی ہوا اور وضع کلام الٰہی سے یہی بات مناسب ہو نہ قصہ خوانی
و مدونامچہ نویسی پس موافق وضع کلام الٰہی کے بیشک جملہ اقسام عالم کے معجزات
قرآن مجید مین مذکور ہین وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْھَادِیْنَ
الْمُھْتَدِیْنَ وَعُلَمَاءِ اُمَّتِہٖ وَمَنْ تَبِعَھُمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ

تمت

خاتمۃ الطبع

خداوند عالم کے واسطے حمد بیحد اور فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بیحد اور ان کی آل کرام و اصحاب عظام
و ازواج مطہرات بلکہ جملہ مومنین و مومنات پر سلام تا یوم القیام اما بعد بندہ سیہ کار امیدوار رحمت رب غفار ابوالحسنات
قطب الدین احمد پسر ابوالخیر غفراللہ الصمد اقفان اعزاز محمدی کو نوید تازہ و طالبان اعجاز احمدی کو نشید بے اندازہ
سناتا ہے کہ کتاب منتخب الانتخاب مجموعۂ معجزات رسول رب الارباب مطبوع پیروان سید المرسلین محبوب مسلمات
و مسلمین اسم تاریخی الکلام المبین فی آیات رحمۃ للعلمین مولفہ جناب غفران مآب عالم اجل
فاضل بے بدل منبع فیوض نامتناہی غریق دریای رحمت الٰہی مولانا مفتی محمد عنایت احمد صاحب رزقہ اللہ شفاعۃ
رسول الامجد چونکہ عرصۂ دراز سے بحکم النادر کالمعدوم صورت عنقا ہاتھ نہ آتی تھی عام مسلمانون کے دل کی تمنا
دل ہی مین رہجاتی تھی ادھر مومنین استفادہ سے محروم اور ادھر مؤلف مرحوم کی غرض تالیف جو عام
مسلمانون کے فائدہ رسانی کی تھی معدوم۔ خدا کا شکر ہے کہ اندنون بقول من جد وجد ایک نسخہ مطبوعہ
۱۲۷۱ھ ہجری مطبع نظامی دستیاب ہوا مسلمانون کے لیے غیب سے فتح الباب ہوا توفیق الٰہی شامل
حال ہوئی کہ یہ کتاب برکت انتساب ماہ محرم الحرام ۱۳۲۷ھ ہجری مطابق ماہ جنوری ۱۹۰۹ء عیسوی
چوتھی مرتبہ مطبع نامی لکھنؤ مین طبع ہوکے ہدیۂ شیخ و شاب و تذکرہ اولی الالباب ہوئی مؤلف
مرحوم کی غرض پوری ہوئی شائقین کی رفع مجبوری ہوئی مسلمانون شکر الٰہی بجالاؤ آپ پڑھو
اورونکو سناؤ جہان مؤلف کے لیے فاتحہ خیر زبان پر لانا فقیر کو بھی اپنا خادم جانکے دعاے خیر سے بھول نجانا فقط

اشتہارات

اشتہارات

تنویر الاذکار فی ذکر سید الاخیار - اس رسالہ میں فضائل درود شریف و محفل میلاد شریف و خلقت نور محمدی صلعم و [illegible] عبداللہ و عداوت کفار و بعض معجزات وقت ولادت شریف وغیرہ کا بیان ہے قیمت فی جلد ۲ ر

نور الابصار فی ذکر سید الابرار - اس رسالہ میں آداب ذکر رسول اللہ صلعم و فضائل قرآن پاک و محبت نبوی و بیان ولادت باسعادت و [illegible] علامات وغیرہ کا بیان ہے قیمت فی جلد ۲ ر

نجم الہدیٰ فی ذکر سید الوریٰ - اس رسالہ میں آداب و نکات درود شریف و فضائل مراتب تخلیق جسم اطہر نبوی و قصہ شیطان و ذکر ولادت باسعادت و حالات جنگ فارس وغیرہ کا بیان ہے قیمت فی جلد ۲ ر

مصباح الظلام فی ذکر سید الانام - اس رسالہ میں اخلاق نبی کریم علیہ التسلیم و فضائل صحابہ کرام و اہلبیت عظام و عہد انبیا و ولادت شریف و قصہ حلیمہ سعدیہ کا بیان ہے قیمت فی جلد ۲ ر

سفینۃ النجات فی ذکر سید الموجودات
اس رسالہ میں شفاعت نبی کریم و حال حوض کوثر و پل صراط و حالات حضرت آدمؑ و حضرت شیثؑ و ولادت باسعادت و ایام طفولیت و وفات عبدالمطلب وغیرہ کا بیان ہے قیمت فی جلد ۲ ر

کحل الابصار فی ذکر نبی المختار اس رسالہ میں حالات رسالت و فضائل ازواج مطہرات و تعین نور محمدی و کیفیت حضرت ادریسؑ و ولادت باسعادت تا عمر بست سالہ و نکاح حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ و تعمیر خانہ خدا کا بیان ہے قیمت فی جلد ۲ ر

نور الہدیٰ فی ذکر خیر الوریٰ - اس رسالہ میں [illegible] حضرت آدم و حضرت نوح و حضرت ابراہیم علیہم السلام [illegible] و ایام حمل و ولادت شریف و نزول وحی [illegible] ایمان بنی جان وغیرہ کا بیان ہے قیمت فی جلد ۲ ر

نور العینین فی ذکر رسول الثقلین
اس رسالہ میں کیفیت حسن اخلاق [illegible] شریف ذکر معراج شریف کا بیان ہے قیمت فی جلد ۲ ر

سعد السعادات فی ذکر سید الکائنات
اس رسالہ میں نبی کریم کے صبر اور حلم اور عفو اور تواضع اور ایفاے وعدہ و سخاوت و ولادت شریف و تقرر اذان وغیرہ کا بیان ہے قیمت فی جلد ۲ ر

معدن البرکات فی ذکر صاحب البینات والمعجزات
ولادت شریف و جنگ بدر و فضائل حاضرین بدر کا بیان قیمت فی جلد ۲ ر

کحل العینین فی ذکر سید الکونین - اس رسالہ میں معجزہ شق القمر و رد الشمس ذکر ولادت شریف و جنگ احد و شجاعت حضرت علی علیہ السلام و شہادت سیدنا حضرت حمزہ علیہ السلام و فضائل شہدائے احد کا بیان ہے قیمت فی جلد ۲ ر

سکینۃ القلوب فی ذکر المحبوب - اس رسالہ میں سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اول مخلوق ہونے اور حضرت عبداللہ کی وفات و ذکر ولادت شریف و فتح مکہ معظمہ و فتح جنگ حنین و تقسیم مال غنیمت کا بیان ہے قیمت فی جلد ۲ ر

نفع الاحزان فی ذکر وفات نبی آخر الزمان
اس رسالہ میں حالات متعلق وفات سرور عالم صلی اللہ علیہ